SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 16, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وللّٰہ جنودالسمٰوٰت والارض وکان اللّٰہ عزیزًا حکیمًا۔ انّا ارسلنٰک شاھدًا وّ مبشرًا وّنذیرًا۔ لّتؤمنوا باللّٰہ و رسولہ و تعزّروہ و توقّروہ و تسبّحوہ بکرۃً وّ اصیلاً۔ انّ الّذین یبایعونک انّما یبایعون اللّٰہ۔ یداللّٰہ فوق ایدیھم فمن نّکث فانّما ینکث علیٰ نفسہ و من اوفیٰ بما عٰھد علیہ اللّٰہ فسیوتّیہ اجراً عظیماً۔

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (اور) ہم نے (اے محمد) تم کو حق ظاہر کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا(بنا کر) بھیجا ہے۔ تاکہ (مسلمانو) تم لوگ اللہ پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ سمجھو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, May 16, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وللّٰہ جنودالسمٰوٰت والارض وکان اللّٰہ عزیزًا حکیمًا۔ انّا ارسلنٰک شاھدًا وّ مبشرًا وّنذیرًا۔ لّتؤمنوا باللّٰہ و رسولہ و تعزّروہ و توقّروہ و تسبّحوہ بکرۃً وّ اصیلاً۔ انّ الّذین یبایعونک انّما یبایعون اللّٰہ۔ یداللّٰہ فوق ایدیھم فمن نّکث فانّما ینکث علیٰ نفسہ و من اوفیٰ بما عٰھد علیہ اللّٰہ فسیوتّیہ اجراً عظیماً۔

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (اور) ہم نے (اے محمد) تم کو حق ظاہر کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا(بنا کر) بھیجا ہے۔ تاکہ (مسلمانو) تم لوگ اللہ پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ سمجھو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے

کا نقصان اسی کو ہے اور جو اس بات کو جس کا اس نے اللہ سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اسے عنقریب اجر عظیم دے گا۔

سورۃ الفتح۔ آیات (۷ تا ۱۰)

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

Now we take up the questions. Question No. 35. Professor Khurshid Ahmad. Any one on his behalf.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Sir, point of order.

Mr. Chairman: Do you want to take up point of order now?. O.K.

POINT OF ORDER: ABSENCE OF MINISTERS.

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ وزراء کی غیر حاضری کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس سے وزراء کی ہاؤس کی proceedings میں دلچسپی عیاں ہے۔ آج کے پہلے سوالات زاہد حامد صاحب کے ہیں اور وہ غیر حاضر ہیں۔ دوسرے نمبر پر ہمایوں اختر صاحب کے ہیں، وہ بھی غیر حاضر ہیں اور تیسرے نمبر پر عمر ایوب خان صاحب ہیں اور وہ بھی غیر حاضر ہیں۔ اب تین وزراء جن کے پہلے سوالات ہیں، جب وہ ہی ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ہم پھر کون سی good governance, accountability اور transparency کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے پتا چلا ہے کہ کل آپ ہاؤس میں صحیح time پر آگئے تھے۔ لہٰذا اس سے ان کو ایک بڑا clearly message گیا کہ جب آج ہاؤس کا time چار بجے کا ہے تو ہاؤس چار بجے یا چار بج کر پانچ منٹ پر شروع ہوگا لیکن اس وقت سوا چار بجے کا وقت ہو گیا ہے اور وزراء حضرات ابھی تک ہاؤس میں موجود نہیں ہیں with the exception of the poor Minister for Parliamentary Affairs, who is present.

Mr. Chairman: Why poor?

سینیٹر میاں رضا ربانی : میرا مطلب یہ ہے کہ سارا fall out تو ان پر پڑتا ہے۔

Mr. Chairman: He is very talented.

سینیٹر میاں رضا ربانی : لیکن متعلقہ تینوں وزراء ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ ان وزراء کے خلاف stricture پاس کریں جو ابھی تک ہاؤس میں نہیں آئے ہیں۔ انہوں نے نہ تو آپ کو بتایا ہے کہ they will be late. اور نہ honourable Leader of the House کو بتایا ہے اور نہ ہی Minister of State for Parliamentary Affairs کو بتایا ہے۔

Sir, they are not above the House. The Ministers are certainly not above the House. They are accountable to this House and they should have been present. The House can not be held hostage to the Ministers. So, I would therefore, request you Mr. Chairman, to kindly pass stricture and adjourn the House till such time as the Ministers find it convenient to come and answer the questions because there is nobody present, so we can not proceed with the Questions Hour. There is nobody here to answer our questions.

Mr. Chairman: Your point is very valid. What I know that Mr. Zahid Hamid is I think abroad with Mr. Prime Minister. Omar Ayub Sahib did call me and said that he will be a bit late. There was a meeting that was extended. Because we were discussing also today economic situation, so he will be here and the questions towards the economic affairs, that Minister is also not present and Mr. Omar said that he will come and handle those but he is a bit late but he did call me.

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! اگر وہ امرت دھارا ہیں تو then he should

be in the House.

Mr. Chairman: As I said that your objection is valid, so we have taken it up. The letter is just drafted the other day when I said that I am writing again. I think today or tomorrow it will go and attendance of today will also be referred to and

وسیم صاحب ، آپ اور آغا صاحب بھی مہربانی کرکے اس کا نوٹس لیں کیونکہ rota day پہلے طے کیا ہوتا ہے۔

And I have talked to the Minister of Water and Power. He was in Quetta with the power problems. He may be earlier reach here tomorrow and he will be available in the afternoon. As I have told the House that I will be in touch with him. He is coming tomorrow. Omar Ayub will be here latter and one minister is here.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! پھر ہاؤس کو pack up کر دیں۔

Mr. Chairman: Your point is very valid. There is no disagreement with you.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جب وزراء کو time ملے تو وہ ہاؤس میں آ جائیں گے۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔وزیر مملکت برائے خزانہ کا کون سا ایسا کام ہے جس کی وجہ سے

he is taking preference over the House. We would like to know, the House would like to know that what is that work which is taking preference over? What is that meeting which is taking preference over the House? Sir, honourable Leader of the House is here. He knows, there is no meeting that can take precedence or preference over the proceedings of the House.

اب یہاں پورا ہاؤس بیٹھا ہوا ہے۔ Treasury benches کے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور

Opposition بیٹھی ہوئی ہے لیکن ہاؤس کی کارروائی نہیں چل سکتی کیونکہ سوالات کا جواب دینے کے لئے کوئی وزیر موجود نہیں ہے۔

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب والا! economic کے بارے میں meetings کو Prime Minister chair کرتے ہیں

and what I am giving to understand that the honourable State Minister is having the siesta at home and the honourable Minister, Mr. Zahid Hamid is enjoying evenings in Athens.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! آپ یہ دیکھیں، یہ تو زیادتی ہے۔ یہاں پورا ہاؤس بیٹھا ہوا ہے اور وزراء صاحبان نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہاؤس نہیں چل رہا ہے۔ So, kindly adjourn the House till the Ministers come.

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! یہاں جواب دینے کے لئے کوئی وزیر ہی نہیں ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: جو وزراء ہیں، ان سے متعلقہ سوالات لے لیتے ہیں، باقی سوالات defer کر دیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، نہیں، جناب والا! ہاؤس کو adjourn کریں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ ہاؤس کو adjourn کرنے کا کہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آج بہت important discussion ہے، اس لئے پھر اس کا time چلا جائے گا۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: اگر وزیر صاحب ابھی تک نہیں آئے تو کب تک ہاؤس میں آئیں گے۔

Mr. Chairman: I will take a note of it but it will put it up to the

House. Whatever you want, I am bound by that.

اگر آپ adjournment چاہتے ہیں تو اس میں یہی ہوگا کہ پھر discussion کا time چلا جائے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین! میری آپ سے سب سے پہلے گزارش تو یہ ہے کہ آپ مہربانی فرما کر پہلے ان وزراء کے خلاف stricture پاس کریں - اس کے بعد اگر کوئی وزیر موجود ہے جو یہاں پر سوالات کے جوابات دے سکتا ہے تو اس کے سوالات آپ لے لیں ورنہ آپ ہاؤس کو adjourn کریں کیونکہ ہاؤس چل ہی نہیں سکتا - جب Questions Hour ہی proceed نہیں ہوگا تو ہم آگے کی بحث اور دیگر معاملات میں کیسے جائیں گے۔

جناب چیئرمین : آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن adjourn کرنے سے آپ ہی کا time ضائع ہوگا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : آپ پہلے stricture تو پاس کریں۔

جناب چیئرمین : میں نے وزیر اعظم کو لکھ کر بھیجا ہوا ہے۔ draft میرے پاس پڑا ہوا ہے - پرسوں ' Friday کو میں نے جو کہا تھا it will be gone today as it will mention today's situation also in that letter, so that is itself what are you wanting.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, look at the replies.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : میں نے تو لکھ کر دیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! ہاؤس کو adjourn کریں۔

جناب چیئرمین : اگر adjourn کریں گے تو پھر ہمارا ہی time ضائع ہوگا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! آپ دیکھیں کہ آپ کو بھی بٹھایا ہوا ہے اور بیس منٹ time اوپر ہو گیا ہے - چیئرمین صاحب کو بٹھایا ہوا ہے' Treasury Benches کو

بٹھایا ہوا ہے اور اپوزیشن کو بٹھایا ہوا ہے یعنی پورا ہاؤس ایک وزیر کے لئے hostage بنا ہوا ہے اور پتا نہیں ہے کہ وہ کون سی meeting میں بیٹھا ہوا ہے لہٰذا ہاؤس hostage ہے۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I can assure you that there is no meeting going on.

Senator Mian Raza Rabbani: Even if there is a meeting, no meeting can take place precedence over the House.

جناب چیئرمین : سلیم سیف اللہ خان صاحب ہمارے تجربہ کار parliamentarian ہیں، آپ انہیں ذرا سن لیں۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان (وفاقی وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ) : جناب چیئرمین صاحب! while I do appreciate what the Opposition is raising لیکن یہ کہنا کہ وہ سو رہے ہیں یا ہاؤس میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔ Privatisation کے بارے میں آپ کے بھی علم میں ہوگا کہ he has gone with the Prime Minister یقیناً یہ سیر کے لئے نہیں گئے ہیں بلکہ ان چھ دنوں میں وہ Minister's delegation abroad. چار ملکوں کا دورہ کریں گے۔ These are important bilateral visits. اس کے علاوہ جہاں تک عمر ایوب صاحب کا تعلق ہے there is a US Aid funded seminar جس میں میرے خیال میں آپ میں سے بھی بہت سارے دوستوں کو invitation آئی ہو گی، مجھے بھی آئی ہے، ان کا seminar or conference is going on.

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! پہلے تو ملک کی sovereignty امریکیوں کے ہاتھ میں گئی تھی، اب پارلیمنٹ بھی ان کی subservient ہو گئی ہے کیونکہ یہ ایک non-NGOs type of American organization ہے اور اس کے لئے Minister وہاں پر بیٹھا ہوا ہے اور یہاں پر پورا Upper House hostage ہو کر بیٹھا ہوا ہے۔

The honourable Minister has made things worst. If he is in some international conference that does not have precedence over the Senate of

Pakistan. This is a sovereign House. We do not care about any NGO or any international conference.

Senator Salim Saifullah Khan: Why are you belittling the House?

Senator Mian Raza Rabbani: I am not belittling the House. You are belittling the House by saying that he is attending an NGOs conference.

Senator Salim Saifullah Khan: He can always be taken latter on.

Senator Mian Raza Rabbani: How can it be taken latter on? None of the Ministers is present. Who can answer the question?

Senator Salim Saifullah Khan: Sir, we are wasting the time of the House.

Senator Mian Raza Rabbani: You are wasting the time of the House that Ministers are not here. Sir, adjourn the House.

Mr. Chairman: If you want that but you will be loosing your own time.

Senator Mian Raza Rabbani: What can we do? It is the Government's fault. It is not our fault. There is no Minister in the House.

(Interruption)

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! House کو adjourn کریں کیونکہ کوئی Minister نہیں ہے۔ آپ House کو adjourn کریں۔ Question Hour کیسے چلے گا؟

جناب چیئرمین، جو House decide کرے۔ میری یہ عرض ہے کہ time

ہمارا ہے۔ شہباز صاحب موجود ہیں۔ Let's take his question.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! شہباز صاحب کا صرف ایک سوال ہے۔ باقی تین Ministers ہیں۔ ہمایوں اختر، زاہد حامد اور عمر ایوب ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، جو House چاہتا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سارے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ یہ میری تجویز ہے۔ بھنڈر صاحب تجربہ کار ہیں اور ہمارے بزرگ ہیں ان کو سن لیتے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! آپ نے فرمایا ہے کہ جو وزیر موجود ہیں ان کے سوالات لے لیں۔ اس کے بعد اگر نہیں آتے ہیں تو پھر آپ adjourn کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ایک وزیر کے نہ آنے کی وجہ سے دوسرے وزراء کے سوالات بھی رہ جائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، بھنڈر صاحب کے لئے نہایت عزت سے میں بات کر رہا ہوں۔ وہ ذرا اپنے Ministers کو سمجھائیں کہ وہ وقت پر آیا کریں۔ اگر accountability سے House کے اندر حکومت بھاگ رہی ہے تو پھر ہم اس کا کیا کریں؟ 5 Ministers میں سے صرف ایک Minister موجود ہے۔

Mr. Chairman: Let's take his question.

اس کے بعد اگر دوسرے آ جاتے ہیں۔ نہیں تو what you say, I have no problem. جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! آج رضا ربانی صاحب جلال میں آئے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ point ان کا بالکل درست ہے۔ خاص طور پر Question Hour میں جن وزراء کے سوالات ہیں ان کو یہاں پر موجود ہونا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر رضا ربانی صاحب یہ بات مان جائیں۔ یہاں پر شہباز صاحب بھی موجود ہیں۔ مجھ سے متعلق بھی دو سوالات ہیں۔ لہٰذا جتنا کام ہو سکتا ہے وہ ہم کر لیتے ہیں۔ اتنی دیر میں عمر ایوب صاحب بھی آ جائیں گے۔

جناب چیئرمین، وہ آئیں گے ذرا دیر سے۔ انہوں نے کہا تھا۔

سینیٹر کامل علی آغا، میں ان کی غیر موجودگی میں یہ بات کہتا ہوں کہ he is a very efficient man. انہوں نے ہمیشہ اس ایوان کی بڑی respect کی ہے۔ یہاں پر ہمیشہ وہ تشریف فرما رہے ہیں۔ ان سے متعلق جب بھی کوئی معاملہ زیر بحث آیا ہے تو انہوں نے خود ہمیشہ یہاں پر جواب دیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے متعلق رضا ربانی صاحب تھوڑا ہاتھ ہلکا رکھیں۔ انہوں نے چیئرمین صاحب کو request بھی کی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آئندہ کے لئے جیسا کہ آپ نے Prime Minister صاحب کو لکھا ہے، میں بھی بات کرتا ہوں، انشاء اللہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ بروقت Ministers یہاں پر تشریف فرما ہوں۔ انشاء اللہ ہوں گے، آپ یقین رکھیں۔ دو دن سے اجلاس بھی بروقت شروع ہو رہا ہے۔ لوگوں کو یقین بھی نہیں آ رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ آج آپ درگزر کریں۔ انشاء اللہ آئندہ یہاں پر بہتری ہو گی۔

جناب چیئرمین، I think شروع کرلیتے ہیں اور اگر کوئی رہ جاتے ہیں then we will defer those questions. جی عبدالرحیم مندوخیل۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! پارلیمانی افیئرز کے منسٹر صاحب نے ہاؤس کا ایک قسم کا مذاق اڑایا ہے۔ meetings ٹھیک وقت پر ہو رہی ہیں اور سب ممبران حاضر ہیں۔ منسٹرز نہیں ہیں۔ میں نے نوٹ کیا ہے کہ منسٹرز اب بالکل سینیٹ میں حاضری نہیں دیتے۔ اس ذمہ داری سے جس طرح انہیں ہونا چاہیے۔ یہی جو آپ نے کہا وزیر اعظم صاحب کو کہیں گے۔ وزیر اعظم صاحب کو اس میں لکھنے کی کیا بات ہے؟ یہ آئین میں ہے کہ منسٹرز کو حاضر ہونا ہے، انہوں نے پارلیمنٹ میں جواب دینا ہے۔ باقی کون ہے جو کسی کا جواب دے سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص یا جو منسٹر ہے ان کے جو سوالات ہیں، کون ہے جو اطمینان بخش جواب دے -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آغا صاحب! مجھے آپ جواب دینے دیں ----- نہیں آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب والا! میں نے منسٹر کی تعریف کی ہے، وہ ہمیشہ حاضر

رہے ہیں۔ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے اور اس اجلاس کے اندر بھی منسٹرز حاضری دے رہے ہیں۔ کل بھی سترہ منسٹرز یہاں حاضر تھے ۔ یہ بات اگر point scoring کے لئے ہے تو میں اس کی مذمت کرتا ہوں ۔ ان کے لہجے پر مجھے اعتراض ہے ان کو آپ کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ نہ میں نے پارلیمنٹ کا مذاق اڑایا ہے اور نہ ہی زندگی میں کبھی ایسا سوچ سکتا ہوں ۔ یہ قطعی طور پر درست نہیں فرما رہے ۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، نہیں ' میں زور دوں گا کہ efficiency کا معیار یہ ہے کہ منسٹر حاضر ہو ۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب ! آغا صاحب نے داد دی کہ ہاؤس وقت پر شروع ہوا۔ مذاق نہیں اڑایا ہے ۔ انہوں نے داد دی ہے اور منسٹرز کا اعتراف کیا ہے اور میں نے لکھنا ہے اگر ایک چیز صحیح نہیں ہو رہی ' متعلقہ لوگ جو ہیں ان کے نوٹس میں یہ لایا جائے گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، یہ منسٹر efficient ہے؟

جناب چیئرمین، وہ سب agree کر رہے ہیں ۔ میرا خیال ہے منسٹرز اب آگئے ہیں ' شروع کرتے ہیں جو رہ گئے ہیں ان کو defer کر دیں گے۔ آپ شروع تو کریں ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین ! کل بھی منسٹرز نہیں تھے۔ آپ ان کو ایک دفعہ وارننگ دیں --------

جناب چیئرمین، میں لکھ رہا ہوں ۔ یہی میں کہہ رہا ہوں ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آپ آج ملتوی کریں اجلاس تا کہ ان کو تنبیہ ہو۔

جناب چیئرمین، آپ فکر نہ کریں بڑا سخت خط جائے گا۔ فکر نہ کریں۔ اب شروع کریں' وقت ضائع نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، منسٹرز کی پوری فوج بھرتی ہے ۔

جناب چیئرمین، اب شروع کریں وقت ضائع نہ کریں۔ جی بنگزئی صاحب ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، جناب چیئرمین ! یہ ٹھیک ہے منسٹرز صاحبان کی کچھ

مصروفیات ہوتی ہیں لیکن جناب والا ! ان کے دفاتر کے اعلیٰ افسران کی بھی یہاں موجودگی نہیں ہے ۔ اس وقت وزارت تجارت، وزارت خزانہ کا یہاں کوئی نمائندہ نہیں۔ اگر وہ خود یہاں نہیں آ سکتے ----

جناب چیئرمین، وزارت خزانہ کے بیٹھے ہیں۔ مجھے عمر ایوب خان نے خود کہا تھا کہ لوگ موجود ہوں گے ۔بحث کے دوران بھی موجود ہوں گے ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی،زاہد حامد صاحب کا سٹاف یہاں موجود نہیں۔

جناب چیئرمین، وہ منسٹر صاحب خود یہاں آئے ہوئے ہیں۔ جو پہلے ہوتے تھے alternate یہ جواب دیں گے ۔ پرانیویٹائیزیشن کے بھی بیٹھے ہیں۔ یہ افسران باقاعدگی سے آتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، وزارت تجارت کا کوئی official موجود نہیں ہے ۔

QUESTIONS AND ANSWERS.

جناب چیئرمین، چلیں ان کے سوالات defer کردیں گے جتنے بھی ہیں، جو نہیں ہیں ان کے سوالات defer کردیں گے ۔ اب شروع کرتے ہیں۔ سوال نمبر ۳۵ پروفیسر خورشید احمد ۔

35. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 29-11-2005 at 12.00 p.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state the proposed disposal of the surplus land of CTI?

Mr. Zahid Hamid: The surplus land of CTI will revert to Government of Pakistan. IT & Telecom Division is dealing with the utilization of the surplus land including the proposed development of IT and Telecom Parks on this land.

جناب چیئرمین، کوئی ضمنی سوال؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ جو منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ سی ٹی آئی کی اضافی زمین حکومت پاکستان کو واپس کی جائے گی تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کب واپس کی جائے گی؟ اور آگے انہوں نے لکھا ہے کہ IT& Telecom کی طرف سے اضافی زمین کو بروئے کار لاتے ہوئے پارکوں کی ترقی بھی زیرغور ہے ۔ پارکوں کے لئے یہ زمین کب

زیر استعمال لائی جائے گی ؟ وزیر صاحب وقت اورعرصہ بھی بتائیں ؟ لائی جائے گی میں تو ہزاروں سال بھی لگ سکتے ہیں۔ یہ صاف بتائیں کہ کتنے عرصے کے اندر زیر استعمال لائی جائے گی ؟

جناب چیئرمین، جی لغاری صاحب۔

جناب اویس احمد خان لغاری(وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی)، Thank you Mr. Chairman sir. ابھی بات کی گئی تھی کہ وزراء related نہیں ہیں ۔ ہم سب لوگ Federal Government کو represent کرتے ہیں اور responsibilities آپس میں share کرکے we answer the questions on the floor of the House. اگر انہوں نے مجھے ذمہ داری دی ہے تو اس میں کوئی issue نہیں ہے ۔جتنے بھی سوالات ہوں گے انشااللہ پوری کوشش کریں گے کہ جواب دیں ۔ جب CTI privatize ہوئی تھی تو ہماری حکومت کی privatization policy کے تحت جو زمین یا assets اس کمپنی کے استعمال سے زیادہ excess ہیں، کیونکہ ابتداء میں ان projects کے لئے بہت زیادہ زمینیں allocate کی گئی تھیں، ہم لوگوں نے بجائے اس کے کہ private entities اور کمپنی کو windfall advantage جائے، اس کے land assets کو اس میں سے باہر نکال کے حکومت پاکستان کے پاس رکھا تھا اور CTI کی land کے اندر بھی اسی قسم کی پالیسی پر عمل ہوا تھا ۔ CTI کی land جو excess میں ہے وہ حکومت پاکستان کی ownership میں اس وقت ہے ۔ وہ IT and Telecom Division کے اندر جو IT کی Ministry ہے اسی کے اختیار اور administrative control کے اندر ہے اور اس land کو ہم لوگ استعمال کررہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہماری IT Industry بہت rapid base پر grow کر رہی ہے ۔IT کی companies کو ایک major issue جو پیش آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی Office space کی requirement پوری نہیں ہے یا private sector کے اندر بھی کافی constructed office space نہیں ہے ۔ economic growth کی وجہ سے تو ہم لوگ اس کے لئے خاص طور پر IT Parks جس طرح دوسرے ممالک میں ہوتے ہیں اور IT Parks کا مقصد کوئی آبشاریں اور swimming pools بنانا نہیں ہے وہاں IT جو office space

industry کی environment کے لئے most suitable ہو، اس کے لئے ہم نے NESPAK کو engage کیا ہے اور کافی advance stage پر وہ planning اس وقت exist کر رہی ہے۔ ہمارا خیال ہے انشاء اللہ جو اگلا financial year ہے اس کے first half کے اندر اندر اس کی construction کے لئے اور IT Parks کی construction کے لئے اس زمین کو انشاء اللہ in use لے کر آ جائیں گے اور ایک ڈیڑھ سال کے اندر یہ project مکمل ہو جانا چاہیے۔

Mr. Chairman: Q. No. 36. Professor Khurshid Ahmad Sahib. Any body on his behlaf.

36. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 2-12-2005 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state:

(a) the present market value of machinery and equipment of Carrier Telephone Industries (CTI) recently sold out along with the entrepreneur;

(b) the value of receivables and payables and inventory of the said industries on the date of transfer of its title;

(c) the profit pattern of those industries for the last five years; and

(d) the new capital expenses/investments in machinery and equipment made in CTI after starting its privatization process?

Mr. Zahid Hamid: (a) The replacement value determined by the valuer for plant, machinery and other assets as at June 30, 2004 was Rs. 244.67 million.

(b) The requisite figure as on 30-11-2005 is given as under:

Receivable	Rs. 112.718 million
Payables	Rs. 482.098 million
Inventory	Rs. 314.555 million

(c) The profit pattern of CTI for the last five years is given as under:

2004-05	Rs. 11.9 million
2003-04	Rs. 5.4 million
2002-03	Rs. 24.8 million
2001-02	Rs. 10.6 million
2000-01	Rs. 8.7 million

(d) The new capital expenses/investments in machinery and equipment in CTI after starting its privatisation process in April, 2004 is given as under:

2004-05 Rs. 2.073 million
2005-06 Rs. 45.253 million

Mr. Chairman: Any supplementary. No. So, we go on to No.2 Mr. Ilyas Ahmed Bilour. But the Minister is not here, Commerce Minister. Anybody else handling? Then we will defer these questions. This is deferred.

بلور صاحب بھی نہیں ہیں۔

No.22, Bilour Sahib. Mr. Omar Ayub Khan is not here, I think we will

ہی کا defer that also till he comes. Than we go on to Q.No.23, Bilour Sahib

ہے۔

Anyone on his behalf. Mr. Wasim Sajjad on his behalf.

23. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 20-03-2006 at 9.40 p.m.)

Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:

(a) the targets set by the Ministry of Population Welfare to control population growth in the country during the current financial year and the achievement made so far; and

(b) whether it is a fact that 5000 posts are lying vacant in the Population Welfare Departments, if so, the reasons thereof and the time by which these posts will be filled in?

Ch. Shahbaz Hussain:

THE TARGETS SET BY THE MINISTRY OF POPULATION WELFARE TO CONTROL GROWTH IN THE COUNTRY DURING THE CURRENT FINANCIAL YEAR AND THE ACHIEVEMENT MADE SO FAR.

A. Demographic Indicators

Estimated

Sl.No.	Indicators	Target (2005-06)	Achievement upto 31-03-2006
1	Contraceptive Prevalence Rate (%)	40.55	36.0
2	Total Fertility Rate (Per Woman)	3.730	4.0
3	Population Growth Rate (%)	1.85	1.86

B Service Delivery

(In Numbers)

Sl.No.	Components	Bench mark on June, 2005	Target (2005-06)	Achievement upto 31-03-2006
1	Family Welfare Centre	2206	157	75% work completed
2	Mobile Service Unit	204	71	50% work completed
3	Reproductive Health Service	118	24	55% work completed
4	Male Mobilizer, Village Based Family Planning Workers(VBFPWs)	2262	1959	75% work completed

C **Clinical Trainng (RTIs)**

(In number)

1. Training of Paramedics	Target (2005-2006	Achievement upto 31-03-2006
▪ Basic Training of Family Welfare Workers (FWWs) (24 months)	315	255
▪ Advanced Training of Family Welfare Counsellor(FWC) /Trainer-cum-Supervisor (TCS) / Field Technical Officer (FTOs)	35	31
▪ Refresher & In-service Training of F.W.As/ FWWs/FWCs	500	1046
▪ Refresher Trg : for Non- Program Personnel	1200	6466

D **Non-Clinical Training (PWTIs)**

(In numbers)

		Target (2005-06)	Achievement upto 31-03-2006
1.	Program Personnel	1950	1194
2.	Employees of other Nation Building Department NGOs/ Provincial Line Departments(PLD)/Community Based Organization (CBO)	2450	3625

E **Information, Education & Communication (IEC)**

(In Numbers)

S.No.	Component	Target (2005-2006)	Achievement upto 31-03-2006
1.	TV Jingles/Spots	600	1289
2.	Radio spots	600	861
3.	Radio Program	52	61
4.	Conference/Seminar	03	04
5.	Press Ads	200	369

F. **Contraceptive Users**

(In Million)

S.No.	Component	Target	Achievements upto 31-03-2006
1	Contraceptive Users	3.327	2.595**

** Estimated Achievements

G. **Financial Utilization**

(In Million)

Total Allocation 2005-06	Releases Up to 31-3-2006	Utilization upto 31-03-2006
4370.864	3245.650	1500.378

Details of vacant posts in various cadres i.e. BPS 1-18 in the Population Welfare Departments (PWDs)

S.No.	Provinces	No.of vacant posts	Reasons of vacancy position	Time by which these posts will be filled up
1.	Punjab	1751	(a) These posts remained vacant during the financial year 2004-2005 due to processing of recruitments by the government of the Punjab. (b) The government of Punjab has reported list of selected candidates which has been prepared after conducting interviews by the selection/ recruitment committees at district level.	Government of Punjab has reported that final list is still under preparation and the appointment letters will be issued before the closing of the financial year 2005-06. Now there is no ban on the recruitments against vacant posts of development projects.
		2907 (including 112 posts of FTOs abolished from MSU component and created in FWC component and posts of promotion quota)	These posts have been created by the Finance Department, Government of the Punjab on 14-03-2006.	After the constitution of selection/ recruitment committees and publication of advertisements in the newspapers through the Director General Public Relations, Lahore these posts would be filled up.

S. No	Provinces	No.of vacant posts	Reasons of vacancy position	Time by which these posts will be filled up
2.	Sindh	Total; 1574 (Government of Pakistan 1525) + (Government of Sindh-49)	These posts are lying vacant since 2004 due to processing of recruitment by Government of Sindh.	Government of Sindh has reported that written tests have already been held and result thereof has been compiled. The interview process for Women Medical Officers has already been completed and for the rest is to start shortly for final selection of candidates.
3.	NWFP	419	These posts are lying vacant since 2004 due to adjustment of surplus staff as a result of restructuring for massive shuffling in various departments of the Provincial Government.	(i) The recruitment process throughout the province is about to conclude and shortly vacant position would be filled in. (ii) Since the recruitment process has been initiated in February, 2006, all the posts are expected to be filled shortly.
4.	Balochistan	Total 105 (80 posts of BPS 18/17).	(i) As a result of non-availability of candidates, the posts of five Deputy Director (Technical) (BPS-18), twenty Deputy District Population Welfare Officer (Technical) (BPS-17) two Tehsil Population Welfare Officer (BPS-17) and forty three Field Medical Officer (BPS-17) are still lying vacant even these post were advertised through the Balochistan Public Service Commission .	These posts have been advertised through Balochistan Public Service Commission and would be filled by 30th June, 2006.

	(ii) The posts of two District Population Welfare Officer (BPS-18), five District Population Welfare Officer (LD) (BPS-17), and two Deputy District Population Welfare Officer have not been filled up due to promotion quota vacancies	The Balochistan Public Service Commission has advertised these posts and it is expected to be filled up by September, 2006
	(iii) Candidate of Balochistan Public Service Commission against the post of Assistant Director (Tech) (BPS-17) did not join	Post re-advertised by Balochistan Public Service Commission and expected to be filled up by Sep, 2006.
25 posts of (BPS 1-15)	**(iv)** The posts of two Stenographers (BPS-15) and three Steno typists (BPS-12) are vacant due to promotion of Stenographer. Two posts of Theater Nurses (BPS-11) and Family Welfare Workers (BPS-8) are vacant due to newly created posts of Theater Nurses for 2005-2006 and for the post of Family Welfare Worker new expansion in service delivery.	These posts have been advertised and would be filled by 30th June, 2006.

Mr. Chairman: Any supplementary?

جی بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، No. 23. جناب چیئرمین ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے بلوچستان کے حوالے سے 105 اسامیوں کا یہاں تذکرہ کیا ہے جن میں سے 80 اسامیاں Public Service Commission کے تحت Advertise ہو کر آئیں گی جبکہ 25 جو مزید اسامیاں ہیں ان کے لئے انہوں نے فرمایا کہ ان اسامیوں کو مشتہر کیا گیا ہے جبکہ آج تک کی ہماری تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ یہ اسامیاں مشتہر نہیں ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین، شہباز صاحب۔

چوہدری شہباز حسین (وزیر برائے بہبود آبادی)، شکریہ جناب چیئرمین۔ وفاقی حکومت صوبوں کو فنڈ مہیا کرتی ہے اور پھر صوبے اپنی ضرورت کے مطابق government procedure کے مطابق ان اسامیوں کو advertise کرتے ہیں اور وہ ان کی implementation کرتے ہیں۔فیڈریشن نے صوبوں کو اپنے فنڈز بلوچستان سمیت transfer کر دیے ہیں۔ اب یہ صوبہ بلوچستان کی حکومت پر منحصر ہے کہ وہ کب ان کو advertise کرتی ہے' کب اس کو implement کرتی ہے۔

جناب چیئرمین، بنگزئی صاحب! آپ ابھی satisfied نہیں ہوئے۔ مختصر رکھیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، میرا سوال یہ ہے کہ صوبائی محکمہ after all وفاق کے زیر انتظام ہی ہے۔ کیا انہوں نے ان سے پوچھا ہے کہ اب تک انہوں نے advertise کیا بھی ہے یا نہیں اور پھر یہاں ان کو جواب دیا جاتا ہے کہ ہم نے advertise کیا ہے۔

جناب چیئرمین ، یہ فنڈز دیتے ہیں آگے پھر وہ خود اشتہار دیتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، یہاں جواب میں clearly دیا گیا ہے کہ انہوں نے اسامیاں مشتہر کی ہیں۔ کیا وزیر صاحب ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ انہوں نے مشتہر کی بھی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے غلط جواب کیوں دیا ہے؟

چوہدری شہباز حسین ، آنریبل ذرا اونچی آواز میں اپنا سوال دہرائیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین، میرا سوال یہ ہے کہ یہ ہمیشہ ایوان کو دھوکا دیتے آرہے ہیں۔ انہوں نے آج تک کوئی اسامی مشتہر نہیں کی۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے ایسی بات نہ کریں وزیر صاحب ایسا نہیں کرتے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، اس میں وزیر صاحب کا قصور نہیں، میں صوبے کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ وزیر صاحب کو انہوں نے یہی کہا ہے کہ ہم نے اشتہار دے دیا ہے جبکہ میں ان کو یہ بتا رہا ہوں کہ وہ ان سے پوچھ لیں کہ کیا اشتہار دیا گیا ہے، وزیر صاحب کو کیوں غلط جواب دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین، آپ کہہ رہے ہیں کہ ابھی تک اشتہار نہیں دیا گیا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، نہیں دیا گیا۔

چوہدری شہباز حسین، جناب چیئرمین! میں آنریبل ممبر کی اس بات پر سخت احتجاج کرتا ہوں کہ انہوں نے لفظ "دھوکا" استعمال کیا ہے۔ بالکل نہ کوئی دھوکا ہوا ہے، نہ کوئی غلط بیانی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت بلوچستان نے ان اسامیوں کو مشتہر کیا ہے اور ان کا جواب صحیح اور مثبت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن بلوچستان سے غیرحاضر ہونے کی وجہ سے شاید اشتہار نہ پڑھ سکے ہوں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، کسی dummy paper میں اشتہار دیا ہوگا۔

جناب چیئرمین، جو requirement ہے وہ یہ ضرور meet کریں گے۔ اگر requirement پوری نہ ہوئی تو آپ مجھے بتا دیں میں ان سے لکھ کر پوچھ لوں گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے خود ہی یہ اعتراف کیا ہے کہ ہم فنڈز صوبوں کو دیتے ہیں اور صوبے اپنے طور پر ان اسامیوں کو مشتہر کرتے ہیں اور بھرتیاں کرتے ہیں۔ پھر دوبارہ وہ اپنی ہی بات کی نفی کر رہے ہیں، ہمارا تعلق بلوچستان سے ہے میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں وہاں ابھی تک یہ اسامیاں مشتہر نہیں ہوئیں، ہم اس طرح غیرحاضر نہیں ہوتے۔ یہ جو وزیر صاحب نے کہا ہے کہ معزز رکن غیرحاضر رہے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بلوچستان ہمارا صوبہ ہے، ہمیں اس کی ہر چیز کی خبر

ہے۔ آپ اپنے عملے کو کہیں کہ وہ آپ کو اندھیرے میں نہ رکھیں ' آپ کو misguide نہ کریں۔

چوہدری شہباز حسین، بہت شکریہ' میں بلیدی صاحب کی اطلاع کے لیے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین دن قبل میں کوئٹہ میں تھا اور میں نے اس کے بارے میں اپنے محکمے سے enquire کیا ہے اور انہوں نے اس کی partial implementation بھی کی ہے اور باقی کے لیے جو حکومت کا ایک طریقہ کار ہے اس کو process کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ جس اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے خواہ اردو ہے یا انگلش ' وہ پیش کریں۔ وہ اشتہار تو دکھا دیں۔

چوہدری شہباز حسین، یہ نیا سوال ہے' یہ سوال بھیج دیں ہم ان کو advertisement پیش کر دیں گے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! یہ نیا سوال نہیں ہے یہ اسی سوال کا حصہ ہے۔

جناب چیئرمین، چوہدری شہباز صاحب! آپ وہ اخبار مجھے بھیج دیجیے میں مندوخیل صاحب کو forward کر دوں گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! انہوں نے کہا کہ پبلک سروس کمیشن نے advertisement کی ہے' اگر یہ صحیح ہے تو وہ اخبار ایوان میں دکھا دیں بعد میں تو بھیجنے کا سوال نہیں ہے۔ تاریخ بتا دیں جس تاریخ کو advertisement دی ہے۔

جناب چیئرمین، ممکن ہے ابھی وہ اخبار وزیر صاحب کے پاس نہ ہو ' وہ جب کہہ رہے ہیں تو بھیج دیں گے اگر نہیں ہے تو وہ بھی بعد میں ہو جائے گا۔ یہ سوال کی تفصیل ہے وہ بعد میں بتا دیں گے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ advertisement نہیں ہوئی ہے۔ اصل میں تو یہ چیز ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب! اگلے ایک آدھ دن میں before the session is

finished وہ اخبار بھیج دیں، اگر پبلک سروس کمیشن نے اشتہار نہیں دیا تو وہ آپ کو بتا دیں گے

you come to me and I will pass it on to the House.

چوہدری شہباز حسین، بالکل، تعمیل ہو گی۔

Mr. Chairman: Now, we go on to question No. 2. Mr. Ilyas Bilour.

@2. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 20-03-06 at 9.41 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that import of second hand buses and trucks has been allowed under the personal baggage schemes, if so, its reasons?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Second hand buses and trucks are allowed under personal baggage, gift and transfer of residence (TR) schemes since long. Out of these schemes, buses and trucks were only imported under the TR Scheme. This has been allowed to enable returning expatriate Pakistanis to find meaningful bread earning activity. Also, since these secondhand vehicles are affordable as compared to new ones, they also indirectly facilitate and supplement transport facilities in the country.

Mr. Chairman: Any supplementary. No. supplementary. We go on to question No. 22. Mr. Ilyas Ahmad Bilour.

22. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 20-03-2006 at 9.40 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the steps being taken by the Government to rationalize the existing tax structure in the country and making the same manufacturers friendly?

Mr. Omar Ayub Khan:

DIRECT TAXES

Rationalization of income tax law is a continuous process. The objective of introducing the Income Tax Ordinance, 2001 was to simplify the law and procedure. Since then every year measures are taken to further rationalize the law. Various proposals for rationalization are being examined as well in the ongoing budget exercise.

Government of Pakistan is conscious about the importance of manufacturing sector. In the recent past several measures were taken to rationalize the existing tax structure and making the same manufacturers frineldy. Some of these are:—

(a) Accelerated depreciation;

(b) Exemption and zero rating of WHT at import stage in some important sectors;

(c) Concessional rate of tax on export under PTR;

(d) Reduction in tax rate for small companies;

(e) Exemption to electric power generation projects etc.

SALES TAX/FEDERAL EXCISE

A number of steps have been taken to rationalize the tax structure of sales tax and Federal excise. Restructuring has been done on administrative side as well as tax rates have been rationalized. Two Large Taxpayers Units have been set up in Karachi and Lahore to provide composite services to the taxpayers. Work is underway to launch Regional Tax Offices all over the country by the end of FY 2006-07, The rates of sales tax have been rationalized and now only two rates of 15% and zero percent exist.

The above steps have been taken for the facilitation of taxpayers. Particularly, for the manufacturers the old system of supervision by tax officials has been abolished and self-assessment of tax liability is the key feature of the existing system. Zero-rating of sales tax has been allowed for the inputs and finished products of manufacturers of textile, learther, carpets, surgical and sports goods.

CUSTOMS

The Government is constantly pursuing a policy objective to rationalize the existing customs tariff structure to lower the input cost of investment in the country, facilitate the economic activities for a robust growth and to make the tariff scheme transparent, predictable and stable. Through this policy the rates of import duty and particularly on raw materials, machinery and equipments have been reduced.

Mr. Chairman: Any supplementary. No supplementary. We go on to the next question No.24.

24. *Mr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 20-03-06 at 9.41 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the number of persons in BPS-15 and above in customs department with province-wise break-up; and

(b) the number of customs officers appointed during the last five years with province-wise break-up?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) 825 persons in BPS-15 and above are working in Customs Department. Province-wise break-up is at Annex-I.

(b) 95 Customs Officers were appointed during the last five years all through FPSC. Province-wise break-up is at (Annex-II).

Annex-I

Basic pay Scale	No. of persons BS-15 & above working in the Customs Department	DOMICILE						
		Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	AJK	NA	FATA
21	14	9	3	2	0	0	0	0
20	54	30	9	9	3	1	0	2
19	108	63	24	12	3	3	0	3
18	127	78	23	14	4	3	0	5
17	147	80	34	22	4	1	1	5
16	343	165	81	69	16	3	0	9
15	32	18	10	3	1	0	0	0
Grand Total	825	443	184	131	31	11	1	24

Annex-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
REVENUE DIVISION
CENTRAL BOARD OF REVENUE
****

(M.II Section)

NUMBER OF PERSONS APPOINTED IN THE CUSTOMS & EXCISE GROUP FOR THE LAST FIVE YEARS WITH PROVINCE WISE BREAK-UP.

For the Year 2000

Grade	Province wise	Number of Persons
BS-17	Punjab	17
	Sindh (Rural)	04
	Sindh (Urban)	02
	NWFP	06
	Balochistan	01
	AJK	01
	FATA	01
	Grand Total:-	32

For the Year 2001 * No recruitment was made during the year 2001.

For the Year 2002

Grade	Province wise	Number of Persons
BS-17	Punjab	16
	Sindh (Rural)	04
	Sindh (Urban)	02
	NWFP	05
	Balochistan	01
	FATA	02
	Grand Total:-	30

For the Year 2003

Grade	Province wise	Number of Persons
BS-17	Punjab	11
	Sindh (Rural)	02
	Sindh (Urban)	01
	NWFP	03
	AJK	01
	Grand Total:-	18

For the Year 2004

Grade	Province wise	Number of Persons
BS-17	Punjab	08
	Sindh (Rural)	02
	Sindh (Urban)	01
	NWFP	02
	Balochistan	01
	FATA	01
	Grand Total:-	15

Mr. Chairman:Any supplementary question?Yes, Buledi Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، ہمیں یہ توقع تو نہیں تھی کہ عمر ایوب صاحب جو کہ very active ہیں' youngest Minister ہیں' پورے ہاؤس نے ان کا آدھا گھنٹہ انتظار کیا۔ لہٰذا ہمیں افسوس ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ وہ اس طرح شاید نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین، شاید وہ نہیں کریں گے۔ نہیں' وہ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ میں نے کسٹم کے حوالے سے جو سوال پوچھا تھا اس میں جو figures دیے ہیں grade-wise, جناب چیئرمین! آپ دیکھ لیں کہ among 825, 31 are from Balochistan, جو کہ 15, 16, 17, 18, 19, 20, 21 grade کے ہیں اور نمبر دو جو کہ BS-17 grade ہے اس میں بھی Balochistan has only one and FATA نمبر تین میں جو کہ BS-17 grade کے لیے ہے اس میں بھی has also only one. Balochistan has only one اور 2003ء میں جو بھرتی ہوئے ہیں اس میں کل 18 ہیں جس میں Balochistan is nil اور 2004ء میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں 17 grade کے لیے ان میں بھی Balochistan has only one. جناب چیئرمین! کسٹم میں یہ figures ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی انہوں نے ہیرا پھیری کی ہے۔ اس سلسلے میں' میں بعد میں ایک letter لکھوں گا کیونکہ یہ انہوں نے صحیح figure نہیں دی۔ جو بھرتیاں بلوچستان کے کھاتے میں ہوئی ہیں پتا

نہیں ان کے ڈومیسائل کہاں کے ہیں لیکن یہ جو انہوں نے اتنی تعداد بلوچستان کی دی ہے تو بلوچستان تو پہلے سے رو رہا ہے کہ وہ پسماندہ ہے اور key posts پر ان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ اگر 1000 میں سے بلوچستان کے 20 یا 30 ہیں تو پھر ہم اپنے صوبے کے لوگوں کو کس طرح مطمئن کریں کہ کسٹم کے ادارے میں ہماری نمائندگی ہے۔ میں عمر ایوب صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا ازالہ کس طرح ہوگا اور یہ احساس محرومی جو بلوچستان کے لوگوں کو ہے کس طرح دور ہوگا؟ دو سالوں سے ہمارے صدر اور وزیراعظم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بلوچستان کی پسماندگی ختم کریں گے اور ان کے کوٹے کا ازالہ کریں گے۔ یہ پورا کرنے میں پورے تین سال تو گزر گئے ہیں۔ اب جو اگلے تین سال ہیں تو اس میں کیا کریں گے۔ کیا عمر ایوب صاحب با اختیار ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین، عمر ایوب صاحب۔

جناب عمر ایوب خان (وزیر مملکت برائے خزانہ)، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں ہاؤس سے معذرت چاہتا ہوں لیکن میں نے آج آپ سے دن میں بات کی تھی کہ پاکستان میں پہلی بار Asia Pacific نے Regional Conference on the competitiveness and productivity منعقد کی ہے اور یہاں پر اس وقت سابق وزیر اعظم آزربیجان کے بھی آنے ہوئے تھے تو میں ان کے ساتھ تھا اور میں نے آپ سے گزارش بھی کی تھی کہ میں چند منٹ late ہو جاؤں گا کیونکہ میں ایک session chair کر رہا تھا اور اس میں شکر الحمد للہ ہم نے پاکستان کے لیے ایک learning platform competitiveness کے لیے World Economic Forum and Competitiveness institute سے agree کروا لیا ہے اور اس کو ہم پاکستان میں base کریں گے Asia Pacific Region کے لیے۔ میں ہاؤس سے معذرت چاہتا ہوں کیونکہ صرف اس forum پر ہم نے ان کو آمادہ کرنا تھا کہ وہ پاکستان کے ساتھ یہ deal کریں۔ میرے خیال میں جو لوگ economics سے تعلق رکھتے ہیں they will appreciate the fact, sir. پھر بھی اگر یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے ان کا وقت ضائع کیا ہے تو میں دل کی گہرائیوں سے معذرت چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: And that was conveyed to the House.

Mr. Omar Ayub Khan: I hope they understand, sir.

جہاں تک جناب! سینیٹر صاحب کی بات ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ پورا نہیں ہو رہا ہے میں گزارش کرتا چلوں کہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ آپ کا quota جو ہے وہ Establishment Division پورا رکھے۔ بلوچستان میں جناب! BS-17 میں تقریباً 95 officers appoint ہوئے تھے in the Customs Department in the last five years. اس کے ساتھ ساتھ جہاں تک overall representation کی بات ہے، بلوچستان صوبے میں تو اس وقت BPS-15 سے لے کر BPS-21 تک بلوچستان کی جو representation ہے وہ 3.76% against 3.5% quota for Balochistan. حکومت ہر جگہ چاہے وہ allocation of funds ہو، چاہے وہ personnel ہوں، بلوچستان کو preference دے رہی ہے، چھوٹے صوبوں کو preference دے رہی ہے اور یہ چیز آپ حکومت کی پالیسیوں میں واضح طور پر دیکھ رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں وزیراعظم صاحب بلوچستان گئے تھے، ہمارے ہاؤس کے ممبران بھی اس میں شامل تھے، سینیٹر صاحبہ بھی اس میں شامل تھیں، وہاں جاکر انہوں نے developmental announce کئے funds for Balochistan. فی ضلع انہوں نے دس کروڑ روپے دیے ہیں جو وہ آپ کی developmental activities پر خرچ کریں گے۔ لہٰذا جناب! developmental activities سے لے کر جہاں تک حکومت کے مختلف departments میں کوٹے کا تعلق ہے وہ ascertain کرتے ہیں۔ جہاں تک بلیدی صاحب کے سوال کا تعلق ہے کہ کیا میں Customs Department میں empowered ہوں۔ Sir, I am the Minister of State for the Finance Division and not for the Revenue Division. Revenue میں behalf کے Department پر یہاں اور نیشنل اسمبلی میں جواب دیتا ہوں۔ سلمان شاہ صاحب یا وزیراعظم صاحب ہیں as Finance Minister as well, they look after the CBR. I am responsible directly for the Finance Division itself, sir. Thank you.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ انہوں نے دس

کروڑ روپے 26 ضلعوں کو دیئے ہیں۔ یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ اگر 57 سے ہمارے ساتھ حساب کتاب کریں' calculation کریں تو پتا نہیں کتنے ارب روپے کے ہمارے قرض دار ہوں گے۔ یہ ہم پر احسان نہیں کیا کہ وہ چوبیس کروڑ' دس کروڑ کی بات کرتے ہیں۔ وہ ہمارا پورا حساب کر کے دے دیں۔

جناب چیئرمین، To the point بات کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ، ہم بھیک نہیں مانگتے' ہمارا حساب کتنا ہوتا ہے اس کی بات کریں۔

جناب چیئرمین، جی کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین ، جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گی کہ 95 افراد کا کوٹہ بلوچستان کو دیا گیا ہے' کیا یہ proper بلوچستان کے لوگ ہیں کیونکہ بلوچستان سے ہمیں اطلاع ہے کہ یہ direct دوسرے صوبوں سے بھرتی کر کے بلوچستان میں بھیجے گئے ہیں۔

جناب عمر ایوب خان، جناب! کیونکہ یہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے امتحانات کے تحت آئے ہیں اس لئے ان کا data میرے پاس موجود نہیں ہے کہ کہاں پر ہیں۔ But if the honourable Senator sahiba require I can certainly table it. exact میں ان کے ڈومیسائل جو پیپر پر ہیں' جناب والا! جو factual data ہوتا ہے آپ اسی کے اوپر جاتے ہیں۔ کسی کے ماتھے پر یا کہیں پر نہیں لکھا کہ آپ بلوچستان سے ہیں' سندھ سے ہیں۔ اس طرح تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ originally ہم لوگ بلوچستان سے ہیں۔ ہمارا قبیلہ اصلی طور پر پشین اور اس area سے تھا۔ درحقیقت جہاں تک میں assume کر رہا ہوں کہ ان کا ڈومیسائل ہوگا لیکن سینیٹر صاحبہ کو exact information چاہیے ہوگی تو ہم لوگ table کردیں گے ۔ نمبر' ڈومیسائل' شناختی کارڈ نمبر وہ خود بھی اس کو ascertain کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی بنگزئی صاحب۔

سینیٹر کلثوم پروین ، جناب چیئرمین! ایک بات یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ 95%

کا کوٹہ جو بلوچستان کا کیا ہے وہ میرٹ پر اور باقاعدہ فیڈرل سے دیئے گئے ہیں۔ جب وہ فیڈرل سے دیا گیا ہے اور وہ بلوچستان کا کوٹہ ہے تو صرف بلوچستان کے لوگ ہی میرٹ پر آنے چاہئیں ناکہ دوسرے صوبوں سے۔ اگر ان کے پاس اس کوٹے کی تفصیل ہے تو kindly آپ کے توسط سے مجھے دیں۔

جناب چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ دیں گے۔ انہوں نے already اعتراف کر لیا ہے۔ جی بنگزئی صاحب آپ کا بھی سوال اس پر تھا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جی میرا سوال بھی یہی تھا۔

جناب چیئرمین، یہی تھا' ہوگیا۔ چلیں جی۔ We will go on to the next qeustion then No. 26, Dr. Muhammad Ismail Buledi

26. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 20-03-06 at 9.41 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the amount allocated for Khushal Pakistan Programme during the current financial year with Province-wise break-up?

Mr. Omar Ayub Khan: There are two programmes *i.e.* Khushal Pakistan Programme-I (KPP-I) and Khushal Pakistan Programme-II (KPP-II) reflected in PSDP-2005-2006. Funds amounting to Rs. 7500.00 million allocated under KPP-II in current financial year, are surrendered/released for development schemes like electrification, sui gas, roads, water supply schemes etc. to the concerned Ministries/ Provinces on receipt of Prime Minister's directives. Province-wise allocation of funds under KPP-II thus is not made.

Regarding KPP-I, Ministry of Local Government and Rural Development deals with this Programme who has replied as under:—

(a) During the current financial year, lump-sum provision of Rs. 4420.00 million was made in the PSDP for KPP-I. However, Rs. 5.00 million was allocated to each MNA/Senator, Women elected on Reserved Seat and Members belonging to Minorities.

(b) As Province-wise allocation is not made under KPP-I, Provinces-wise break-up cannot be indicated.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! میں نے وزیر موصوف سے پوچھا تھا کہ خوشحال پروگرام کی صوبہ وارتفصیل بتائیں لیکن انہوں نے figures کو گول مول کر کے بتایا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے (بی) پارٹ میں آخر میں دیا ہے کہ KPPI میں صوبہ وار تخصیص نہیں کی گئی اس وجہ سے صوبہ وارتفصیل نہیں بتائی جا سکتی۔ اس کی وجہ بتائیں کہ صوبہ وارتخصیص ابھی تک کیوں نہیں کی گئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو پچاس لاکھ کا فنڈ سینیٹرز اور ایم این ایز کو دیا جاتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ وزیراعظم اور صدر اپنے من پسند لوگوں کو جو کروڑوں روپے کے package دیتے ہیں اور جو نہیں چاہتا ہے، اپوزیشن والوں کو نہیں دیتے ہیں۔ یہ بتائیں کہ انہوں نے کتنی رقم اپنے صوابدیدی فنڈ سے یا خوشحال پروگرام سے صوبہ وار دی جو میں نے پوچھا اس کا جواب مکمل نہیں آیا اس کی مزید تفصیل بتا دیں۔

جناب چیئرمین، I think جواب جو آپ نے مانگا تھا اس کی تفصیلات تو ہیں۔اس کے سوا بھی آپ کو اگر کوئی چاہیے تو بتا دیں گے۔

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! میں گزارش کروں کہ KPPI جو پروگرام ہے خوشحال پاکستان، Ministry of Finance as a post office کام کرتی ہے۔ ہم لوگ Ministry of Local Government, Federal level میں entirety کو دے دیتے ہیں، آگے وہ ممبروں کو allocate کرتے ہیں اور پانچ ملین ہر ممبر کو ملا ہے۔ دوسرا جہاں تک صوابدیدی فنڈ یا کوئی بھی ہے بلوچستان میں یا پرائم منسٹر صاحب نے funds allocate کیے ہیں تو وہ ضلعوں کو کئے ہیں۔ وہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان میں 26 اضلاع، فی ضلع 100 ملین روپے 10 کروڑ روپے وہ بھی تقریباً خوشحال پاکستان فنڈ سے ہی گئے ہوئے ہیں۔ دوسری گزارش میں یہ کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ منسٹری نے گول مول جواب دیا ہے۔ It is right before you اور دوسری چیز انہوں نے کہا ہے جی کہ allocation زیادہ ہونی چاہیے۔ ایک ہوتی

ہے wish اور ایک ہوتی ہے حقیقت۔ جناب سینیٹ علامت ہے فیڈریشن کی۔ National Assembly میں ہم لوگ direct elect ہو کے آتے ہیں۔ ہم پر بھی pressures ہوتے ہیں۔ درحقیقت مسئلہ یہ ہے کہ یہ legislative assemblies ہیں ۔ یہاں پر ہم قانون سازی کرتے ہیں نہ کہ development گو کہ میرے ساتھی جو ہیں ممبران قومی اسمبلی بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم سارے چاہتے ہیں کہ departmental activities میں ہم لوگ involved ہوں پر درحقیقت یہ ہوتا نہیں ہے اور ہم لوگ صرف earmark کر دیتے ہیں کہ funds کہاں پر جانے چاہئیں۔ جس طرح سینیٹر صاحبان بھی اپنے حلقوں میں جہاں پر یہ allocate کرنا چاہتے ہیں وہاں پر کر دیتے ہیں پر درحقیقت یہ funds زیادہ تر district-wise یا کہیں اور ان کی allocation ہو جاتی ہے اور عموماً وزیر اعظم صاحب یا صدر صاحب جب جاتے ہیں' وہاں پر ان کی announcements ہوتی ہیں تو وہ علاقے کا یا division کا package ہوتا ہے۔ ہم لوگ Ministry of Finance میں اس کو deal نہیں کرتے ہیں۔ وہ باقاعدہ Ministry of Local Government یا directly Cabinet Secretariat کی طرف سے ہو جاتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب جو ممبروں کا فنڈ ہے پچاس لاکھ اس کو ایک کروڑ کرنے کا کوئی پروگرام ہے نئے بجٹ میں؟ کیونکہ میں کہتا ہوں پچاس لاکھ اس کو نہیں دینا چاہیے اگر دینا ہے تو ایک کروڑ سے کم فنڈ نہیں ہونا چاہیے۔

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! میں گزارش کروں کہ یہاں پر جو پچاس لاکھ فی ایم این اے یا سینیٹر ملتا بھی ہے تو یقینی طور پر' مطلب یہ ہے کہ میں نمائندگی کرتا ہوں تو پورے ضلعے کی کرتا ہوں تقریباً وہاں پر آٹھ لاکھ لوگوں کی نمائندگی ہے' پانچ سو سے زیادہ دیہات ہیں' 45 یونین کونسلیں ہیں تو وہ تقریباً ایک لاکھ کچھ ہزار روپے فی یونین کونسل بنتا ہے۔ پر درحقیقت میں وہی بات کروں گا کہ اصل میں یہ کام ممبر قومی اسمبلی یا سینیٹ کا نہیں ہے یہ قانون سازی کا lelvel ہے یہاں پر ' legislation ہم لوگوں کا کام ہے۔ درحقیقت یہاں پر demand ہے اور یہ demand وزیر اعظم صاحب ہی address کر سکتے ہیں اور دوسری میں گزارش کرتا چلوں کہ پچھلے ادوار میں opposition والے صاحبان کو تو ایک پیسہ بھی نہیں ملتا

تھا۔ یہ تو وزیر اعظم صاحب نے ایک trend شروع کیا ہے کہ سب کو ساتھ چلاتے چلیں۔

Thank you sir.

Mr. Chairman: Mr. Ishaq Dar.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, if the honourable Minister can tell us what was the budgetary allocation for this purpose and what has been disbursed so far? Just give us the actual figure. But I would like to put the record straight, I think he has given factually incorrect statement that

پچھلے ادوار میں اپوزیشن کو پیسے نہیں ملتے تھے۔

Sir, he should prove it. Look at Finance Ministry and look at the record. Sir, it was given to everybody and I can bounce for 1997-99 tenure. It is absolutely wrong. Factually incorrect statement is given at the floor of the House.

جناب چیئرمین، جی بھنڈر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان ، جناب چیئرمین! میرے والد صاحب نے ان کے ساتھ کام کیا ہوا ہے اور اپوزیشن میں بھی انہوں نے بے نظیر صاحبہ کے دور میں وقت گزارا تھا۔ Factually اس وقت بے نظیر صاحبہ کے دور میں نہیں دیا جاتا تھا۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, I talked about 97-99 Sir,

انہوں نے ادوار کی بات کی ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan:I am giving you the exact time.

آپ بےنظیر صاحبہ کا دور دیکھ لیں اس میں allocations نہیں ہوتی تھیں نمبر ۱، نمبر ۲ جہاں پر allocations کی بات ہے، میں گزارش کرتا چلوں and I can check my fact کہ اسحاق ڈار صاحب جب Finance Minister تھے تو انہوں نے کتنی allocations گئیں He would

know better because he was Finance Minister then but we can also check.

No problem but جہاں تک block allocations کی بات ہے جس طرح میں نے گزارش کی Ministry of Finance regarding Khushhal Pakistan Programme جو ہمارا کام ہے and we release it in block, Ministry پوسٹ آفس کا' ہمارے پاس allocation آتی ہے of Local Government پھر آگے اسے release کرتی ہے۔ یہاں پہ clear بھی ہے کہ regarding KPP-I Ministry of Local Government and Rural Development deals with this programme who has replied as under. So, we are acting as the Post Office in this respect sir.

Mr. Chairman: Mr. Anwar Bhinder.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح فاضل وزیر صاحب نے یہ فرمایا کہ ہر ضلعے کو دس دس کروڑ روپیہ شاید بلوچستان میں دیا گیا ہے۔ کیا NWFP and Punjab میں بھی دیا گیا ہے اور اگر نہیں دیا گیا تو کیوں نہیں دیا گیا؟

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! وزیر اعظم صاحب جب دورہ بلوچستان پر گئے تھے تو وہاں ان اضلاع کو انہوں نے یہ package دیا تھا۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے یا باقی علاقوں کا بھی تعلق ہے مختلف areas میں جب ان کے دورے ہوتے ہیں یا وہ جاتے ہیں تو وہ allocations ان کی ہوتی ہیں لیکن اس کی details میرے پاس یہاں پر نہیں ہیں چونکہ Cabinet Division یا وہ اس کے ساتھ directly deal کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سب supplementary پورے ہو گئے۔ Now we will go on to the next question.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! وہ کیبنٹ ڈویژن' اس کے ساتھ وزیر اعظم صاحب کا سیکرٹریٹ deal کرتا ہے۔ ہم لوگ Finance میں اس کے ساتھ deal نہیں کرتے۔ یہ

block allocations ہم لوگ کرتے ہیں۔ جس طرح میں نے گزارش کی، اب بھی MNA اور آپ کریں گے تو اس میں Ministry اور Local Government involved ہو گی اور آپ کی یا KPP2 funding یا اضلاع کا جہاں تک فنڈ ہے that is something different but if they want...

جناب چیئرمین، آپ کو کیا چاہیے بھنڈر صاحب؟

Mr. Omar Ayub Khan: Question they can table sir, and the answer will come.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، یہ جب وہاں جاتے ہیں اور وہاں دیتے ہیں، وہاں کیا دیا گیا ہے، این ڈبلیو ایف پی میں اور پنجاب میں؟

جناب چیئرمین، فنانس کی طرف سے کچھ دیا گیا ہے، وہی ان کا point ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan: Finance is not the authority to...

جناب چیئرمین، آپ lumpsum سارے provinces کا دے دیتے ہیں۔

جناب عمر ایوب خان، خوشحال پاکستان پروگرام جو ہے۔

Mr. Chairman: Handle the province wise break up, Cabinet Division and Local Government then does it.

جناب عمر ایوب خان، That is their prerogative. ہماری in block allocations ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آپ سوال دے دیں، we will pass on to the relevant Ministry یہ تین اس کے ہو گئے ہیں۔ نمبر ۲۷ مسٹر بابر اعوان۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، تین سوال ہو گئے ہیں۔ جناب بابر اعوان۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، تین سوال ہو گئے ہیں۔ بھنڈر صاحب نے پہلے ہاتھ اٹھایا تھا۔ آپ بعد میں آئے۔ Procedure میں تین allowed ہیں۔ پھر جس کے سوال رہ جاتے ہیں وہ اعتراض کرتے ہیں۔ اس لیے مجھے اسے adhere کرنا پڑے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، ان کو سن لیں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اگر ایوان کو اعتراض نہیں ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! پارلیمنٹ کے ممبران کو جو فنڈ الاٹ ہوتے ہیں، اس میں، میں یہ عرض کروں گا، بلکہ آپ سے پوچھوں گا کہ کیا یہ تجویز بہتر نہیں ہے کہ آپ یہ فنڈ پارلیمنٹ کے ممبران کو نہ دیں، کیونکہ پارلیمنٹ کے ممبران کا کام، ترقیاتی کام نہیں ہے ان کا [xxx] اس کے لیے پارلیمنٹ کے ممبران کو غلط طور پر engage کرنے کے لیے ہوا تھا۔ نمبر ۲، یہ جو ابھی وزیر اعظم صاحب نے فرمایا ہے، جیسے آپ کہہ رہے رہیں کہ چھبیس ضلعے ہیں اور ان کو ایک ایک بلکہ دس دس کروڑ روپے دیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صوبائی خودمختاری کی بالکل خلاف ورزی ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے یہاں سے ڈائریکٹ فنڈ بجائے صوبائی حکومت کو دینے کے، کہ وہ اپنا ایک صحیح منصوبہ بنائے، یہاں ناظمین کو اپنے لیے دیے تاکہ وہ صوبائی خودمختاری ختم کرے اور وہاں صوبے کو، وہاں جو برسراقتدار حکومت ہو یا پارٹیاں ہوں، ان کو یا ان کے عوام کو نقصان پہنچائے۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ پارلیمنٹ کے فنڈز withdraw کیے جائیں اور نمبر ۲ یہ جو وہاں دیے گئے ہیں، یہ صوبوں کو دیا جائے دس کروڑ روپیہ۔

(مداخلت)

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ نہایت نامناسب بات ہے کہ [xxx] یہ بات نہیں کہنی چاہیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، یہ coordination کا ہے، we should strike that word off

the record.

[xxx] الفاظ بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، وہ تمام funds projects کو جاتے ہیں۔ وہاں سے execution ہوتی ہے۔ ممبران کو کوئی پیسہ نہیں ملتا اور ان کے پاس کوئی پیسہ نہیں جاتا۔ اس لیے یہ غلط ہے۔ آپ یہ الزام لگائیں کہ ممبران [xxx]

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اچھا سن لیں۔ پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی۔ جناب چیئرمین صاحب! افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت بلوچستان کو فنڈز کی اتنی ضرورت ہے، اتنی ضرورت ہے کہ میں آپ کو کچھ بتا ہی نہیں سکتی۔ ایک ہمارا نمائندہ، سینیٹر بلوچستان سے منتخب ہو گیا ہے اور الزام لگا رہا ہے کہ جناب [xxx]۔ اگر یہ اتنا ہی اسے پسند نہیں ہے تو یہ نہ لیں۔ یہ کیوں لیتے ہیں؟ دوسری بات۔ جو یہ کہتے ہیں کہ پرائم منسٹر زیادتی کرتا ہے اور پرائم منسٹر لوگوں [xxx] میں کہتی ہوں کہ ان کو شکر ادا کرنا چاہیے، کہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ جب ہم بھی ایم پی اے تھے۔ By God یہ آج کل جو بھائی۔ بہن بنے ہوئے ہیں، دونوں نے لڑ لڑ کر ہمارا بیڑہ غرق کر دیا۔ ہم اپنے کسی حلقے میں جا ہی نہیں سکتے تھے۔ اپوزیشن کو وہ تو ایک روپیہ بھی نہیں دیتے تھے۔ آپ credit دیں، آپ دیکھیں کہ آپ اس وقت سینیٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بندے کو سچ بولنا چاہیے۔ اس وقت پوری دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ کم سے کم ہمارے جو ہمارے جو comments ہوتے ہیں وہ سچائی کے تو ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ Prime Minister نے یہ تو اچھائی کی ہے کہ Opposition کو بھی funds دیے ہیں اور Opposition بھی ہمارے ساتھ ہر tour میں شامل ہوتی ہے، جو بھی government کا tour ہو تو اگر گورنمنٹ کے دو لوگ ہوں تو دو اپوزیشن کے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ کے دور میں ہمیں جہازوں سے نکال دیا، آپ کیا بات کرتے ہیں؟

Mr. Chairman: I think cross talk could do nothing, let us stay with question hour.

[xxx] الفاظ بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے۔

سینیٹر آغا پری گل، گھروں سے نکال کر جیلوں میں بند کر دیا اور اب کہتے ہیں [xxx] دیتے ہیں' مت لو نہ' آپ ہمیں دے دو تا کہ میں بلوچستان میں ٹیوب ویل وغیرہ لگا لوں۔ کیوں لیتے ہو؟ نہ لو۔ آج کے بعد آپ اپنا فنڈ نہیں لیں گے' آپ غریبوں کو دے دیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیے' cross talk نہ کریں۔ آپ کو یہ پتا ہے کہ یہ question hour ہے' اب ہم اس میں آگے چلیں ورنہ باقی رہ جائیں گے۔ اعوان صاحب میں نے آپ کو موقع دیا' اب ان کو بالکل deprive نہ کر دیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! یہ مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین، مسئلہ ہے لیکن ابھی discussion کے لیے نہیں ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، ہم کہتے ہیں کہ صوبے کو پیسے دیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے' مہربانی کر کے منسٹر صاحب کو سن لیں۔

جناب عمر ایوب خان ، جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے' جو views محترم سینیٹر صاحب نے express کیے ہیں' وہ ان کے personal views ہیں۔ میرا خیال ہے یہ fund allocation Members کو نہیں کرانا چاہتے تو sense of the House لے کر Prime Minister Sahib, competent authority ہیں ' آپ ان کو sense of the House پہنچا سکتے ہیں۔ جہاں تک [xxx] کی بات ہے' I condemn it in the strongest possible term sir, I repeat, I condemn it in the strongest possible term.

[xxxx] بالکل نہیں ہے' اس پر Senators یا MNAs صرف اپنے areas allocate کرتے ہیں' وہاں پر projects identify ہوتے ہیں اور execution authorities جا کر projects execute کرتی ہیں۔

دوسری چیز جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ Chief Minister کو اور ان کی authority کو undermine کیا گیا ہے' جناب! یہ بھی قطعاً غلط ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے Chief Minister Balochistan کو وہ cheques دیے' ان کی موجودگی میں دیے' ضلع ناظمین بغیر کسی party affiliation کے وہاں پر بیٹھے تھے' ان سب کو ملے ہیں اور ان کے ساتھ

[xxx] الفاظ بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے۔

instructions بھی ہیں کہ آپ کن چیزوں پر خرچ کر سکتے ہیں اور کن پر نہیں خرچ کر سکتے۔ جہاں پر آپ خرچ نہیں کرسکتے، اس کی پوری list ہے، do's and don'ts اور don'ts میں یہ ہے کہ گاڑیاں، POL, meals expenses, افطار پارٹی، سحری پارٹی اس طرح کی چیزیں، آپ کا office decoration ان چیزوں پر آپ خرچ نہیں کر سکتے۔ جن پر آپ خرچ سکتے ہیں وہ آپ کے گاؤں کی چھوٹی schemes, پینے کا پانی، نکاسی آب، road اور بجلی جہاں پر آپ کو return ملتا ہے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے تو آپ کے لوگوں کو اس کا directly فائدہ ہوتا ہے اور ہمارے سینیٹر صاحبان بھی وہاں پر موجود تھے اور بلوچستان کے لوگوں نے اس کو بہت سراہا accross the board میرا خیال ہے کہ بجائے اس کے کہ ان میں مین میخ نکالی جائے، بلوچستان کے Senators کو اس بات پر وزیراعظم صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے تھا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: We will go on to Question 27, Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, any supplementary question? Awan Sahib, you have the Floor.

27. ***Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan:** (Notice received on 20-03-2006 at 9.41 p.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state whether it is a fact the employees of Pak PVC Ltd., privatized on 8th February, 1992, who opted for golden hand shake have not been provided benefits/compensation so far; if so, its reasons and the time by which compensation will be paid to them?

Mr. Zahid Hamid: Golden Hand Shake Scheme (GHS) benefits have been paid to 483 employees of Pak PVC limited who opted for the scheme, as per terms of Supplementary Sale Agreement of October 1992.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Honourable Chairman, this was question pertaining to the Minister for Privatization.

Mr. Chairman: Mr. Awais Leghari Sahib will handle that.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Let him answer,

there are other supplementary questions arising out of the same and one of the question is with Professor Ibrahim, I believe.

جناب چیئرمین، آپ کا اور کوئی نہیں ہے، جی ابراہیم صاحب۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: I am satisfied with the answer but my friend has to say.

جناب چیئرمین، جی ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ، جناب چیئرمین! جواب یہ دیا گیا ہے کہ 483 employees were paid of Pak PVC limited who opted for the scheme.

جناب چیئرمین! میرا supplementary question یہ ہے کہ کیا ان 483 کے علاوہ کسی اور employee نے opt نہیں کیا تھا اور ہمارے پاس record موجود ہے کہ بہت سے لوگ اس وقت بھی پھر رہے ہیں who have opted for golden hand shake but they have not been paid اور مختلف بہانے بنائے گئے ہیں۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ 483 کے علاوہ اور کسی نے بھی opt نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین، جی اویس صاحب۔

جناب اویس احمد خان لغاری، جناب! بڑا helpful ہوگا اگر honourable Member یہ بھی بتا دیں کہ 483 کے علاوہ کتنے employees ہیں جنہوں نے apply کیا تھا، جو ادھر ادھر پھر رہے ہیں، جن کو یہ option نہیں دیا گیا۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! بنیادی طور پر یہ ذمہ داری وزیر محترم کی ہے کہ ان کی وزارت کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اور کن لوگوں نے opt کیا تھا۔ اس وقت میرے پاس record نہیں ہے لیکن میں وہ record House میں بھی پیش کر سکتا ہوں، آپ تک بھی لا سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ دے دیں، I think انہوں نے جواب دیا ہے کہ جنہوں نے opt کیا تھا، ان کو pay کر دیا اور انہوں نے number دیا ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میرا سوال ہی یہ ہے کہ 483 کے علاوہ اور لوگوں نے بھی opt کیا ہے جن کو نہیں ملا اور floor of the House پر صحیح جواب نہیں دیا جا رہا۔

جناب اویس احمد خان لغاری، جناب میں کوشش کروں گا کہ اچھے طریقے سے جواب دوں تاکہ the House is completely satisfied لیکن بات یہ ہے کہ میں نے صرف آپ کے سوال کے اوپر جو سوال کیا' اس پر آپ کی صرف attention draw کرنا چاہتا ہوں کہ اس floor of the House کے اوپر ایک sweeping statement دینا بغیر کوئی ریکارڈ رکھے ہوئے یا بغیر اس کی پوری معلومات رکھے ہوئے کہ ان کے علاوہ بہت سارے employees ہیں جو در بدر پھر رہے ہیں جن کو یہ Golden Handshake Scheme نہیں دی گئی۔ یہ on record بات ہوتی ہے اور پورے پاکستان کے عوام تک پہنچتی ہے تو اس قسم کی sweeping statements کے ساتھ کچھ دلائل ہوں تو وہ زیادہ حکومت کو بھی زیادہ guide کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین، ابراہیم صاحب! ایسا کریں کہ اگر آپ کے پاس کوئی نمبر ہے تو آپ بے شک مجھے دے دیں۔ میں pass on کر دوں گا۔

جناب اویس احمد خان لغاری، مسٹر چیئرمین! ۵۰۳ کل اس organization کی strength تھی جس میں سے 483 employees نے Golden Handshake Scheme کے لیے request کی اور apply کیا۔ جنہوں نے apply نہیں کیا ان کو Golden Handshake Scheme دینے کی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ وہ process کے اندر آئیں۔ Golden Handshake Scheme ہمارا جو agreement ہوا تھا اس کے تحت بالکل جائز ہے۔ Golden Handshake Scheme میں بہت سارے employees باقی نہیں رہ گئے۔ 503 میں سے 483 نے apply کیا تھا اور ان سب کو offer کر دی گئی ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، On the floor of the House میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں' میں record آپ کے پاس لا سکتا ہوں لیکن آپ ---

جناب چیئرمین، میں نے پہلے عرض کیا ۔ آپ دے دیجیے ۔ Sweeping کا یہ مطلب نہیں کہ figures specific نہیں ہیں' آپ دے دیں وہ check کروا لوں گا ۔ میں ان کو pass on کر دوں گا۔

Mr. Chairman: We will go on to Question No.28.

28. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 21-03-06 at 11.10 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the increase/decrease in trade volume between Pakistan and India during the last two years and its present status?

Mr. Humayun Akhtar Khan: In the recent past the balance of trade between Pakistan and India has remained in favour of India. Out of total trade of US$ 476.047 million in 2003-04, Pakistan exports were US$ 93.680 million, whereas imports were US$ 382.367 million. In year 2004-05 the total trade was 835.6 million. Pakistan exports to India were to the tune of US$ 288.134 million. While imports were US$ 547.458 million, showing a trade balance of US$ 259.324 million in favour of India. Pakistan exports to India registered a growth of 207.58% as compared to the previous year whereas imports from India posted 43% growth as compared to the previous year.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میرا سپلیمنٹری یہ ہے ۔ سوال کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے کا جواب دیا گیا ہے جبکہ آخری حصہ its present status, that کہ present status of trade balance between India has not been answered and Pakistan, what is that? اس کے ساتھ میں وزیر محترم صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ خود انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ it remained in favour of India اور will this trend continue in future as well or will there be a reverse in the balance of trade اور یہ پاکستان کے حق میں بھی ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین، ہمایوں خان صاحب ۔

جناب ہمایوں اختر خان (وفاقی وزیر برائے تجارت)، جناب چیئرمین! میں پہلے تو معذرت چاہتا ہوں کہ میں تھوڑا لیٹ ہو گیا۔ دراصل پنڈی ایک لمبی meeting چلی اور ادھر سے واپس آنا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ سینیٹ نیشنل اسمبلی کے مقابلے میں بڑا punctual ہو چکا

ہے۔

جناب چیئرمین، انشاء اللہ اب punctual رہے گا۔ انشاء اللہ punctual رہے گا۔

جناب ہمایوں اختر خان، جی' جناب چیئرمین! پاکستان اور انڈیا کی جو trade ہے' trade تو جب سے دونوں ملک بنے تب سے ہے لیکن صورت حال یہ ہے کہ انڈیا نے پاکستان کو most favoured nation کا status دیا ہوا ہے لیکن پاکستان نے نہیں دیا اور پاکستان ایک positive list کی بنیاد پر انڈیا سے تجارت کرتا ہے۔ہماری ایک لسٹ ہے۔ تقریباً 780 items کی Six digit Code جو انڈیا سے آ سکتے ہیں۔اس کے باوجود ہم دیکھ رہے ہیں کہ trade balance انڈیا کے حق میں ہے۔اس سے ایک چیز واضح ہوتی ہے کہ انڈیا کے tariff structure اور non-tariff barriers کچھ اس قسم کے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اس نے most favoured nation status ہمیں دیا ہے ہماری goods انڈیا نہیں پہنچ رہیں۔اب جو composite dialogue شروع ہے اور جو ایک study group ہے Commerce Secretaries level پر اس پر precisely یہ چیزیں ہم identify کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ کونسے non-tariff barriers ہیں' اس پر کافی studies بھی ہو رہی ہیں۔تو یہ ہم identify کریں گے اور انڈیا سے کہیں گے کہ اگر وہ تجارت کی بات چیت آگے بڑھانا چاہتا ہے تو سب سے پہلے یہ ٹھیک کریں لیکن آپ کو trend بتاؤں کہ 2003-4 and 2004-5 میں پاکستان کی exports to India تقریباً 200% سے زیادہ بڑھی۔ 93 million سے 288 million ہوئیں اور انڈیا کی جو export پاکستان تھی وہ صرف 43% بڑھی تو جو rate of increase ہے وہ ہمارا کافی زیادہ ہے۔ State of affairs یہ ہے کہ پاکستان کی پوزیشن یہ ہے کہ پاکستان انڈیا سے تجارت اور دوسرے معاملات پر صرف تب بات چیت آگے بڑھائے گا' ہم بات چیت تب شروع کریں گے جب پیش رفت ہوتی ہے سیاسی معاملات میں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ جو رکاوٹیں ہیں۔ جو non tariff barriers ہیں یا جو specific tariff وغیرہ ہیں۔ یہ رکاوٹیں جب دور ہوں گی تب سوچا جا سکتا ہے انڈیا سے تجارتی تعلقات normal کرنے کا۔

جناب چیئرمین، جی بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, my question is in two parts. No. 1, what are the major items which we import from India and then are we importing any sugar from India, if so, in what quantity? And lastly sir, I would like to ask the honourable Commerce Minister what action is the Government planning to take against those sugar mills who are holding sugar. In Pakistan at the moment as you know sugar is bieng sold at Rs. 45 per kg. in the major cities of Pakistan. Thank you sir.

Mr. Omar Ayub Khan: Mr. Chairman, I am sorry, I am interrupting the questions and answers flow.

میں نے Minister sahib کی اجازت چاہی ہے۔ آپ اور House کی indulgence چاہیے کیونکہ وہ جو International level conference ہو رہی ہے جس طرح میں نے گزارش کی ہے۔ وہاں پر former Prime Ministers بھی ہیں اور دوسرے لوگ بھی آئے ہوئے ہیں across 55 countries of the world. They are conclude ابھی conference وہ ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہم نے ایک coordination کرنا ہے اس body کے لئے جو waiting for me. platform Asia pacific کا ہے۔ جناب! ہمارے جو سوال ہیں Ministry of Finance کے اور Economic Affairs کے، حنا ربانی کھر صاحبہ نے مجھے request کی تھی۔ I have to answer on her behalf. I would like indulgence of the House sir کہ وہ next rota day پر defer ہو جائیں۔ میں کبھی بھی یہ گستاخی نہ کرتا مگر وہاں پر کیونکہ مہمان، ہمارے ہی کہنے پر آئے ہوئے ہیں تو میزبان وہاں پر نہ ہو تو بہت برا لگے گا۔

Mr. Chairman: I think, he raised a valid point and we will defer them.

اس کے بعد ہماری جو economic policy پر discussion ہوگی اس کے لئے آپ کو واپس آنا پڑے گا۔

وہاں پر جناب! conclude کرکے میں حاضر ہوں گا۔ میں کبھی بھی یہ گستاخی نہ کرتا۔ Thank you.

جناب چیئرمین، ہمایوں صاحب! یہ ان کا سپلیمنٹری ہے۔ I think, supplementary to the point ہونا چاہیے۔

Mr. Humayun Akhtar Khan: Sir, it is for you to determine, I have no trouble.

Mr. Chairman: I think, supplementary should be linked to the question itself.

(Interruption)

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, please don't defend the honourable Minister. He is very capable for answering this.

جناب! میرا سوال یہ ہے کہ ہماری انڈیا سے major imports کیا ہیں؟ ہم انڈیا سے sugar import کر رہے ہیں یا نہیں؟

If so, in what quantity and then what action is the honourable Minister taking or the Government is taking against those sugar mills who are holding sugar. If he doesn't want to respond, he can say so.

جناب! وہ بتا دیں. if he doesn't want to respond it then I sit down.

جناب چیئرمین، کیا کیا items ہیں وہ آپ کو بتا دیں گے۔ What is the question Ministry جو purview of the Ministry. کے purview میں ہے وہ آپ answer دیں۔

جناب ہمایوں اختر خان، جناب چیئرمین! انڈیا سے ہم

primarily chemical elements and compounds, ores and constraint of iron, steel, breeding of animals, rubber manufacturer, dying, tanning and

steel , breeding of animals , rubber manufacturer , dying , tanning and colouring material and machinery منگواتے ہیں۔ چینی انڈیا سے آ رہی ہے۔ اس میں حکومتِ کا فیصلہ پچھلے دنوں ہوا تھا۔ ماضی میں بھی بہت دفعہ انڈیا سے چینی آئی ہے پچھلی حکومتوں میں۔ اس دفعہ بھی آ رہی ہے ۔ Don't hold me to the exact quantity. If you want, I can provide the figures for you but I would say, roughly ابھی تک ساری دنیا کی sources سے ساڑھے پانچ لاکھ ٹن چینی کی LCs کھلی ہیں tendering کے بعد۔ میرا خیال ہے کہ انڈیا سے ہم نے ابھی تک probably تقریباً دو لاکھ ٹن کی LCs کھولی ہیں۔

But don't hold me to the answer. If you want an exact answer with respect to the quantity from India, I can provide this House but I did not know that you would ask.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I would appreciate if the honourable Minister may kindly respond. If he wants.

Mr. Chairman: I think let's stay to the question. Bhinder sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جو balance of trade between Pakistan and India ہے یہ انڈیا کے حق میں ہے ۔ ان کی exports زیادہ ہیں imports کم ہیں اور یہ جو trend ہے خدشہ اس بات کا ہے کہ کیا خدانخواستہ، خدانخواستہ کہیں ہماری مارکیٹ کے اوپر انڈیا کا غلبہ تو نہیں ہو جائے گا اور کیا اس پالیسی کو جلد از جلد اگر check نہ کیا گیا تو جو balance of trade ہے یہ پاکستان کے حق میں نہ لایا گیا تو ایسا تو نہیں ہوگا۔ ہمارا balance of trade اگر ان کے حق میں مسلسل چلا گیا تو پاکستان کے لئے نقصان دہ ہو گا؟

جناب چیئرمین، جی ہمایوں اختر خان۔

جناب ہمایوں اختر خان، جناب چیئرمین! جیسا کہ میں بتا رہا تھا کہ ہم نے انڈیا کو

codes دیکھیں تو اس میں تقریباً 6 ہزار tariff items ہوتے ہیں جو کہ انڈیا نے ہمیں اجازت دی ہوئی ہے ان کے ملک میں بھیجنے کی لیکن ہم نے صرف انڈیا کو positive list basis پر تقریباً 760 items کی اجازت دی ہوئی ہے۔ پوری trade regime تب کھلے گی جیسا کہ میں نے کہا کہ جب ہم identify کر لیں گے کہ انڈیا اور پاکستان کی trade regimes level ہیں اور ہمارے exporters کے رستے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹیں نہیں ہیں۔ regime کھلنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے مختلف sectors کی جو tariff productions ہیں وہ قائم رہیں گی' وہ tariff productions صرف تب touch ہو سکتی ہیں اگر کوئی bilateral انڈیا پاکستان کی deal ہو اور اگر مستقبل میں کبھی ایسا ہوا تو اس کا ہم بغور جائزہ لیں گے اور ہم نے جائزے لئے ہوئے ہیں کہ وہ کون سے sectors ہیں جن میں Indian goods پاکستان آنی چاہییں اور وہ صرف تب ہی ہوگا جب ہمارے goods of exportable interest کی ہمیں انڈیا اجازت دے۔ اس وقت ہمیں انڈیا سے goods کی بھرمار پاکستان آنے کا کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، جناب رضا محمد رضا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے - یہ تو اچھی بات ہے انڈیا' افغانستان' ایران اور چین ہمارے ہمسایہ ہیں۔ ہمسایوں سے دوستی ہونی چاہیے' تجارت ہونی چاہیے چاہے بالکل ان کی favour میں کیوں نہ ہو لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انڈیا سے میری معلومات کے مطابق 753 items ایسے ہیں جو اس وقت ہم import کر رہے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ ہم کتنے items انڈیا کو ایکسپورٹ کر رہے ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے ؟ اور کیا اس میں ایسی چیزیں تو نہیں ہیں جو ہم خود بھی پیدا کرتے ہیں مثلاً جیسا کہ ہمارے صوبے میں سیب پیدا ہوتے ہیں تو ہم سیب ایران سے درآمد کرتے ہیں۔ جب ہمارے پیاز کا موسم آ جاتا ہے تو ہم ایران سے پیاز درآمد کرتے ہیں - تو کیا اس میں ایسے آئیٹم بھی ہیں جو ہماری خاص قوموں کی پیداوار کو ختم کر کے انڈیا سے دوستی جتانے کے لئے آپ منگوا رہے ہیں ؟ یہ افسوسناک بات ہے کہ ہمارا زرعی ملک ہے تو گندم اور چینی انڈیا سے منگوا رہے ہیں ؟ ایسے items کی تعداد بتائی جائے ؟

ہیں؟ ایسے items کی تعداد بتائی جائے؟

جناب چیئرمین: جی ہمایوں صاحب۔

جناب ہمایوں اختر خان: جیسا میں نے کہا کہ اگر 6 digits HF codes لیں تو اس میں 6 ہزار کے قریب tariff items ہوتے ہیں۔ انڈیا نے تو پورے 6 ہزار ہمارے لئے کھولے ہوئے ہیں' انہوں نے ہمیں most favourite nation status دیا ہوا ہے۔ جیسے میں نے کہا ہم نے ان کو نہیں دیا۔ سینیٹر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ 780 something items صرف پاکستان نے کھولے ہوئے ہیں۔ بنیادی طور پر پاکستان انڈیا میں fruits and vegetable, spices and salts, fruit, vegetable material, cotton, yarn وغیرہ بھیجتا ہے۔ جہاں تک سینیٹر صاحب نے گندم اور چینی کا ذکر کیا تو ان دونوں چیزوں کی انڈیا میں بھی کبھی کمی ہو جاتی ہے اور کبھی پاکستان میں بھی ہو جاتی ہے اور کبھی پاکستان میں surplus چیز ہوتی ہے۔ پچھلے کئی سالوں تک پاکستان میں surplus چینی تھی۔ مجھے Agriculture Minister بتا رہے تھے کہ اس سال چار پانچ لاکھ ٹن آپ کے پاس wheat ہو گی۔ Agricultural commodities میں تو یہ چیز جاری رہتی ہے' ماضی میں بھی بہت دفعہ ہوا ہے' پاکستانی چینی اور wheat انڈیا گئی ہے اور vice versa انڈیا کی چینی اور wheat پاکستان آئی ہے۔

جناب چیئرمین: گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ جو بارہ بلین کی ہماری export debt ہوئی ہے وہ کن کن ملکوں کے ساتھ ہوئی ہے اور اس کا کیا reason ہے کہ اتنی کم ہوگئی ہے اور اس کا نقصان ہوا ہے۔

جناب ہمایوں اختر خان: یہ levels پر بڑھ رہی ہے۔ آپ تو چھ سال پہلے 7.8 billion سے شروع ہوئے تھے اور آپ اس سال 17 billion cross کریں گے۔ Export تو ماضی کے تمام ریکارڈ توڑ چکی ہے۔

سینیٹر گلشن سعید: میں تو آپ کو اخبار کی خبر بتا رہی ہوں۔

جناب ہمایوں اختر خان، میں تو آپ کو صحیح بتا رہا ہوں اخبار کی خبر تو نہیں بتا رہا۔ آپ کی import بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور export سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا growth rate historic ہے۔ آپ نے 8.4% پر grow کیا ہے پچھلے سال۔ آپ کی primarily جو imports آ رہی ہیں وہ مشینری' raw material تقریباً اڑھائی بلین ڈالر آپ کو صرف impact پڑے گا تیل کا اس fiscal year میں۔ تیل کی قیمت دنیا میں بڑھی ہے' اس کا اڑھائی بلین ڈالر impact بڑھے گا کچھ تھوڑا سا impact بڑھے گا جو آپ نے کاروں کی پالیسی تبدیل کی ہے جس کی وجہ سے ایک بہت ہی بڑا مسئلہ تھا premiums کا وہ بہت کم ہو گیا ہے لیکن اس کا impact ہے nominal اصل چیز

is not the trade debt, trade debt is just one element of the over all balance of payment position of the country. The balance of payment position is the net effect of the captial account and the current account and trade debt is just one aspect of the current account.

اس میں remmittances بھی ہیں اس میں service کا balance بھی ہے اس میں privatization procedure بھی ہیں اس میں grants بھی ہیں اس میں باہر کے ملکوں سے جو loan money آ رہی ہے وہ بھی ہے۔ overall ابھی جو trade debt ہے وہ overall balance of payment position کے لئے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسی لئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کی debt raising ability Internationally اور debt servicing ability بالکل A one ہے اور تمام دنیا یہ کہہ رہی ہے کہ پاکستان debt raise بھی کرسکتا ہے اور بڑے اچھے طریقے سے service بھی کرسکتا ہے اور ہمارا جو بھی اس وقت balance of payment debt ہوگا اس میں ہمارے State Bank reserves ہیں اس میں کسی قسم کی کوئی significant کمی نہیں آئے گی بلکہ میں یہ predict کرسکتا ہوں کہ State Bank reserves اس fiscal year کے آخر میں بڑھ جائے گا۔

جناب چیئرمین، جی امین صاحب۔

Senator Muhammad Amin Dadabhoy: Thank you Mr. Chairman. Pakistan's export to India registerd agrowth of 207%, it is a good oman but

showing a trade balance in favour of India, so ہے جو ساتھ کے اسی
صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ trade balance کو آئندہ آنے والے سالوں کے لئے کیا ان کی
Ministry نے identify کیا ہے ؟ وہ items جن سے export to India بڑھ سکے اور یہ
trade balance پاکستان کے favour میں آئے۔

problems with بنیادی جو ہماری ، جناب چیئرمین ! جناب ہمایوں اختر خان
respect to India ہیں وہ میں نے بتایا ہے کہ انڈیا کے non tarriff barriers اور چند
Peculiarities and its specific tarriffs وغیرہ ہیں جو ہم نے tarrif structure کی
composit dialogue میں یا study groups, Commerce Secretaries level پر اس
identify کیے ہیں اور ہم انڈیا کو کہہ رہے ہیں کہ یہ non tariff barriers اور tariff
peculiarities ہیں آپ دور کریں، میں سمجھتا ہوں یہ بنیادی وجہ ہے کہ ہماری exports
India میں جتنی تیزی سے بڑھی ہیں اس سے زیادہ تیزی سے کیوں نہیں بڑھ رہیں۔

Mr. Chairman: And that is the end of the question hour. The questions related to Mr. Omar Ayub Khan, Minister for Finance are deferred, the others are taken as tabled.

23. *Mr. Ilyas Ahmad Bilour: (Notice received on 20-03-2006 at 9.40 p.m.)

Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:

(a) the targets set by the Ministry of Population Welfare to control population growth in the country during the current financial year and the achievement made so far; and

(b) whether it is a fact that 5000 posts are lying vacant in the Population Welfare Departments, if so, the reasons thereof and the time by which these posts will be filled in?

Ch. Shahbaz Hussain:

THE TARGETS SET BY THE MINISTRY OF POPULATION WELFARE TO CONTROL GROWTH IN THE COUNTRY DURING THE CURRENT FINANCIAL YEAR AND THE ACHIEVEMENT MADE SO FAR.

A. Demographic Indicators

Estimated

Sl.No.	Indicators	Target (2005-06)	Achievement upto 31-03-2006
1	Contraceptive Prevalence Rate (%)	40.55	36.0
2	Total Fertility Rate (Per Woman)	3.730	4.0
3	Population Growth Rate (%)	1.85	1.86

B Service Delivery

(In Numbers)

Sl.No.	Components	Bench mark on June, 2005	Target (2005-06)	Achievement upto 31-03-2006
1	Family Welfare Centre	2206	157	75% work completed
2	Mobile Service Unit	204	71	50% work completed
3	Reproductive Health Service	118	24	55% work completed
4	Male Mobilizer, Village Based Family Planning Workers(VBFPWs)	2262	1959	75% work completed

C **Clinical Trainng (RTIs)**

(In number)

1. Training of Paramedics	Target (2005-2006	Achievement upto 31-03-2006
▪ Basic Training of Family Welfare Workers (FWWs) (24 months)	315	255
▪ Advanced Training of Family Welfare Counsellor(FWC) /Trainer-cum-Supervisor (TCS) / Field Technical Officer (FTOs)	35	31
▪ Refresher & In-service Training of F.W.As/ FWWs/FWCs	500	1046
▪ Refresher Trg : for Non- Program Personnel	1200	6466

D **Non-Clinical Training (PWTIs)**

(In numbers)

		Target (2005-06)	Achievement upto 31-03-2006
1.	Program Personnel	1950	1194
2.	Employees of other Nation Building Department NGOs/ Provincial Line Departments(PLD)/Community Based Organization (CBO)	2450	3625

E **Information, Education & Communication (IEC)**

(In Numbers)

S.No.	Component	Target (2005-2006)	Achievement upto 31-03-2006
1.	TV Jingles/Spots	600	1289
2.	Radio spots	600	861
3.	Radio Program	52	61
4.	Conference/Seminar	03	04
5.	Press Ads	200	369

F. **Contraceptive Users**

(In Million)

S.No.	Component	Target	Achievements upto 31-03-2006
1	Contraceptive Users	3.327	2.595**

** Estimated Achievements

G. **Financial Utilization**

(In Million)

Total Allocation 2005-06	Releases Up to 31-3-2006	Utilization upto 31-03-2006
4370.864	3245.650	1500.378

Details of vacant posts in various cadres i.e. BPS 1-18 in the Population Welfare Departments (PWDs)

S.No.	Provinces	No.of vacant posts	Reasons of vacancy position	Time by which these posts will be filled up
1.	Punjab	1751 2907 (including 112 posts of FTOs abolished from MSU component and created in FWC component and posts of promotion quota)	(a) These posts remained vacant during the financial year 2004-2005 due to processing of recruitments by the government of the Punjab. (b) The government of Punjab has reported list of selected candidates which has been prepared after conducting interviews by the selection/ recruitment committees at district level. These posts have been created by the Finance Department, Government of the Punjab on 14-03-2006.	Government of Punjab has reported that final list is still under preparation and the appointment letters will be issued before the closing of the financial year 2005-06. Now there is no ban on the recruitments against vacant posts of development projects. After the constitution of selection/ recruitment committees and publication of advertisements in the newspapers through the Director General Public Relations, Lahore these posts would be filled up.

S. No	Provinces	No.of vacant posts	Reasons of vacancy position	Time by which these posts will be filled up
2.	Sindh	Total; 1574 (Government of Pakistan 1525) + (Government of Sindh-49)	These posts are lying vacant since 2004 due to processing of recruitment by Government of Sindh.	Government of Sindh has reported that written tests have already been held and result thereof has been compiled. The interview process for Women Medical Officers has already been completed and for the rest is to start shortly for final selection of candidates.
3.	NWFP	419	These posts are lying vacant since 2004 due to adjustment of surplus staff as a result of restructuring for massive shuffling in various departments of the Provincial Government.	(i) The recruitment process throughout the province is about to conclude and shortly vacant position would be filled in. (ii) Since the recruitment process has been initiated in February, 2006, all the posts are expected to be filled shortly.
4.	Balochistan	Total 105 (80 posts of BPS 18/17).	(i) As a result of non-availability of candidates, the posts of five Deputy Director (Technical) (BPS-18), twenty Deputy District Population Welfare Officer (Technical) (BPS-17), two Tehsil Population Welfare Officer (BPS-17) and forty three Field Medical Officer (BPS-17) are still lying vacant even these post were advertised through the Balochistan Public Service Commission .	These posts have been advertised through Balochistan Public Service Commission and would be filled by 30th June, 2006.

	(ii) The posts of two District Population Welfare Officer (BPS-18), five District Population Welfare Officer (LD) (BPS-17), and two Deputy District Population Welfare Officer have not been filled up due to promotion quota vacancies	The Balochistan Public Service Commission has advertised these posts and it is expected to be filled up by September, 2006
	(iii) Candidate of Balochistan Public Service Commission against the post of Assistant Director (Tech) (BPS-17) did not join	Post re-advertised by Balochistan Public Service Commission and expected to be filled up by Sep, 2006.
25 posts of (BPS 1-15)	**(iv)** The posts of two Stenographers (BPS-15) and three Steno typists (BPS-12) are vacant due to promotion of Stenographer. Two posts of Theater Nurses (BPS-11) and Family Welfare Workers (BPS-8) are vacant due to newly created posts of Theater Nurses for 2005-2006 and for the post of Family Welfare Worker new expansion in service delivery.	These posts have been advertised and would be filled by 30th June, 2006.

30. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 21-03-06 at 11.10 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabient Division be pleased to state:

(a) the number of CNG stations in the country; and

(b) whether the supply of gas to all CNG stations in the country is according to demand?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) As per report of OGRA there are 893 operational CNG Stations in the country as on 27th April 2006.

(b) Yes.

31. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 21-03-06 at 11.10 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names of officers in B-19 and above presently posted as OSD indicating also their departments, designations, pay scale and date of posting?

Minister Incharge of the Establishment Division: The names of officers in BS-19 and above (APUG) alongwith their departments, designations, pay scale and date of posting as OSD are given at Annex-I.

Annexure-I

LIST OF BS-19 AND ABOVE OFFICERS (APUG) POSTED AS OSD.

S.No.	Name of officers	Department	Designation	Pay Scale	w.e.f.
1.	Dr. Shaikh Aleem Mahmud	Establishment Division	Secretary	BS-22	5-5-2005
2.	Mr. Saad Sharif	-do-	Additional Inspector General of Police	BS-21	1-7-2005
3.	Syed Irshad Hussain	-do-	-do-	BS-21	15-2-2006
4.	Mrs. Nighat Parveen	-do-	Joint Secretary	BS-20	8-11-2002
5.	Col (R) Muhammad Javaid Noor	-do-	Joint Secretary	BS-20	28-9-2005
6.	Mr. Gulzar Ahmed	-do-	Joint Secretary	BS-20	22-9-2005
7.	Maj. (R) Haroon Rashid	-do-	DMG officer	BS-20	1-8-2005
8.	Mr. Liaquat Ali Khan	-do-	DMG officer	BS-20	5-6-2005
9.	Capt. (R) Rashid Bashir Mazari	-do-	DMG officer	BS-20	31-10-2005
10.	Muhammad Arshad Saeed	-do-	Deputy. Inspector General of Police.	BS-20	7-6-2004
11.	Mr. Sarfraz Hussain	-do-	-do-	BS-20	31-5-2005
12.	Mr. Zahid Mahmood	-do-	-do-	BS-20	7-6-2005
13.	Mr. Rafi Ahmad Pervaiz Bhatti	-do-	-do-	BS-20	22-8-2005
14.	Mr. Abdul Rauf Yousafzai	-do-	-do-	BS-20	12-11-2005
15.	Mr. Sultan Salahuddin Babar Khattak	-do-	-do-	BS-20	12-11-2005
16.	Capt. (R) M. Tariq Hayat	-do-	DMG officer	BS-19	6-10-2005
17.	Mr. Saad Imtiaz Ali	-do-	SSP	BS-19	21-11-2005
18.	Mr. Iftikhar Ahmed Cheema	-do-	Deputy Secretary	BS-19	29-8-2002
19.	Mr. Suleman Shah Afridi	-do-	Deputy Secretary	BS-19	1-8-2005
20.	Major (R) Mehr Ali	Survey of Pakistan	Director	BS-19	22-3-2006

32. ***Mst. Afia Zia:** (Notice received on 21-03-06 at 11.10 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that the export of Pakistani edible items is decreasing, if so, its reasons and the steps being taken by the Government to improve the export of these items?

Mr. Humayun Akhtar Khan: During the July—Nov. 2005-06, the export of edible items has increased by 42% as compared to the corresponding period of 2004-05.

The major edible items exported from Pakistan inlcude Meat, Fish, Dairy Produce, Vegetables, Fruits, Cereals, Malt, Fats & Oils, Prepared meat, Sugars & Confectionary, Beverages & Vinegar & Salt.

The Government is continuously making efforts to increase the export of edible items. Exports of edible items are encouraged to participate in the delegation and International exhibitions. They are being subsidized on that account. We are providing them all support with reference to market access issues such as registration of Processing units, Slaughter houses and farms with the importing countries authorities. One recent example is the market access granted by Iran and China for the export of mangoes and Kinnows from Pakistan.

The Government is also creating awareness on the up coming challenges through seminars and workshops on International Certifications like EUREPGAP, HACCP & ISO. We are subsidizing the certification by cost sharing to support the exporters. The subsidies have been announced in the Trade Policies over the year.

33. ***Mst. Afia Zia:** (Notice received on 21-03-06 at 11.10 a.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state the foreign investment made in the country during the last five years excluding the investment made through Privatization process?

Mr. Zahid Hamid: FDI during last 5 years has been $ 4.038 billion, excluding privatization proceeds. The details are annexed.

Annexure

FDI Inflows in Pakistan

Million USD

	Privatization Proceeds	FDI excluding Pvt. Proceeds	Total FDI
2001-02	127.4	357.3	**484.7**
2002-03	176.0	622.0	**798.0**
2003-04	198.8	750.6	**949.4**
2004-05	363.0	1,161.0	**1,524.0**
2005-06 (July-Feb)	356.3	1,147.3	**1,503.6**
Total	**1,221.5**	**4,038.2**	**5,259.7**

35. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 22-03-06 at 11.35 a.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to refer to Part (b) of the Senate Starred question No. 64 replied on 28th December, 2005 and state the time by which the requisite information will be furnisehd?

Mr. Zahid Hamid: The information requested in Part (b) of the Senate Starred question No. 64 *i.e.* the present market value of land sold in vicinity of the Carrier Telephone Industries premises is given below:

Industrial Land

General transactions in the vicinity are based on smaller individual plots *i.e.* 3,000 to 3,500 Sq. Yds. The prices of such plots range from Rs. 10000 to Rs. 11000 per square yard. There are no recent comparable transactions of such a large plot.

Residential Land

General transactions in the vicinity are based on individual residential plots of 140 Sq. Yds. to 400 Sq. Yds. The prices for such plots range from Rs. 11000 to Rs. 15000 per square yard. There are no recent comparable transactions of such large plot.

38. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 25-03-06 [illegible] a.m.)

Will the Minister Population Welfare be pleased to state whether it is a fact that an amount of Rs. 1540 million was provided in the current year's PSDP for Population Welfare Programme Punjab. if so, the amount spent out of the same so far?

Ch. Shahbaz Hussain: Yes, an amount of Rs. 1,540.000 million was allocatedd in the PSDP for Population Welfare Programme, Punjab during the current financial year 2005-06 against which an expenditure of Rs. 753.516 million has been reported by Government of Punjab upto March 31, 2006.

42. *Mrs. Kalsoom Perveen: (Notice received on 03-04-06 at 12.15 p.m.)

Will the Minister for Economic Affairs and Statistic be pleased to state:

(a) the number of persons appointed in the Statistics Division during the last year;

(b) whether the laid down criteria was followed in the said appointments, if not, its reasons; and

(c) whether the said persons fulfill the educational qualifications, experience and skills specified for these posts?

Miss Hina Rabbani Khar: (a) Appointment made in Statistics Division during the last years are given as under:—

2003

Nil

2004

1. Mr. Muhammad Arshad, Stenographer (BS-15)
2. Mr. Muhammad Haroon, Driver (BS-04)
3. Mr. Hafeez Hussain, N/Q (BS-01)
4. Mr. Muhammad Kaif Anwar, N/Q (BS-01)
5. Mr. Muhammad Younis, N/Q (BS-01)

2005

1. Mr. Muhammad Sardar Bhatti, DDG (BS-20)
(Re-employment after superannuation).

2. Mr. Habib Khan, UDC (BS-07),
(On contract basis against deceased person quota with the approval of Prime Minister).

2006

1. Mr. Muhammad Naseer, Statistical Officer (BS-17)
(Through FPSC)
2. Mr. Adeel Ahmed Siddiqui, Stenographer (BS-15)
3. Miss. Mehwish Yousaf, Stenotypist (BS-12)
4. Mr. Muhammad Sohrab, Mali (BS-01)

(b) Yes. Criteria under Rules were followed in letter and spirit.

(c) All the persons recruited fulfill the required education qualification, experience and skills specific these posts.

43. ***Mrs. Kalsoom Perveen:** (Notice received on 03-04-06 at 12.15 p.m.)

Will the Minister Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Ministry of Commerce has allowed the import of Methyl Ethyl Ketone (MEK), if so, the reasons for allowing its import and terms and conditions thereof;

(b) the quantity of MEK imported during the last two years and the names of companies which imported the same; and

(c) the steps taken by the Government to prevent use of MEK as Narcotics?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) Methyl Ethyl Ketone (MEK) is importable both by industrial as well as commercial importers since long because of its multiple industrial usages, such as dewaxing of lubricating oil, artificial leather processing, wood treatment, industrial cleaning compounds, printing inks, lacquer, varnishes, etc.

The quantity of MEK imported during the last two years is as under:

Year	Quantity (MT)
2003-04	6,666
2004-05	4,499

(b) The names of the companies, which imported MEK as per record of the Customs Authorities, are annexed.

(c) To prevent the use of MEK in narcotics, Ministry of Commerce on its part has made its import conditional subject to maintenance of record of consumption by the industrial importers and sale by the commercial importers to the buyers and distributors duly registered with the Sales Tax Authorities. This record is to be submitted to Ministry of Narcotics Control on by monthly basis.

(Annexure has been placed on the Table of the House).

6. **Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 21-3-2006 at 11.10 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the amount of development budget allocated to the Ministry of Commerce for 2005-2006; and

(b) the amount spent out of the said allocation for development purposes during the first half of current financial year?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) An amount of Rs. 95.984 million has been allocated in PSDP-2005-2006 for the development projects of the Ministry of Commerce.

(b) Out of allocated amount of Rs. 95.984 million, an amount of Rs. 25 million was released by the Finance Division and the expenditure of Rs. 7.912 million incurred during first half of the current financial year.

7. **Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 21-3-2006 at 11.10 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names, age, designation and date of 1st posting in present grade of the Federal Government Officers in BPS 22 indicating also the names of Ministries/Divisions/Departments where they are presently posted?

Minister Incharge of the Establishment Division: A list of Federal Government Officers in BS-22 (APUG) indicating their names, age, designation, date of 1st posting in present grade and present posting is attached.

LIST OF BS-22 OFFICER OF APUG ALONGWITH THEIR NAMES, AGE, DESIGNATION, DATE OF 1ST POSTING IN PRESENT GRADE AND PRESENT POSTING

(i) **SECRETARIAT GROUP:**

S.No.	Name of the officer	Age/date of birth	Designation	Date of1st posting in present grade	Present posting
1.	2.	3.	4.	5.	6.
1.	Mr.Muhammad Abdullah Yusuf	15-03-1948	Secretary	01-06-1998	Secretary, Revenue Division/Chairman, CBR
2.	Mr.Ejaz Rahim	03-11-1996	Secretary	15-05-2000	Secretary, Cabinet Division
3.	Major (Retd) Muhammad Naeem Khan	15-03-1948	Secretary	18-10-2001	Secretary, Social Welfare and Special Education Division
4.	Mr.S.Anwar Mahmood	15-12-1946	Secretary	18-10-2001	Secretary, Health Division
5.	Dr.Waqar Masood Khan	21-01-1957	Secretary	12-11-2002	Special Secretary, Prime Minister's Secti.
6.	Mr.Muhammad Shakil Durrani	09-09-1947	Secretary	12-11-2002	Secretary, Railways Division.
7.	Syed Masood Alam Rizvi	24-02-1948	Secretary	12-11-2002	Secretary, Textile Industries Division
8.	Major (Retd) Khalid Latif	25-04-1946	Secretary	16-05-2003	Secretary, Environment Division.
9.	Major (Retd) Syed Kamal Shah	18-08-1947	Secretary	19-06-2003	Secretary, Interior Division

10.	Mr.Khalid Saeed	01-01-1949	Secretary	16-05-2003	Secretary, Economic Affairs Division
11.	Mr.Kamran Rasool	09-04-1948	Secretary	16-05-2003	Secretary, Ministry of Industries, Production and Special Initiatives.
12.	Mr.M.Shuja Shah	11-08-1948	Secretary	03-06-2003	Executive Director, World Bank, Washington, USA.
13.	Mr.Javed Sadiq Malik	08-01-1947	Secretary	09-06-2003	Principal Secretary to the Prime Minister.
14.	Dr.Shaikh Aleem Mahmood	01-08-1847	Secretary	22-03-2004	OSD, Establishment Division.
15.	Mr.Salim Gul Shaikh	10-08-1947	Secretary	22-03-2004	Secretary, Tourism Division
16.	Syed Jalil Abbas	15-03-1948	Secretary	22-03-2004	Secretary, Culture and Sports Division.
17.	Mr.Ahmad Waqar	18-05-1949	Secretary	22-03-2004	Secretary, Petroleum and Natural Resources Division
18.	Mr.Ijaz Ahmad Qureshi	14-08-1948	Secretary	22-03-2004	Chief Secretary, Govt. of NWFP, Peshawar.
19.	Mr.Ghiasuddin	12-10-1949	Secretary	15-05-2004	On 120 days leave w.e.f 26-12-2005.
20.	Mr.Tariq Mahmud	12-11-1947	Secretary	22-03-2004	Secretary, Communications Division

21.	Mr.Muhammad Jamil	12-05-1948	Secretary	22-03-2004	Secretary, Minorities Affairs Division.
22.	Mr.Muhammad Humayun Farshori	04-09-1947	Secretary	22-03-2004	Secretary, Local Govt and Rural Development Division.
23.	Mr.M.Jahangir Bashar	01-01-1949	Secretary	22-03-2004	Secretary, Board of Investment.
24.	Syed Bilal Ahmad	09-07-1947	Secretary	22-03-2004	Chairman, Monopoly Control Authority
25.	Syed Mohsin Asad	14-05-1947	Secretary	10-06-2004	Secretary, Federal Tax Ombudsman's Secti.
26.	Syed Safdar Javaid	17-08-1949	Secretary	10-06-2004	Sr. Member, Board of Revenue, Lahore.
27.	Mr.Muhammad Ismail Qureshi	04-03-1949	Secretary	10-06-2004	Secretary, Food, Agriculture and Livestock Division
28.	Mr.Sajid Hassan	12-08-1946	Secretary	10-06-2004	Secretary, Education Division.
29.	Mr.Sajid Hussain Chatta	01-04-1948	Secretary	16-08-2004	Secretary, States and Frontier Regions Division
30.	Mr.Tanveer Ali Agha	16-11-1946	Secretary	15-07-2005	Secretary, Finance Division
31.	Mr.Ismail Hassan Niazi	31-03-1948	Secretary	04-05-2005	Secretary, Narcotics Control Division
32.	Mr.Abdur Rauf Chaudhry	07-07-1951	Secretary	04-05-2005	Secretary, Ministry of Housing and Works
33.	Mr.Suhail Safdar	30-09-1948	Secretary	04-05-2005	Secretary, Women Development Division

34.	Mr.Mohsin Hafeez	06-11-1948	Secretary	04-05-2005	Secretary to the President, President's Secti.
35.	Mr.Suleman Ghani	13-04-1950	Secretary	04-05-2005	Chairman, Planning & Development Board, Punjab, Lahore.
36.	Mr.Rasool Bakhsh Baloch	15-02-1948	Secretary	04-05-2005	Secretary, Kashmir Affairs and Northern Areas Division.
37.	Mr.Shahid Rafi	02-10-1950	Secretary	04-05-2005	Secretary, Information and Broadcasting Division
38.	Mr.Salman Siddique	22-01-1952	Secretary	04-05-2005	Chief Secretary, Govt. of the Punjab, Lahore.
39.	Mr.Sibtain Fazal Halim	04-03-1951	Secretary	04-05-2005	Executive Director, Asian Development Bank, Manila.
40.	Mr.Kaly Bux Rind	15-11-1951	Secretary	04-05-2005	Chief Secretary, Govt. of Balochistan, Quetta.
41.	Mr.Muhammad Yasin Tahir	04-10-1948	Secretary	26-08-2005	Director General, Pakistan Intellectual Property Rights Organization.
42.	Mr.Muhammad Asif Zaman Asari	22-10-1946	Secretary	30-08-2005	Chairman, Trading Corporation of Pakistan, Karachi.

43.	Mr.Farakh Qayyum	28-09-1949	Secretary	26-08-2005	Secretary, Information Technology and Telecom Division.
44.	Syed Asif Shah	23-12-1948	Secretary	26-08-2005	Secretary, Commerce Division.
45.	Mr.Sharif Ahmad	01-01-1951	Secretary	26-08-2005	Special Secretary, National Security Council.
46.	Mr.Shahab Anwar Khawaja	24-07-1950	Secretary	26-08-2005	Chief Executive Officer, Small & Medium Enterprises Development Authority (SMEDA), Lahore.
47.	Mr.Muhammad Zia-ur-Rehman	11-06-1950	Secretary	26-08-2005	Secretary, Ports and Shipping Division.
48.	Syed Tariq Ali Bokhari	05-03-1945	Secretary	22-03-2004	Secretary, Establishment Division (re-employed).
49.	Mr.Muhammad Alsam Sanjrani	14-02-1946	Secretary	04-05-2005	Secretary, Overseas Pakistanis Division (re-employed).
50.	Mr.Vakil Ahmad Khan	06-06-1945	Secretary	10-06-2004	Secretary, Religious Affair, Zakat and Ushr Division (re-employed).

(ii) **POLICE SERVICE OF PAKISTAN:**

51.	Major (Retd) Malik Asif Hayat	15-08-1949	Inspector General of Police	10-06-2004	Secretary, Labour and Manpower Division.
52.	Mr.Mohammad Riffat Pasha	16-04-1951	Inspector General of Police	04-05-2005	I.G/Provincial Police Officer, Govt. of NWFP, Peshawar

9. **Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 22-3-2006 at 11.55 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the locations of the offices of staff Welfare Organization; and

(b) the present structure of the said organization; and

(c) the number of vacant posts of various grades in those offices and the time by which the same will be filled in?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Locations of the offices of Staff Welfare Organization are as per Annex-A.

(b) Present structure of the Staff Welfare Organization and its Organizational Chart are at Annex-B and C, respectively.

(c) Total number of vacancies in various grades in the Staff Welfare Organization as on 04-03-2006 is 08, in main setup and 25 in the projects. All the vacancies are likely to be filled in by the end of 2006.

ANNEX-A

LOCATIONS OF THE OFFICES OF STAFF WELFARE ORGANIZATION

S.No	REGION	ADDRESS
1.	ISLAMABAD	**HEAD OFFICE** Staff Welfare Organization (D.G's Office), Aabpara, Islamabad. **REGIONAL OFFICE-I:** Staff Welfare Organization, Aabpara Community Centre, Islamabad. **REGIONAL OFFICE-II:** Staff Welfare Organization, Ch. Rehmat Ali Community Centre, G-7, Islamabad.
2.	LAHORE	Staff Welfare Organization (Regional Office), A.G's Office Compound, Lahore.
3.	KARACHI	Staff Welfare Organization (Regional Office), Block 66/A, Pak. Secretariat, Karachi.
4.	PESHAWAR	Staff Welfare Organization (Regional Office), F.G. Colony, Hassan Ghari, Peshawar.
5.	QUETTA	Staff Welfare Organization (Regional Office), C.G.S. Colony, Satellite Town, Quetta.

Annex-B

GOVERNMENT OF PAKISTAN

ESTABLISHMENT DIVISION
(Staff Welfare Organization)

STRUCTURE OF STAFF WELFARE ORGANIZATION

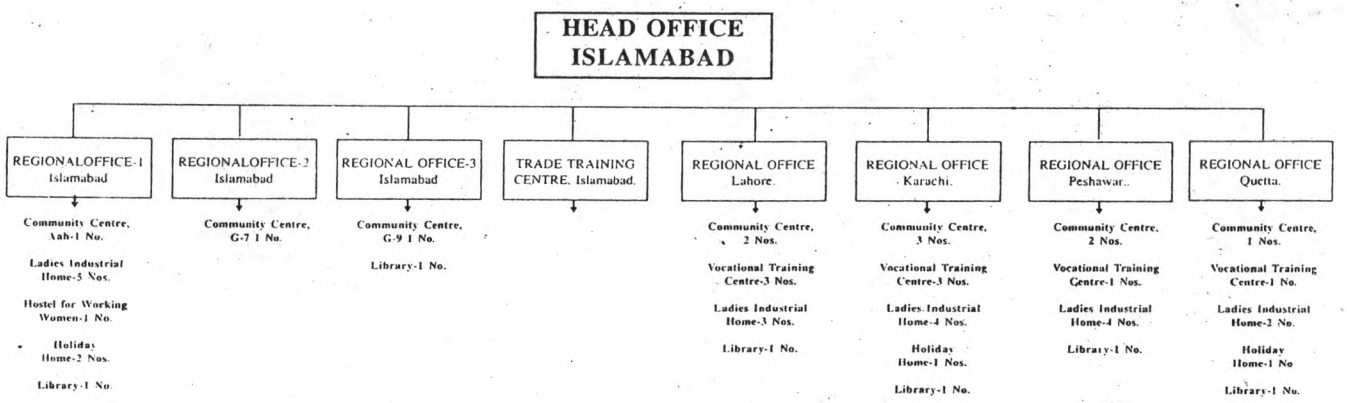

Annex-C

ORGANIZATIONAL CHART OF STAFF WELFARE ORGANIZATION

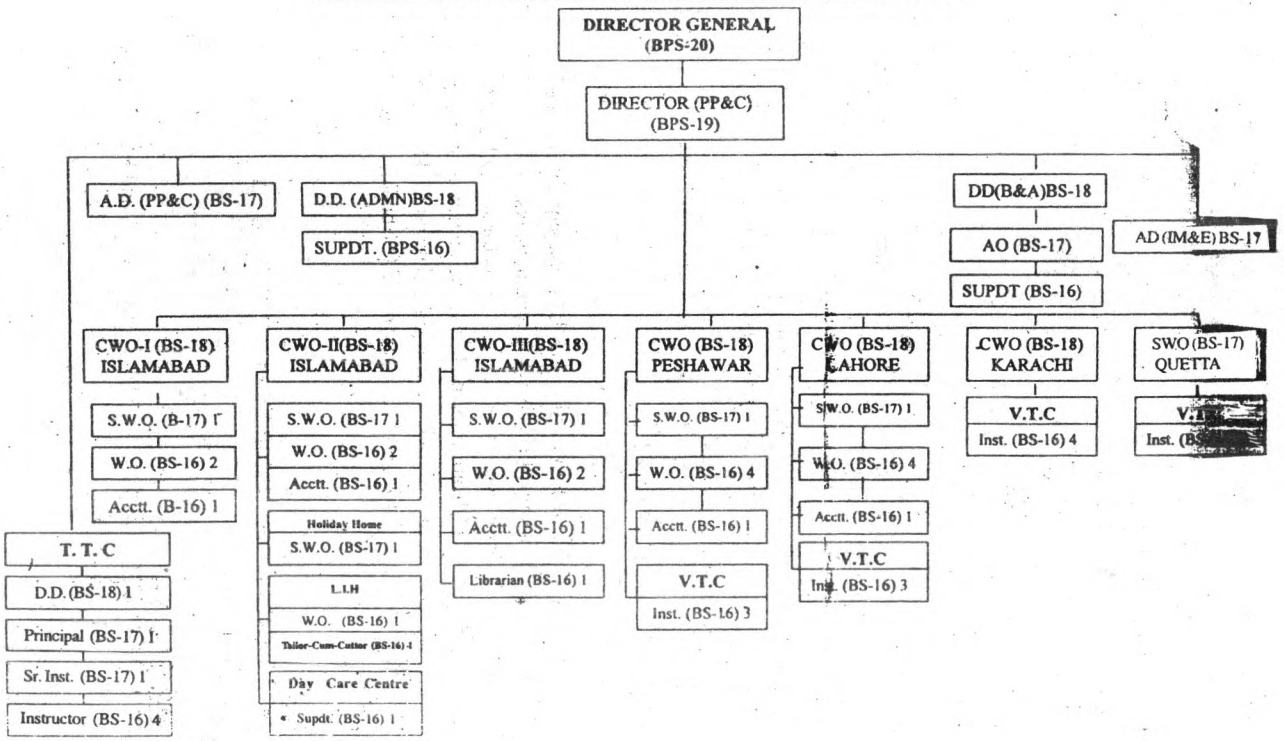

Mr. Chairman:I will take the leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، الیاس احمد بلور صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۶ تا ۱۸ مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا رخصت منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عبدالمالک ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۵ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا رخصت منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد اسحاق ڈار ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۲ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا رخصت منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، محترمہ عافیہ ضیاء ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۵مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سےرخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر خالدمحمود سومرو نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 مئی تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد on a point of order.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا

بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں آپ کی توجہ اور آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ خاص طور پر وزارت امور خارجہ کی توجہ "نوائے وقت" میں آج جو ایک بڑی دلخراش خبر شائع ہوئی ہے اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جدہ میں پاکستانی کونسلیٹ کی صدارت میں ایک پاک و ہند مشاعرہ منعقد کیا گیا ہے ' مشاعرہ بہت اچھی چیز ہے ' ہماری تہذیبی روایت کا حصہ ہے لیکن ہر ملک اور قوم کی اپنی کچھ روایات ' عزت اور مقاصد ہوتے ہیں۔ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں کہ کونسلر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ دیوار برلن گر سکتی ہے تو پاکستان بھارت تعلقات کیوں قائم نہیں ہو سکتے۔ تعلقات کے قائم ہونے سے کسی کو انکار نہیں' تعلقات تو موجود ہیں' پہلے دن سے ہیں بلکہ دو جنگیں ہوئی تب بھی تعلقات رہے۔ مسئلہ تعلقات کا نہیں ہے ' نہ مسئلہ دوستی کا ہے ' نہ مسئلہ genuine طریقے پر معاشی یا سیاسی معاملات کا ہے ' دیوار برلن کی مثال پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے context میں دینا ' یہ پاکستان کے تصور' پاکستان کی بنیاد ' پاکستان کے وجود پر ہرگز مناسب نہیں ہے۔ ہم نے یہ تقسیم کسی تعصب کی بنیاد پر نہیں کی ہے اور نہ اس کی حیثیت اس ظلم پر ہے جس پر کہ دیوار برلن قائم ہوئی تھی۔ یہ ہمارے عقیدے اور ہماری تاریخ کی بنیاد پر ہے۔ ہمیں اس پر فخر ہے لیکن آپ ذرا دل سنبھال کر بیٹھیے ابھی آگے بھی سنیں۔ اس موقع پر ہندوستان سے آئے ہوئے ایک شاعر نے پاکستان کی تقسیم اور قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اشارہ کرکے یہ شعر پڑھا ' نقل کفر' کفر نہ باشد۔ میں مصرع پڑھ کر سناتا ہوں کہ

وہ بے وقوف زمین بانٹ کر بہت خوش ہے

اور پھر اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ نام لے کر کہا کہ میں یہ 1947 کے بارے میں کہہ رہا ہوں اور جو پاکستانی شاعر وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان کی طرف اشارہ کرکے کہا' اس دفتر کی طرف اشارہ کرکے کہ اس نے پاکستان بنایا' بلاشبہ مجھے خوشی ہے کہ ایک پاکستانی شاعر نے اس کا بروقت جواب دیا اور یہ بات کہی کہ ہمیں پاکستان کے قیام پر فخر ہے' تقسیم ہمارے عقیدے اور ہمارے تاریخی تقاضوں کے مطابق ہوئی ہے اور اس پر پورے ہال نے ان کی تائید کی لیکن پاکستان کے سفارتکار کا اس قسم کا مشاعرہ منعقد کرنا ' اس کی موجودگی میں ساری چیزیں ہونا' اس کا خاموش رہنا اور اس سے بڑھ کر یہ کہنا کہ اگر دیوار برلن گر سکتی ہے تو گویا کہ پاکستان اور ہندوستان بھی

ایک ہو سکتے ہیں' جناب والا! یہ sovereignty پر ایک ضرب ہے اور ہمارے فارن آفس کے ذمہ دار افراد کی سرپرستی میں -- میں اس پر احتجاج کرتا ہوں' اس کی مذمت کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ حکومت پاکستان اس معاملے میں بروقت اور موثر کارروائی کرے تاکہ دوسروں کو اس کی ہمت نہ ہو' شکریہ

جناب چیئرمین۔ میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ بات سینیٹ کے فلور پر ہم پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکے ہیں کہ یوں تو overall حکومت کی محنت کش پالیسی چل رہی ہے لیکن بالخصوص اس کی نظر پی آئی اے اور پی آئی اے کے اندر جو trade unions ہیں ان پر پڑی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ اس floor پر ہم نے یہ بات بھی آپ کے سامنے اور ہاؤس کے سامنے رکھی تھی کہ تقریباً 8 یا 9 مہینے پہلے ILO نے ایک اپنی observation دی تھی جس میں اس نے حکومت کو یہ بات کہی تھی کہ PIA میں جو trade union activities banned ہیں' یہ غیر قانونی ہیں اور ان کا continuation of the ban ہے۔ یہ ILO کے تمام regulations کو flout کرتی ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ وہ ان trade unions کو فوری طور پر بحال کرے۔ حکومت نے ILO کی ان observations کو مدنظر نہیں رکھا اور نہ ہی ان پر کوئی عملدرآمد ہوا۔ اب جناب چیئرمین! as a consequence جو میرے پاس یہاں پر اطلاعات ہیں وہ یہ ہیں کہ جو Global Union of Trade Unions ہے ITF کے نام سے وہ غالباً آج سے یا کل سے برطانیہ میں ایک مہم شروع کر رہی ہے جس میں وہ بالخصوص پاکستانی community کی طرف' جو برطانیہ میں رہ رہے ہیں' ان کی طرف targetted ہے اور وہ مہم یہ ہے کہ PIA کا boycott اس وقت تک پاکستانی کریں جب تک trade union activities اور وہاں مزدوروں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ ظلم بند نہ ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بہت ہی condemnable بات ہے کہ ITF جو ایک بین الاقوامی ادارہ ہے trade unions کا اور PIA کی trade union اس کا ایک حصہ ہے' وہ ایسے اقدام اٹھانے پر مجبور ہوگیا ہے لیکن حکومت پاکستان

کے کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی۔ ہم نے پہلے بھی آپ کے توسط سے' اس floor کے توسط سے حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ملک کے اندر ان تمام اداروں میں جن میں trade unions banned ہیں' وہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہے' ان کو فوری طور پر بحال کیا جائے اور بالخصوص PIA میں جو trade unions banned ہیں اور جس طرح PIA management مزدوروں پر ظلم کر رہی ہے' چھانٹیاں کر رہی ہے اور long working hours کر رہی ہے' ان کے allowances کاٹ رہی ہے' اس کو فوری طور پر بند کیا جائے اور اب یقیناً اس کا جو fall out ہے وہ اچھا نہیں ہوگا اگر برطانیہ میں World Trade Union Body یہ مہم شروع کرتی ہے کہ لوگ اور بالخصوص پاکستانی PIA کا boycott کریں۔ لہٰذا آپ کے through ہمارا' متحدہ Opposition کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ PIA میں بالخصوص اور دوسرے اداروں میں بھی trade union activities کو فوری پر طور بحال کیا جائے۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں کافی اور بھی ہیں' اگر ایک پہلے Ordinance lay کر لیں اور اس کے بعد بے شک points of order یا adjournment motions کر لیں۔ وصی ظفر صاحب آپ بیشک یہ move کر لیں' اس کے بعد میں بھنڈر صاحب کو floor دیتا ہوں۔

Mr. Muhammad Wasi Zafar (Minister for Law): Sir, I beg to lay;

(i) The Public Investments (Financial Safeguards) (Amendment) Ordinance, 2006. (Ordinance No.II of 2006);

(ii) The Recognition and Enforcement (Arbitration Agreements and Foreign Arbitral Awards) Ordinance, 2006. (Ordinance No. III of 2006) before the Senate under Clause(2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Repubic of Pakistan read with sub-Rule (1) and Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: Ordinances stand laid. Yes, Bhinder sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! میں کوئی نیا پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کر رہا ہوں۔ میں اس بات کی تائید کے لئے اٹھا ہوں جو پروفیسر خورشید صاحب نے اس ہاؤس میں بیان کی ہے۔ یہ معاملہ بہت اہم معاملہ ہے اور یہ کونسل جنرل جن کے متعلق یہ کہا گیا ہے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کے خلاف embezzlement کی انکوائری بھی ہوئی لیکن ابھی تک recall نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد اب یہ سلسلہ جو شروع کیا گیا ہے۔ جناب والا! ملازمت کے متعلق یہ انکوائری کریں یا نہ کریں' recall کریں یا نہ کریں لیکن یہ جو ساری قوم کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے یہ سب سے بڑا offence ہے۔ Services کی conditions الگ' ان کے خلاف ایکشن لینا الگ' لیکن اس معاملے میں اگر کوئی جرأت کرتا ہے کہ پاکستان کے وجود کے متعلق کوئی بات کرے اور بیرون ملک بیٹھ کر بات کرے اور وہ آدمی وہ ہو جو خود ہماری نمائندگی بیرون ملک کر رہا ہے اور اس کے خلاف اگر کوئی ایکشن نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے جذبات کو مجروح کرتا ہے اور یہ تمام ہاؤس اس کو condemn کرتا ہے اور اس سے پہلے میں یہ مطالبہ ضرور کروں گا کہ اس کے متعلق لازمی طور پر یہاں ہاؤس میں تاریخ fix کریں کہ منسٹر صاحب اس تاریخ کو بیان دیں وگرنہ یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھ جانا اور اس کا جواب نہ آنا مناسب نہیں ہے کہ وزیر صاحب نہیں ہیں۔ ٹھیک ہے پروفیسر صاحب نے raise کیا اور وزیر خارجہ نہیں ہیں لیکن آپ date fix فرمائیں کہ جمعے والے دن اس بات کا جواب وزیر خارجہ دیں گے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کیا کارروائی کی گئی ہے' کیا ایکشن لیا گیا ہے اور کیا گورنمنٹ کا موقف ہے۔

نمبر ۲ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگلے روز میں نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا کہ پانی کی تقسیم میں پنجاب کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے جس کی پنجاب حکومت نے اور پنجاب کے وزیر آبپاشی نے بھی نشاندہی کی تھی ۔ اس کے متعلق کوئی statement نہیں آیا' میں نے statement demand کیا تھا ۔ یہ میرا حق ہے اور یہ حق جناب والا! آپ کے ذریعے سے ہی ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی کوئی تاریخ fix فرمائیے کہ وزیر صاحب یہاں پر آکر بیان دیں' وگرنہ ہم اس ہاؤس میں کتنے بھی اہم معاملات اٹھاتے رہیں اگر ان کا جواب نہیں آئے گا تو پھر وہ ہوا میں تحلیل ہو جائیں گے۔ میری مودبانہ گزارش ہے کہ یہ جو اہم issues ہیں ان کے

متعلق آپ پابند فرمائیے گا کیونکہ پھر وہ بھی پابند ہوں گے کہ وہ آکر statement دیں۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، میں عرض کروں کہ جو بھی باتیں اٹھائی جاتی ہیں باقاعدہ اس کا follow up ہوتا ہے۔ وزیر آبپاشی آج بھی بلوچستان میں ہیں۔ ایک پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت چیف منسٹر اور گورنر سے لوگوں سے مل رہے ہیں۔ میری آج بھی ان سے بات ہوئی ہے۔ کل وہ واپس آ رہے ہیں، کل اگر شام کو ہو سکا ورنہ پرسوں وہ آئیں گے۔ بالکل ہر چیز follow ہوتی ہے۔ جو جدہ کا معاملہ ہے میں بھی ذاتی طور پر کونسل جنرل کو جانتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ ان کو بھی سنا جائے۔ منسٹری ضرور اس سے پوچھے گی کیونکہ ہم نے کارن پالیسی اگلے دو دن جمعرات اور جمعے کو discuss کرنی ہے کارن منسٹر بھی یہاں پر ہوں گے تو اس چیز کا بھی ان سے ذکر کیا جاسکتا ہے۔ ہم in the meantime convey کر دیں گے کہ ان کا مطلب communication کے معاملے میں تھا کہ اگر ایک دیوار ہٹ گئی ہے تو communication جاری رہے یا کوئی اور بات تھی۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ اس کو بھی سنا جائے اور منسٹر کل واپس آئیں گے اور انشاء اللہ جو ہمارے قومی جذبات ہیں بالکل اس کو ہر چیز پر ترجیح ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ آپ یقین رکھیئے کہ جو بھی پوائنٹ raise ہوتا ہے بالکل اس کا follow up ہوتا ہے اور انشاء اللہ رہے گا۔ We are bound by that. جی عبدالرحیم خان۔

POINT OF ORDER: KIDNAPPING OF PUSHTOON KHAWA MILLI AWAMI PARTY'S SECRETARY IN BANNU.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے حکومت اور وزیر داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب والا! 29/30 اپریل کی رات کو بنوں میں ہماری پارٹی، پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کے صوبائی ڈپٹی سیکرٹری حامد علی شاہ اور ان کے ساتھ ان کے ساتھی زردان شاہ شیرانی کو اغوا کیا گیا۔ اس دن سے اب تک آج 16 مئی ہے جناب والا! ان کی زندگی اور موت کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔ جناب والا! حامد

علی شاہ اور ان کا خاندان بنوں میں ایک معروف گھرانہ ہے۔ کسی کے ساتھ کوئی دشمنی اور ذاتی معاملہ ان کا نہیں ہے۔ ملک میں جو حالات ہیں اس میں جو بدامنی ہے اس میں خصوصی طور پر اغوا برائے تاوان ایک ایسا جرم ہے جس سے ہمارے لوگوں، عوام، کسی بھی صاحب حیثیت شخص کے لئے مسئلہ ہے۔ اغوا کرکے بہت زیادہ رقم کا مطالبہ ورنہ اس کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے۔ یہ ایک غیر انسانی عمل ہے۔ ہم ویسے ہی متعلقہ اغوا کاروں کے لئے یہ کہتے ہیں اور حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس میں قانونی کارروائی یا تفتیشی کارروائی کی جائے جو حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ وہاں عوام کے اپنے بھی اصول ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ہم پشتو میں کہتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک نرخ ہے، ہر عمل کا ایک معیار ہے، اس کا اپنا ایک حساب ہے۔ کوئی شخص اگر کسی کو اغوا کرے یا اس کو ایسے خطرات سے دو چار کرے تو وہ قانون سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ investigation سے بچ جائے لیکن عوام کے اپنے فیصلے اور ان کا جو حساب ہے، جو قرضہ ہے ان لوگوں پر جنہوں نے حامد علی شاہ کو اغوا کیا ہے، وہ قرضہ خواہ مخواہ انہیں ادا کرنا پڑے گا۔ ہم کہتے ہیں ایک تو Government سے کہ آپ مہربانی کریں۔ صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت اس میں تندہی سے کام کرے اور اس کو عام مسئلہ نہ سمجھیں۔ اس کے بارے میں وہاں کے لوگ اور پھر ہماری پارٹی سخت احتجاج پر مجبور ہوں گے اور وہاں کے عوام ان لوگوں سے پھر اپنا قرضہ ضرور چکائیں گے۔ یہ ہماری عرض ہے جناب والا! آپ کے through یہ محترم ایوان جو یہاں صوبوں کے وفاقی units کا نمائندہ ہے اس کی طرف سے ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حامد علی شاہ اور ان کے ساتھی کو عزت سے اور زندہ بچایا جائے۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین شاہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک بڑے اور ضروری مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ جیسے انور صاحب نے بات کی پنجاب میں پانی کی تقسیم کی، اسی طرح سندھ میں پانی کی تقسیم کا جو سلسلہ ہے وہ بہت ہی mis-management کا شکار ہے۔ اس کے لیے میں آپ سے request کرتی ہوں کہ Minister Sahib کل یا پرسوں جیسے

ہی وہ آتے ہیں ان سے kindly آپ کے توسط سے میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو پانی کی تقسیم وہاں پر ہوتی ہے جیسے کہ اب تقسیم ہے 99 thousand cusic لیکن آج سے ایک لاکھ دس ہزار کے قریب کی گئی ہے اور ہمارے پانی کے بارے میں جب وہاں پر انجینیئر گئے ہیں تو انہوں نے جو survey کیا ہے اور دیکھا ہے تو پانی کی تقسیم بالکل غلط ہے اور اس طرح کے figures وہاں پر نہیں ہیں۔

Sir, ہمارا پانی گدو سے آتا ہے آپ کو بھی پتا ہے' آپ کا تعلق بھی سندھ سے ہے' آپ بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ وہاں پر پانی کا کیا مسئلہ ہو رہا ہے آج کل۔ چونکہ ہمارا پانی گدو سے آتا ہے اور سکھر پر اس وقت بیالیس ہزار پانچ سو پچاس کیوسک پانی ہے جبکہ کوٹری بیراج پر چھتیس سو کیوسک پانی اس وقت دیا جا رہا ہے۔ اب آپ خود سوچیں کہ ایک لاکھ دس ہزار سے چھتیس سو تک پانی' آپ دیکھ لیں یہ بہت بڑی ناانصافی ہے سندھ کے لوگوں کے ساتھ کیونکہ وہاں کے چار districts اس وقت suffer کر رہے ہیں ' آپ کو بھی پتا ہوگا ٹھٹھہ' بدین' حیدر آباد میں بھی پانی یہیں سے آتا ہے' کراچی میں بھی آتا ہے۔ تو آپ دیکھیں کہ چونکہ سکھر بیراج پر بہت زیادہ آبادی ہے اور جو پانی ہے وہ سکھر بیراج پر ہی ختم ہو جاتا ہے ۔ کوٹری بیراج تک پانی آتا ہی نہیں جو آگے ہمارے پاس آئے تو ہمارے لیے بہت زیادہ problem ہے سندھ میں خاص کر پانی کی۔ تو یہ kindly آپ ذرا ensure کروا دیں' ہاؤس کو بتا دیں کہ جب Minister Sahib آئیں تو بتائیں کہ پانی کتنا وہ دے رہے ہیں وہاں پر ' کیا تقسیم ہو رہی ہے' کیونکہ یہ mis-management ہے پانی کی تقسیم میں۔ یہ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہ رہی ہوں۔

Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Enver Baig.

POINT OF ORDER: INCREASE IN PRICES OF MEDICINES.

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you Mr. Chairman. I would like to draw the attention of the honourable Minister for Health, he is in the House, sir, the other day we were discussing the issues of

Pakistan Institute of Medical Sciences in Islamabad and sir, it has been reported in the local press that lately the PIMS has increased Electro Cardiography charges from Rs. 20 to Rs. 150, it is an increase of 750%. Echo Cardiography has been raised from 200 to 600, a rise of 200%, Thelium and MIBI Scans would now cost 4000 as compared to 2500. Sir, on one hand, this Government is claiming that they are working for the poor and on the other hand, they are increasing the fatal test charges from these poor Pakistanis who come from far flung areas into PIMS. They come as far as Azad Kashmir, NWFP and the upper Punjab. Sir, on the other hand, the Government of the day is giving tax exemptions to cigarettes for the President's House, for the Prime Minister's House, for the Armed Forces, for the Governor's House.

Sir, what type of arrangements they want to do, they want to kill the poor of this country. I think, the best is for them to bring a machine gun and just wipe them out. Sir, what kind of arrangements they are trying to give to the people of Pakistan, they are just fleecing the people. I would like an explanation from the honourable Minister that please come and explain to the House and the poor of this country, as what are they up to, what are they trying to do to this nation? I mean

لوگ مہنگائی سے ویسے مر رہے ہیں، آپ کو پتا ہے کہ چینی اور دالوں کے دام کیا ہیں؟

And on these medical aids, I mean the Government has absolutely not bothered, I mean the honourable Prime Minister just went to the Far East for five days, came and had lunch of the Prime Minister's House on Sunday, flew to Europe. Sir, they have to take the poor seriously, sir, I am

warning you, please sir, this country is heading for a civil war, please understand this, understand the problems of the poor. They are not just bothered, people are importing Rolls Rayces, people are importing posh cars and they are all people sitting in the Government, at high offices. Sir,

ایک صبح آپ گھر سے نکلیں گے،

you will get a call that please don't leave your house, the people are on the streets to beat us. Sir, this is not fair with the poor of this country, I would appreciate, if the honouarble Minister would kindly look into this and bring the prices back to its original position. Thank you.

Mr. Chairman: You want to say something..

Mr. Muhammad Nasir Khan (Federal Minister for Health): I will look at it and then I will come back.

جناب چیئرمین: رزینہ عالم خان صاحبہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: جناب چیئرمین! اس ایوان کی توجہ آپ کی وساطت سے، ملاوٹ کی اس خبر کی طرف دلانا چاہتی ہوں ۔ بارہ تاریخ کے "جنگ" میں لکھا ہے کہ Food Controller نے گزشتہ چار ماہ کے دوران مارکیٹ سے اشیائے خورد و نوش کے سو نمونے حاصل کیے اور جب ان نمونوں کو قومی ادارہ صحت کی Chemical Laboratory میں بھیجا تو ان میں سے اکتیس ناقص پائے گئے ۔ جناب والا! آٹا ایسی چیز ہے کہ غریب صرف روٹی ہی کھاتا ہے اور اگر اس میں بھی ملاوٹ ہو اور اپنی ہی خوراک میں ملاوٹ ہو اور ستم ظریفی یہ ہے جناب والا کہ اکتیس چیزوں کے ناقص ہونے پر مجموعی طور پر سزا صرف بیس ہزار ملی ہے ۔ان کو جرمانہ ہوا ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ Food Controller صاحب مستقل طور پر food products کی checking کرائیں اور جرمانے کی سزا کو بھی review کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ اتنے بڑے جرم، یعنی جو غذا میں ملاوٹ کرے اور اپنے ہی لوگوں کو خالص غذا نہ مل سکے تو اس کا سدباب

کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

POINT OF ORDER: REGISTRATION OF MEDICAL STUDENTS OF VARIOUS MEDICIAL COLLEGES.

جناب چیئرمین: سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you. Mr. Chairman, I think two and a half years ago, I raised this issue of the registeration of Medical students of various Medical Colleges by the PMDC and it was supported by this entire House and Kamil Ali Agha was also one of the movers of the resolution against the secretary of the PMDC with me. Since then a lot has happened in the sense that the secretary of the PMDC has made a joke out of the resolution of the Senate. He is still occupying the seat about which we passed the resolution. Nothing has been done in these last two and a half years for the registration of the students and for the reason that we came to this House and we raised thisissue and to date, I mean the students who came at that time and they saidthat we are students of 2nd year and 3rd year and as time is passing, ages increasing and when we will be graduate? So, since then it has been almost three years, nothing has happened. I would like to ask the Minister for Health, he is here now, as to what has happened about this issue. The issue was the registration of the students and how we can help them and we requested the government to find a way to address this problem so that the students could be registered or they could continue with their studies.

Todate nothing has happened and this is 3rd year of this problem. I would like to know about this as what has happened?

Mr. Chairman: Khan Sahib.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Mr. Chairman, I totally concur with the honourable Senator Sadia Abbasi, she has also been working on this very very diligently and we were working together for the last two years or year and a half. The situation right now, as she knows that there was a huge contradiction between the secretary and what he has been doing. What has happend over the year, you have a child of a mother who have sort of rebuffs..... against the mother. These institutions were made primarliy from the Ministery of Health and so many other ministries, so called autonomous bodies and I believe that autonomous body should be able to do their job properly. Instead of autonomy, they create mutiny and that is the whole difference, there are a lot of problems in lot of institutions. With the help of Senator Sadia and Dr. Riar and the Senate Committee, the whole laws and clauses have been amended. We have now had a meeting with the PMDC, we force them and positioned them in such a position, the last week all the new clauses were proposed and there was a Committee made by the Prime Minister which have been approved. We should now bring it for the approval basically and so that new laws can be brought in and the new set up of the PMDC is set up so that all these irregularities and others are removed. On registration of the students, some of them have been registered. There is a problem for the 3rd year, primarily for the

1st and 2nd year, they have been adjusted to other recognised institutions. The problem is with the 3rd year students which we are trying to resolve but unfortunately there is a contradiction between PMDC and ourselves because we believe that if the institutions were running for three years and the students had given the exams, it is not fault of the students that they should not be recognised. So, we are trying to resolve that and with these new clauses which hopefully should be here very soon, we should be able to remedy the situation.

Mr. Chairman: I think, now we have very important item to discuss. Too many points of orders have been raised. Let us keep them

ایک دو point of order لوں گا' میرے پاس ڈار صاحب اور کلثوم پہلے ہیں' اس کے بعد discussion کے بعد جو رہ جائیں گے کیونکہ باقی جو main issue ہے' وہ رہ جائے گا۔ یہ دو نام پہلے میرے پاس تھے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں اس میں عرض کرنا چاہتا ہوں میری بہن سعدیہ عباسی نے جو فرمایا ہے' اس سلسلے میں میں منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا کہ یہ جو اتنا زیادہ لمبا' چوڑا معاملہ ہے اس کو ایک طرف رہنے دیں اور procedure جیسے بھی ہے چلنے دیں لیکن کم از کم جو فیصلہ اس کمیٹی کے سامنے PMDC نے کیا تھا اور ان بچوں کے ناموں کی لسٹ خود دی تھی غالباً 31 بچے تھے یا 35 تھے' سعدیہ بہن بتائیں گی' انہوں نے undertake بھی کیا تھا کہ ہم ان کو register کر رہے ہیں اور ان کا کیس disputed بھی نہیں تھا انہوں نے خود شروع میں explain کیا اور یہ کہا کہ ان کی qualification جو ہے اس کے مطابق ہے' جو ہماری شرائط ہیں ان کے مطابق ہیں' سارے examinations بھی بالکل ریگولر طریقے سے ہوئے ہیں تو وہ کم از کم ان کو رجسٹرڈ کر لینے چاہئیں۔ اب اگر وہ بھی یہ نہیں کرواتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کے تقدس کو بھی پامال کرنے والی بات ہے۔ یہاں پر اس

ہاؤس کی کمیٹی کے سامنے انہوں نے statement دی اور پھر جو ریزولیوشن ہے وہ بھی alive ہے اس پر بھی کارروائی ہوسکتی ہے ۔اس بات کو بالکل غیر ضروری طور پر delay کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو take up کیا جانا چاہیے۔میں بالکل اس کے ساتھ ہوں۔اس حیثیت میں بھی میں اس issue کے ساتھ ہوں کیونکہ وہ پبلک کا معاملہ ہے اور انہیں جذبات کے ساتھ آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے اور وہ جذبات جو اس ہاؤس کے اندر اس وقت ممبران سینیٹ کے تھے، وہ بھی ہمیں یاد کرنے چاہییں اور وہ جذبات جو بچوں کے تھے ' ان کے والدین کے تھے اور ہماری کمیٹی نے جو کیا بلکہ ہماری چیئرپرسن کو اس depression کے اندر ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔ تو ساری چیزیں مدنظر رکھتے ہوئے اب اس معاملے کو reslove کر لینا چاہیے اور یہ بہت ضروری ہے۔ بلکہ یہ چاہیے کہ اس کے متعلق کوئی ایک وقت طے کر لیا جائے۔آپ نے بھی اس وقت بڑی کوشش کی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک کوئی result نہیں نکلا اور شاید ہم اس بات کو بھول گئے ہیں کہ یہ ہمارے اوپر بوجھ ہے ۔ ہماری ذمہ داری ہے ۔ان بچوں کے والدین اس وقت تک جس کرب میں مبتلا ہوں گے اس کا ہمیں اندازہ لگانا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ آج سے دو یا تین دن پہلے لاہور کے ایک واقعہ کی طرف مبذول کراؤں گی ۔ جناب! لاہور میں ایک طالبہ بچی سکول سے آتے ہوئے ایک ظالم ڈور کی نذر ہو گئی اور پل بھر میں بچی کسی جانور کی طرح کٹتی ہوئی باپ کی گود میں اور خون سے بھرے ہوئے موٹر سائیکل پر نظر آئی ۔جناب ! ایسے کئی حادثات پہلے بھی ہوئے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں ۔ جناب چیئرمین! جبکہ سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ نے اس پر پابندی لگائی ہوئی ہے تو کیا وجہ ہے ؟ کون لوگ ہیں جو ایسی ظالم ڈور جن فیکٹریوں میں بن رہی ہے جناب! کیا وہ قانون سے بالاتر ہیں ؟ یا ان کی اولاد نہیں ہے ۔جناب ! میں مانتی ہوں کہ لاہور زندہ دلان کا شہر ہے ۔وہ کہتے ہیں کہ" وہ جما نہیں جس نے لاہور نہیں دیکھیا' ، کیا لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ یہ چیز ہمارے بچوں کے لیے خطرناک ہے۔ کئی بچے اس کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ان کے لیے صحیح نہیں ہے تو کیوں اس پابندی کا احترام نہیں ہو رہا یا کروایا نہیں

جا رہا۔ دوسرا جناب میرا چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر آپ کے سینیٹ سے متعلق ہے ۔ہمارے ساتھ جو ڈرائیور آتے ہیں ۔ اس شدید گرمی میں انہیں پانچ سے چھ گھنٹے باہر انتظار کرنا پڑتا ہے ۔ا گر اور کچھ نہیں تو ان کو tent کی صورت میں شیلٹر فراہم کیا جائے تاکہ وہ لوگ گاڑیوں کی بجائے وہاں سائے میں بیٹھ سکیں۔

جناب چیئرمین، بالکل اس کو کرنا چاہیے ۔دیکھیں لیں گے۔راجہ صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، یہ ہمارے ڈرائیور کے ساتھ بالکل جانور جیسا سلوک ہو رہا ہے۔ نہ پانی ٹھنڈا ہوتا ہے۔جو شیڈ ہیں۔ وہ بھی اس حالت میں کہ کوئی پنکھا نہیں' کوئی ہوا کا انتظام نہیں تو خدا کے لیے اس کی فکر کیجئے۔ کم از کم اس کو شیلٹر اور پانی کا----

جناب چیئرمین، پہلے کبھی بھی نہیں تھا یا کیا تھا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، شیلٹر اور پانی دونوں کی assurance کریں کہ ہونی چاہییں۔

جناب چیئرمین، بالکل ہونی چاہییں ۔اس میں کوئی شک نہیں۔ راجہ صاحب! اس کو شیلٹر اور کولر وغیرہ سب لگا کر دیں۔تو یہ ہونا چاہیے تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، دیکھیں! آپ کے points of order بڑھتے جا رہے ہیں۔ آپ لوگ فیصلہ کر لیں کہ اتنے adjournment motion ہیں جبکہ اور بھی چیزیں ہیں ۔ میرے پاس دو اور پوائنٹ آف آرڈر ہیں ایک ڈار صاحب کا ہے' یہ آخری ہے ۔ سوری! کلثوم صاحبہ کا ہو گیا ہے ۔ ایک ایک منٹ کر کے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ میں نے تو بیٹھنا ہے اگر آپ لوگوں نے کرنا ہے۔ پھر یہ فیصلہ کر لیں کہ اور بھی بہت اہم چیزیں ہیں۔یہ چیزیں جو ہیں جو آپ ڈسکشنا کنامک پالیسی پر کریں گے ' فارن پالیسی پر ہوگی اس میں ایڈجرنمنٹ ایک kite flying کا بھی ہے ۔ تو میرا خیال ہے کہ آخری اسحاق ڈار صاحب کا لے لیں۔پھر بعد میں time رہ گیا تو تب لے لیں گے۔جی ڈار صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں نے عرض کیا کہ آج منسٹر صاحب وہیں گئے ہوئے ہیں' اس وقت صوبائی حکومت کے ساتھ لیاقت جتوئی صاحب وہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ گورنر صاحب' چیف منسٹر صاحب اسی چیز پر وہاں بحث ہو رہی ہے ---

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، وہ سینیٹروں کو ملاقات کے لیے وقت نہیں دے رہے ۔ آپ ان کو---

جناب چیئرمین، آپ کی صوبائی حکومت جس جس سے ملائے گی۔وہ آئیں گے پرسوں خود آئیں گے اور جواب دے دیں گے۔ جب وہ آ ہی رہے ہیں تو پرسوں ان کی موجودگی میں اٹھا لیجئے۔ ابھی یہاں پر کون سنے گا؟ وہ بھی وہیں پر بیٹھے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جام صاحب نے اپنا ایک رشتہ دار بلایا ہے اور اس کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، کس کو بلایا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جام صاحب نے اپنے ایک رشتہ دار کو بلایا ہے اور اس کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، بہرحال Minister sahib یہاں آئیں گے۔ آپ ان کے سامنے raise کریں۔ اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

Sir, as we all know that it is the joint responsibility of the Ministry of Finance and State Bank of Pakistan to ensure the regulations and the good governance in the financial sector.

جناب! اگر financial sector میں serious problems آجائیں تو

I think the financial credibility of the Government and the country in the whole financial sector of the state is addressed. Sir, I want to know

whether the Government has taken a notice of this thing or not? We have seen that editorials, we have seen news items about Crescent Bank.

اس میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ

Security Exchange Commission apparently and reportedly had raised some serious objections on their financial statements. Ferguson, which is one of the leading firm of Chartered Accountants in this country was given an assignment to carry out the audit and they have boused and verified and seconded all those

allegations. اس کے بعد

Government has not come out openly what is his plan? Sir, this is the same bank and you belong to the financial institution in the past, Sir, this is the same bank which was rescued 3 and a half years ago by calling the State Bank Governor from Washington. This bank would have gone in bankruptcy that very next day and the share and the portfolios of the bank were distributed in the nationalized commercial banks in the next 72 hours to rescue one of the the pre-democratic Government which was an Army Government and it was the Federal Minister who was involved.

جناب! اس کے بعد rescue کیا۔

It was the good luck that Stock Exchange boomed up, the shares went to very high price and those institutions

نے شکر ادا کیا کہ Government کے کہنے پر جو State Bank کے گورنر نے travel کیا واشنگٹن سے، آدھی رات کو statement دے کے اس کو بچایا۔

This bank has been now reported to have 2 sets of accounts. It has been pointed out by the Security Exchange Corporation of Pakistan. It has now

been boused and verified by the Ferguson. What the Government is doing? They should come out on public and tell sir, at least in this House. The Minister Finance was here and I wish he should have been here. Sir, it is the credibility of the entire financial sector of the Government. It is the question of credibility of this Government.

جناب! خدا کے لئے اس کو seriously لیں۔ They just keep their eyes closed. دو editorials آ چکے ہیں صرف business recorder میں۔ اس کے accounts کی کاپی publicly موجود ہے۔

There is not a single word which has been spelled out by the Government. So, sir, I request you, either you direct this matter to the Finance Committee of the House who should look into this immediately

اگر Government کے پاس وقت نہیں ہے یا جناب! آپ Minister for Finance کو bound کریں کہ کل House میں آ کر

he should update us that what is the status of this institution. This is very serious and you know sir, this is not something which is to be taken lightly. Not a single statement has been seen in the press sir, either from the Ministry of Finance or the State Bank of Pakistan. Thank you.

جناب چیئرمین، اس کے بعد economic situation جب discuss کریں گے، Minister for Finance آئیں گے آج یا کل۔ I think ان کی موجودگی میں raise کریں۔ I will convey to him and you can raise it.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! آپ اس کو direct کریں کہ وہ House میں آئیں اور ہمیں بتائیں۔ ہمیں update کریں۔ And we can do assist anything whether it is an Auditor's report. Sir, refer this to the Finance Committee. ماشاء اس میں

اللہ لوگ ہیں وہ اس پر غور کر لیں گے۔

Mr. Chairman: I think, when the Minister will present then we will take action. Mr. Wali Muhammad Badini.

بادینی صاحب نہیں ہیں؟ جی کاکڑ صاحب۔

POINT OF ORDER: LOADSHEDDING IN BALOCHISTAN CAUSING HEAVY LOSS TO THE FARMERS.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا تعلق پاکستان کے معلوک الحال صوبے بلوچستان سے ہے۔ بلوچستان میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے almost 5 کھرب روپے کے باغات جو ۲۵ سال پہلے لگائے گئے تھے وہ تباہ ہو گئے۔ زمینداروں کو کس طریقے سے compensate کیا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی علاج حکومت وقت کی طرف سے سامنے نہیں آیا۔ Dialogue کی بات یہ ہے کہ زمیندار ہوتے ہوئے اس صوبے کے پارلیمینٹیرین ہوتے ہوئے ہمیں کوئی خبر نہیں کہ inside کیا story ہے؟ جو ان کے estimates تھے یا ان کی جو calculations تھیں اور خاص کر اس season میں بلوچستان میں ماسوائے حب کے جس کو KESC feed کرتی ہے۔ کوئی انڈسٹری وہاں نہیں ہے جس کے لئے access میں بجلی گئی ہو۔ زراعت تباہ ہو گئی ہے۔ خدا کے لئے اس House کی طرف سے specially میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ President صاحب اور Prime Minister صاحب کے through Federal Minister کو یہ massage convey کر دیا جائے کہ اس کا کیا علاج ہے؟ لوگ تباہ ہو گئے ہیں۔ سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ پولیس کی طرف سے ان پر گولیاں چلائی جا رہی ہیں اور ان کو بند کیا جا رہا ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟ میری یہ گزارش تھی۔

جناب چیئرمین، جیسے میں نے عرض پہلے بھی کیا تھا کہ وہ کوئٹہ میں ہیں بلکہ آج میری وزیر پانی و بجلی سے بات بھی ہوئی ہے۔ کل یا پرسوں جیسے ہی وہ ہاؤس میں آئیں گے تو آپ سے بات کریں گے۔ جی بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، جناب چیئرمین! بات بجلی کی چل رہی ہے۔ سب سے

پہلے وزیر متعلقہ نہیں ہے لیکن ہمیں بات کرنی پڑتی ہے ۔ آج اخبار میں چیئرمین واپڈا کی جانب سے ایک نئی چیز آئی تھی کہ ۲۰۰۷ء میں سندھ، سرحد اور پنجاب کے دیہاتوں کو بجلی دیں گے، اس میں بلوچستان کا نام تک نہیں تھا۔ یہ پتا نہیں کہ صدر اور وزیر اعظم صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ۲۰۰۷ء تک سارے ملک میں بجلی دیں گے۔ اس کا جناب آپ نوٹس لیں ۔ ہر محکمے کا وزیر یہاں موجود ہے لیکن اس کا وزیر یہاں نہیں ہے کہ وہ جواب دے دے ۔ یہاں پر بھی کوئٹہ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں تو آتا نہیں ہے کوئٹہ جاکر کیا کرے گا۔ وہاں وہ وزیراعلیٰ ہاؤس میں بیٹھ کر واپس آ جائے گا۔ یہاں سب لوگ بجلی کے لئے رو رہے ہیں۔پانی بجلی کی وجہ سے نہیں ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ آٹھ سال سے بلوچستان میں بارش نہیں ہوئی ہے ۔ پچھلے سال تھوڑی بہت ہوئی اس سال بالکل نام و نشاں تک نہیں ہے ۔ جناب والا ! آپ اس کا نوٹس لے لیں کہ ایک صوبے کو کیوں چھوڑا ہے ۔ مہربانی ۔

جناب چیئرمین، اب Adjournment Motions ہیں۔جی کامران مرتضیٰ صاحب ۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب چیئرمین ! ہم جو بات سمجھ اور سوچ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر کوئی ٹاور گر جاتا ہے تو اس کو دس یا پندرہ دنوں تک نہیں بنایا جاتا تاکہ صوبوں کے لوگوں میں آپس میں نفرت پھیلے ۔ یہ سمجھیں کہ انہوں نے اس طرح کیا ہے تو اس طرف رہنے والے جو ہیں انہوں نے یہ ٹاور گرایا ہے اور ہم affect ہو رہے ہیں۔ یہ جان بوجھ کر حکومت کے part پر بھی ہے وہ دیر کرتی ہے واقعی فوج آپ کے پاس موجود ہے ------

جناب چیئرمین، پھر کیسے ٹاور گرتے ہیں؟ طوفان سے یا بلاسٹ سے؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ، طوفان سے بھی گرتے ہیں اور بلاسٹ کرنے والوں کا پتا نہیں چلتا ہے وہ own کوئی نہیں کرتا، وہ own کرنے والے بھی own نہیں کر رہے ۔ ٹاور تو گر جاتے ہیں اس کے بعد کیا ہوتا ہے کہ ایک ٹاور اگر دس دن میں بن سکتا ہے تو دو مہینے لگائے جاتے ہیں تاکہ معاملہ زیادہ خراب ہوتا جائے اور لوگوں میں آپس میں نفرت پھیلے ۔ مہربانی ۔

جناب چیئرمین، Adjournment Motions خورشید صاحب! پہلا آپ کا ہے ۔

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، ایک میرا یہاں کا ہے اور دو میرے اڈیالہ جیل کے سلسلے میں ہیں۔

جناب چیئرمین، اڈیالہ جیل کا' یہ دونوں کو Interior ہی convey کرے گی۔ آدھا گھنٹہ ہے پھر جتنا ہم cover کرلیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! جہاں تک سی ڈی اے کے مسئلے کا تعلق ہے چونکہ اس میں سپریم کورٹ نے intervene کیا ہے اور غالباً اس کے بعد سی ڈی اے نے اس پروجیکٹ کو بند ہی کردیا ہے I am I correct? اگر یہ صورت ہے تو پھر سی ڈی اے میں یہی صورت رہے گی۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے clear کردیں تو اچھا ہے۔

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ (وزیر مملکت برائے داخلہ)، سپریم کورٹ کا اس پر فیصلہ آگیا ہے اور وہاں پارک ہی رہے گا کوئی گالف کلب نہیں بنے گا اور نہ ہی اسے commercialize کیا جائے گا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، تو میں دوسرے Motion کو لیتا ہوں جو اس سے زیادہ important ہے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے نمبر ۱۵ اور ۲۵ دونوں اڈیالہ جیل سے متعلق ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جی ہاں۔

جناب چیئرمین، دونوں کو اکٹھے لے لیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں پہلے تحریک التوا نمبر ۱۵ پڑھ دیتا ہوں دونوں کو ایک ساتھ لے لیتے ہیں اس کے بعد دونوں کو club کر لیتے ہیں۔ نمبر ۱۵ میں میرے باقی ساتھی بھی ہیں اگر وہ پڑھنا چاہیں تو وہ بھی پڑھ لیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے قومی اہمیت کے حامل معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے میں مندرجہ ذیل motion پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

" اخباری اطلاعات کے مطابق اڈیالہ جیل راولپنڈی میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنے ، غیر انسانی تشدد، ناکافی سہولیات ، بروقت اور موزوں علاج کی عدم فراہمی اور انتظامیہ کے ذلت آمیز رویے کی وجہ سے 2005ء کے دوران ایک خاتون سمیت گیارہ قیدی ہلاک جبکہ چار خواتین سمیت سترہ قیدی زخمی ہوئے ۔ یہ ایک ایسا انسانی المیہ اور متعلقہ حکومت کی ناکامی کا ایسا انکشاف ہے جسے اس معزز ایوان میں فوری طور پر بحث کرنے کے لئے معمول کی کارروائی کو روک کر زیر بحث لایا جائے ۔"

اسی سلسلے کا میرا دوسرا motion ہے جو No.25 ہے ۔

" It has been reported in the Daily "TIMES" and " DAWN" of April,2nd ...

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، یہ اکٹھے نہیں ہوسکتے ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، یہ بھی اڈیالہ کے بارے میں ہے ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، ایسا ہوتا نہیں ہے ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، ایسا نہیں ہوتا تو چلئے ٹھیک ہے ۔

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ اڈیالہ جیل میں قیدیوں کی تعداد جس میں under trial ملزم بھی شامل ہیں وہ بہت زیادہ ہے ۔

جناب چیئرمین! لیکن میں اس سے پہلے یہ عرض کردوں کہ گو یہ صوبائی معاملہ ہے لیکن ہم ہمیشہ سینیٹ کے احترام اور ممبران سینیٹ کے احترام کے لئے رپورٹ منگوا لیتے ہیں ۔ کل ڈی آئی جی جیل اڈیالہ کو ہم نے یہاں وزارت داخلہ میں طلب کیا تھا ، اس سے ساری تفصیل حاصل کی ہے ۔ رہائش کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جو انہوں نے ہمیں رپورٹ دی ہے اس میں بہت ساری نئی عمارتیں ------

سینیٹر میاں رضا ربانی ، یہ پہلے oppose تو کریں ۔

Mr. Chairman: I think, he says it is not in his purview, he will get the report and because it is a provincial matter, can you discuss it here and that's what he is trying to say.

وسیم صاحب کدھر ہیں۔

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ ، جناب چیئرمین! میں نے یہ کہا ہے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے معزز ممبر کے احترام کے لئے جو رپورٹ منگوائی ہے اگر اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں ورنہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، پہلے یہ کہیں I oppose it پھر رپورٹ پڑھ دیں۔

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ، جناب! میں اس کو oppose نہیں کر رہا۔میں اصل صورت حال بتا رہا ہوں کیونکہ میں Provincial matter میں oppose یا اس کی حمایت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ ہم نے جو رپورٹ اڈیالہ جیل سے منگوائی ہے میں وہ پڑھ کے بتا سکتا ہوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، میرا مطلب ہے کہ ایک Adjournment Motion ہوا ہے move the Minister has to either accept it or he says he opposes it he will say ..... کہ there is no half way house in between

Mr. Chairman: He is saying that it is not in his purview.

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ ، جناب چیئرمین ! میں انتہائی Senior Parliamentarian سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ کیا Provincial معاملے میں وزارت داخلہ کھڑے ہو کر اس کو oppose یا accept کرسکتی ہے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب! کرسکتی ہے۔

جناب چیئرمین، وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد ، ان کا مطلب یہ ہے کہ he is opposing it on technical grounds, on the grounds that this is a provincial matter.

Mr. Chairman: On the technical grounds, it is a Provincial matter.

سینیٹر وسیم سجاد، جس طریقے سے وہ politely بات کر رہے ہیں butwhat he is saying sir, I am opposing it on the grounds that this is Provincial matter.

Senator Mian Raza Rabbani: Wasim Sahib knows it, it is not aquestion of politeness it is a question of the Rules. He has to say.

Mr. Chairman: It is opposed on the technical grounds but he is giving the report nontheless.

Senator Mian Raza Rabbani : But I can give this report.

Ch. Zafar Iqbal Warraich: So, sir, I oppose it .

جناب! جگہ کی گنجائش کو، جیل میں کمی پوری کرنے کے لئے Jail Department نے مختلف سکیموں کے لئے جگہ بھی خرید لی ہے اور اس کے لئے funds بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ دو ایڈیشنل بیرکس بن رہی ہیں۔ خواتین کے لئے ایک علیحدہ جیل کے لئے بھی جگہ خرید لی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو سال کے اندر اندر یہ ساری کمی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پوری کریں گے اور یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، دراصل technically یہ بات درست ہے کہ جیل صوبائی مسئلہ ہے لیکن دوسری یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دستور کے تحت administration بحیثیت مجموعی ملک میں انسانی حقوق کا معاملہ جہاں بھی ہو اور کہیں بھی ظلم یا exploitation ہو، آرٹیکل 8، آرٹیکل 4 ان سب کے تحت اس پر گفتگو ہوسکتی ہے۔ میں نے یہ مسئلہ جس بنا پر اٹھایا ہے وہ کسی بھی صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں مداخلت نہیں ہے بلکہ ایک انسانی مسئلہ ہے اور وزیر محترم مان رہے ہیں کہ گنجائش سے بہت زیادہ، غالباً دوگنا سے بھی زیادہ، پھر اس کے اندر under trial لوگوں کی حالت بہت ہی خراب ہے، خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو رہی

ہے ' پانچ سو detainees نے hunger strike کی اور law and order کا مسئلہ پیدا ہوا ہے ' اموات واقع ہوئی ہیں تو اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان معاملات کو ان کی اہمیت کی بنا پر highlight کریں - میری نگاہ میں یہ بیان کافی نہیں ہے کہ حکومت زمین لے رہی ہے اور دو سال کے اندر مسئلہ حل ہو جائے گا - میرے خیال میں وفاقی حکومت کو زیادہ دلچسپی لینی چاہیے اور صوبائی خودمختاری کا مسئلہ نہیں ہے ' مسئلہ انسانی حقوق کا ہے ' مسئلہ ظلم کا ہے ' مسئلہ انصاف کا ہے- اس بنیاد پر اس مسئلے کو take up کرنے کی ضرورت ہے- باقی آپ اس کو accept کریں یا rule out کریں یہ آپ کی discretion ہے- بہت بہت شکریہ-

جناب چیئرمین، ڈاکٹر کوثر فردوس-

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جیل میں خواتین کے لحاظ سے یہ بڑی اہم ضرورت ہے اور جب خود ہم نے visit کیا' اس میں یہ مسئلہ تو ٹھیک ہے کہ جگہ تنگ ہے اور وزیر صاحب نے یہ تسلیم کیا اور دو سال کا عرصہ بتایا ہے کہ نئی جیل تعمیر ہو جائے گی اور وہاں پر جگہ کشادہ ہو جائے گی لیکن میں نہیں سمجھتی کہ سارے مسائل صرف نئی جیل بننے سے اور جگہ کشادہ ہونے سے حل ہو جائیں گے- یہ جیل کے اندر جو خاتون ہلاک ہوئی ہے میں سمجھتی ہوں کہ وہاں پر ضرور کوئی investigation cell or team ہونی چاہیے جو وجہ معلوم کرے کہ خاتون کس وجہ سے ہلاک ہوئی ہے- سترہ خواتین زخمی ہوئی ہیں' انہوں نے تردید نہیں کی کہ زخمی نہیں ہوئیں' اس کا مطلب ہے کہ یہ خبر درست ہے تو وہ کیوں زخمی ہوئی ہیں ' کوئی اس کا پتا تو لگائے کہ وجہ کیا ہے اور جو وجوہات ہیں ہمیں پھر ان کا ازالہ کرنے کے لیے کوئی plan of action chalk out کرنا ہو گا-

جہاں تک میری observation ہے وہاں پر آپس کے جھگڑے ' لڑائیاں اور ہاتھا پائی بھی وہاں پر ایک معمول ہے- وہ خواتین ہیں اور وہاں پر ان کی کوئی ایسی سرگرمی اور activity نہیں ہے ' یہاں تو ہر وقت مصروف عورتیں بھی لڑنے کے لیے بڑا وقت نکال سکتی ہیں ' وہ بےچاری تو وہاں پر ہیں ہی فارغ سوائے ایک frustration اور پریشانی اور مایوسی کے تو اس کا ایک proper انتظام ہونا چاہیے کہ ان کے لیے کوئی ایسی healthy activities plan کی

جائیں ۔ ابھی جب ہم جیل کے visit پر گئے تو انہوں نے بتایا کہ ایک بڑا اچھا set up بنایا گیا ہے جس میں ان کو دستکاری سکھائی جاتی ہے اور پھر اس میں وہ on payment مال تیار کرتی ہیں' ان کو payment کرائی جاتی ہے ' میرا خیال ہے جو NGO بھی یہ کام کر رہی ہے حکومت اس کو زیادہ بہتر طریقے سے take over کرے اور اس کو آگے بڑھائے۔

ان کی اخلاقی تعلیم کا کوئی باقاعدہ انتظام بھی کیا جانا چاہیے اور اس کے لیے بھی کوئی مناسب طریقہ ہونا چاہیے۔ عام طور پر ڈاکٹر ہوتا نہیں اور جیل کا regular visit نہیں ہوتا۔ یہ بات بھی بڑی اہم تھی اور ایس پی صاحب نے بڑی تفصیل سے ہمیں یہ مسئلہ بتایا کہ کسی مریض کو ڈاکٹر کے پاس لے جانے کے لیے procedures بہت لمبے ہیں اور even emergency میں بھی ایس پی کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی discretion پر ایک emergency patient کو بھی dispose of کر سکے یعنی کسی ہسپتال میں بھیجنے کی اگر ضرورت ہے تو وہاں پر اس کو بھجوایا جا سکے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ اگر کوئی بیمار ہے یا کوئی emergency ہے تو اس کی dealing کے لیے کوئی plan بنایا جائے۔

جناب والا! وہاں پر ایک دو خواتین ایسی تھیں جن کی ضمانت ہو چکی تھی مگر ان کے پاس رقم نہیں تھی کہ وہ رہائی حاصل کر سکیں۔ ضمانت کی تھوڑی سی رقم تھی جس کو وہ ادا کر کے باہر جا سکیں۔ ہمارا جو پاکستان بیت المال ہے اور ایس پی جیل کی کوئی collaboration ایسی بنانے کی ضرورت ہے کہ ان خواتین کو جن کے پاس یہ گنجائش نہیں ہے ان کو رقم کسی طرح سے پاکستان بیت المال سے دے دی جائے اور اگر اتنی سی رقم کی ادائیگی کے بعد ان کی جان چھوٹتی ہے تو چھوٹ جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس گرمی کے موسم میں وہ جلدی بیماریاں اور گرمی اور وہاں پر proper سہولیات کا نہ ہونا' جگہ کھلی تو آپ جب کریں گے کریں لیکن اس وقت اس انتہائی گرمی میں' خوراک کی بہتری یا جن چیزوں کی طرف اس وقت توجہ دی جا سکتی ہے میرا خیال ہے وہ دی جانی چاہیے۔ صرف اتنی بات کافی نہیں ہے کہ ہم نئی جیل تعمیر کروا دیں گے اور جگہ کھلی ہو جائے گی۔

جناب والا! ہمارے معاشرے کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جو عورتیں جیل میں چلی جاتی ہیں ان کو لوگ ملنا بھی پسند نہیں کرتے۔ وہاں پر ان کے اپنے رشتے دار بھی نہیں ملتے' عام طور

پر وہ lower class ہے انہوں نے ہمیں بتایا کہ سال سال ہو گیا ہے کہ ہماری کوئی ملاقات نہیں آئی تو ان چیزوں کا بھی ایسا انتظام ہونا چاہیے۔ جناب والا! ویسے اسلام میں تو ایسا تصور نہیں ہے کہ ابھی شک ہی ہے اور کچھ ثابت ہی نہیں ہوا پکڑو اور جیل میں ڈال دو اور وہ سالوں وہاں پڑے رہیں۔ اس کو بھی review کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم کتنے لوگوں کو جیلوں کے اندر رکھتے جائیں گے۔ جن پر کوئی جرم ثابت ہوتا ہے یا بنتا ہے ان کو رکھا جائے۔ جناب والا! یہ والی بات بھی ہے کہ بہت سارے cases جو hearing کے لئے جانے ہوتے ہیں ان کا کوئی انتظام نہیں ہوتا' کوئی transportation نہیں ہوتی تو بجائے اس کے کہ وہ ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہیں پڑی رہیں' کیا ایسا ممکن نہیں ہو سکتا کہ کوئی وہاں پر جا کر اس کے متعلق hearing ہو جائے اور ان کا جیل کا دورانیہ کچھ کم کیا جا سکے۔ شکریہ جناب۔

(اس مرحلے پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سید دلاور عباس صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی)

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ ۔ جناب چیئرمین! جہاں تک اڈیالہ جیل میں عورت کی ہلاکت کا مسئلہ ہے تو 2005 سے لے کر آج کے دن تک وہاں پر چودہ اموات ہوئی ہیں۔ جس کی percentage جو باہر لوگ رہ رہے ہیں اس کے ساتھ comparison کریں تو وہ کم ہے۔ چودہ افراد کی ہلاکت آج تک کا مطلب یہ ہے کہ 2.7%- جبکہ پاکستان کی سوسائٹی میں شرح اموات اس سے زیادہ ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی بھی عورت یا دوسرا قیدی torture کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوا۔ جہاں تک میڈیکل سہولیات کا تعلق ہے۔ ہر روز ایک لیڈی ڈاکٹر اور اس کے ساتھ LHV لیڈی ہیرک کو visit کرتی ہیں اگر کوئی serious کیس ہو' خواہ وہ مرد قیدی کا ہو یا خاتون کا تو ہمارا DHQ راولپنڈی میں specialized doctor کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے جو call کر کے بھی بلائے جا سکتے ہیں اور اگر ضرورت پڑتی ہے تو قیدی کو وہاں لے جایا بھی جا سکتا ہے۔

جہاں تک یہ کہتے ہیں کہ کوئی ملاقات کا بندوبست نہیں ہے تو سپرنٹنڈنٹ جیل پابند ہے کہ وہ ہر روز ایک بورڈ پر نوٹس آویزاں کرے کہ وہ ایک گھنٹہ باہر بیٹھ کر' قیدیوں سے ملاقات کے لئے آنے والوں کی شکایات سنے گا اور وہ بورڈ پر آویزاں کرتا ہے اور ہر روز ایک

گھنٹہ پابند ہوتا ہے کہ وہ باہر بیٹھ کر لوگوں کی شکایت سنے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، شکریہ۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، جناب چیئرمین! یہ اس کو oppose تو کریں۔

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ ، میں نے پہلے oppose کر دیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، نہیں وہ پہلے oppose کر چکے تھے۔ میرا خیال ہے کہ

You were not in the House.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! میں ہاؤس کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ adjournment motion ہمیشہ move ہوتی ہے کہ normal کارروائی کو روک کر اس معاملے کو discuss کر لیا جائے۔ ایجنڈا' تو جو ہمیں circulate ہوا ہے مزید کارروائی ہے ہی کوئی نہیں۔ اس کے بعد کوئی کارروائی نہیں ہے اگر ہو رہی ہے تو کم از کم ہاؤس کو معلوم نہیں ہے کہ کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ کارروائی ختم ہو چکی ہے۔ Adjournment motion پیش ہو رہی ہے۔ کارروائی ہے کوئی نہیں اور ہم کہہ رہے ہیں کہ کارروائی کو روک کر' کس کارروائی کو روکیں گے۔

It should have been printed.

(مداخلت)

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو ایجنڈے پر آنا چاہیئے تھا۔ اب موشن بھی اگر move ہوگی کہ جی اس کو under rule so and so suspend کریں تو آپ کس کو suspend کریں گے۔ آپ کے پاس تو کارروائی ہے ہی کوئی نہیں۔ ایجنڈے پر ہے کچھ نہیں' نوٹس آپ نے دیا کوئی نہیں۔ یعنی یہ کہ اس کو ایجنڈے پر آنا چاہیے تھا کہ آپ یہ چیز کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، نوٹس تو آپ بھیجتے تھے۔ میں تو ایجنڈے کی بات کر رہا ہوں۔ میرے لیے تو ایجنڈا ختم ہے۔ کوئی کام باقی نہیں ہے even adjournment motions بھی اس لحاظ سے technically inadmissible ہو جاتی ہیں کیونکہ کام ہی کوئی

نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی ہاں۔ آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس نے ایک sense of accommodation show کی ہے' basically اگر آپ کا ایجنڈا ختم ہوچکا ہے تو پھر یہ جو دو' تین adjournment motions accommodate ہوئی ہیں' ان کو چیئرمین صاحب نے accommodate کیا ہے۔ وزیر صاحب نے explain کر دیے ہیں سارے

facts and I think now because it is a provincial matter, it must be raised with the province and I think we can refer it to the province with our strong recommendation on the basis of what Minister has told us and what the motion has been raised.

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ، جناب چیئرمین! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں' میں نے پچھلے اجلاس میں بھی یہ عرض کی تھی کہ اتنے senior parliamentarians ہیں' law knowing ہیں' rules of business کو جانتے ہیں' ہمیں معلوم نہیں کہ House Advisory Committee ہے' اگر آپ چیئرمین' ممبران اور ہمارے قائدین فیصلہ کرکے House Advisory Committee میں آجاتے ہیں جس کا ہمیں علم نہیں ہوتا' تو یہ rules of business کے خلاف ہے کہ تین تین منٹ اٹھ کر point of order پر' کسی بھی rule پر' procedure پر بات کریں جو کچھ چل رہا ہے اس پر اعتراض نہیں ہوتا بلکہ حکومت کے خلاف ایک لمبی چوڑی تقریر کردی جاتی ہے' ان کا version اگلے دن press میں آجاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ کار مناسب نہیں اور پھر آج خاص طور پر یہ Order of the Day دیکھیں' میں تو سینیٹ کے احترام میں حاضری دے رہا ہوں کہ جی adjournment motions آ سکتی ہیں لیکن جیسا کہ بھنڈر صاحب نے کہا ہے کہ Order of the Day پر کوئی ذکر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں نے جواب دیا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، میں ایک چیز عرض کروں گا rules کے حوالے سے کہ Rule 77

کہتا ہے کہ اگر ایک adjournment motion کو چیئرمین صاحب کہتے ہیں کہ ہاں rules کے مطابق admissible ہے' اس کے بعد وہ سینیٹ سے پوچھیں گے کہ does the member have leave of the House? اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ اگر 25% کہیں کہ leave ہے تو پھر'

the Chairman shall announce that leave is granted and the motion shall be taken up as the last item for discussion for not more than two hours on such day, not today, on such day as soon as possible as the Chairman may fix. So, does not necessarily have to be the same day. Once the Chairman grants leave and the House is agreed then the Chairman has to decide on what day? It may be tomorrow, it may be day after, it may be whatever day the Chairman fixes. So, it is not necessarily a consequence of the grant of leave. It has to be, yes it can be but does not have to be the same day but technically, yes, the terms of the motion are if the House may now adjourn although again under Rule 89 says that the motion shall be, the Senate do now adjourn,

وہ آخر میں آتا ہے لیکن وہ technicality ہے لیکن وہ ضروری نہیں کہ اسی وقت کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، میرا point صرف یہ تھا جو میں point out کرنا چاہتا ہوں کہ ایجنڈے میں کوئی نہ کوئی item آپ کا ہونا چاہیے تھا۔ Adjournment Motion move کرتے وقت ایجنڈے پر آپ کا کوئی item ہونا چاہیے جس کو آپ immediately adjourn کرتے ہیں۔ جو بھی آپ نے فیصلہ کیا تھا' parties نے جو بھی فیصلہ کیا تھا آپس میں well and good, بڑا اچھا ہے' ٹھیک ہے جو ہے وہ چلے لیکن یہ ہے کہ وہ motion ایجنڈے میں آنی چاہیے تھی۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، اپنی convenience کے مطابق انہوں نے کہا کہ بعد میں لے لیں گے' otherwise ایجنڈے میں business تو موجود تھا۔ کہا تو یہ گیا تھا کہ اس کو پہلے لے لیں لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں بعد میں لے لیتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے اس میں آپس میں ایک دوسرے کو accommodate کیا۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ یہ infructuous ہو گیا۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ ان کی بات بالکل درست ہے۔ Rules کے مطابق نوٹس جب دیا جاتا ہے' اس میں آپ Rule 76 کا sub-Rule(4): دیکھیں "if the motion is opposed the Minister may make a brief statement thereon to which the member may reply confining himself to the question of admissibility of the motion"

اور اس نوٹس میں جن جن کے نام ہیں وہ سب اس پر بول سکتے ہیں۔ لہٰذا میرا خیال یہ ہے کہ جن کے نام ہیں' مجھے بھنڈر صاحب کی بات سے بھی مکمل اتفاق ہے کہ ان کو پہلے آنا چاہیے تھا۔ Order of the Day پر جو business ہے اس سے پہلے اس پر بات ہونی چاہیے تھی لیکن اگر پہلے بات نہیں ہوئی تو بہرحال ہمارا حق تو بنتا ہے کہ اس کو پیش کیا جائے اور اس کے question of admissibility پر ہمیں بات بھی کرنے دی جائے۔

Mr. Presiding Officer: I think now we move to the next Adjournment Motion

جو حافظ رشید احمد صاحب' لیاقت علی بنگزئی کی طرف سے ہے on the death of 11 prisoners including four women in the Adiala Jail, Rawalpindi. That is we have gone through. اب پروفیسر خورشید صاحب والا۔ نمبر 25 پروفیسر خورشید صاحب کا ہے۔ On the hunger strike by the hundreds of prisoners in Adial Jail, Rawalpindi. جی وہ بھی اس کے ساتھ ہو گیا

So, the next is on the kite flying and manufacturing of kite thread in most cities and towns of the Punjab. I think this is a provincial matter. It should

be sent to the province.

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ ، سینیٹ سیکریٹریٹ کو لکھ کے بھی بھیج دیا ہے۔ یہ سو فیصد provincial matter ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، جناب چیئرمین ! یہ اگرچہ صوبائی معاملہ ہے لیکن Article-4 and 8 کے مطابق اگر انسانی حقوق کے حوالے سے کوئی بات آ سکتی ہے تو اس کو ہم اس ایوان میں زیر بحث لا سکتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس مسئلے کو جو کہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور جیسے کہ ہماری محترمہ فاضل سینیٹر صاحبہ نے فرمایا----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، ایک چیز تو بالکل واضح ہے کہ یہ kite flying totally provincial matter ہے اور یہ already زیادہ provinces میں تو totally ban کر دی گئی ہے اور Supreme Court نے بھی اس پر ruling دی ہوئی ہے تو I don't think that we need to discuss it here now. میرا نہیں خیال کہ اس کا اتنا ہم weight carry کر سکتے ہیں because it is a provincial matter and clearly Supreme court کی ruling آئی ہوئی ہے اس پر جس پر provinces have to abide by تو I don't think so کہ اس کو discuss کرنا چاہیے ۔ اس وقت I think we need to move a motion now which was decided and that we should move. I will request you that this is the motion یہ جو adjournment motion ہے تو آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان ، جناب چیئرمین ! اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ سپریم کورٹ نے بھی اس پر action لیا ہے اور اس کے باوجود یہ واقعات ہوتے ہیں۔ محترمہ کلثوم پروین صاحبہ نے ابھی ذکر کیا ہے کہ باپ کی گود میں بچی بالکل خون میں لت پت پڑی تھی باوجود اس کے کہ سپریم کورٹ نے action لیا ہے' provincial matter ہے لیکن لوگوں کا اس طرح کب تک خون ہوتا رہے گا؟ اور کیا یہ ایوان اس لیے نہیں ہے کہ اس میں عوام کے ساتھ جو ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے اور باوجود پابندی کے یہ واقعات ہو جاتے ہیں' اس کے بعد بھی کیا ان واقعات پر یہاں پر بحث نہیں کی جانی چاہیے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی بالکل ہم province کو approach کریں گے جی اس پر I don't think so that اب بات کرنے کے بارے میں and we shall send it to province. it is a provincial matter. Clearly everybody knows what are the facts. سپریم کورٹ نے already orders کیے ہوئے ہیں۔ I think آپ بیٹھیں let us move with the motion.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا!

the motion is being moved on behalf of several honourable Senators Prof. Khurshid Ahmad, Raza Rabbani Sahib, Abdur Rahim Mandokhel Sahib, Ishaq Dar Sahib, Bugti Sahib, Dr. Abdul Malik Sahib and all the honourable gentlemen who want to join this noble task are moving motions and the motion is sir, under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1998 that the requirements of Rule 22, 23, 26, 27 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to move the following motion:

"This House may discuss the Economic and Price situation with particular reference to the ensuing budget.

اس کو جناب move کر دیں if it is allowed.

Mr. Presiding Officer: I move the motion and put it before the House.

(The motion was carried)

سینیٹر کامل علی آغا، یہ تو جناب! دراصل بحث کروا ہی اس لیے رہے ہیں کہ یہ اپوزیشن کا مطالبہ تھا۔ اگر ہم نے اسے تسلیم کیا ہے تو انہیں appreciate کرنا چاہیے۔اب on the floor of the House اس قسم کی باتیں کر کے یہ کیا تاثر دینا چاہتے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، بہرحال نظر آرہا ہے، وہ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں۔
سینیٹر کامل علی آغا، اگر یہ نہیں چاہتے تو ہمیں کیا اعتراض ہے۔

Senator Wasim Sajjad: They have differences between themselves, it is their problem but as far as we are concerned, we are honouring our commitment and we are going to...

Mr. Presiding Officer: But I think, it has been carried on by the majority.

Senator Mian Raza Rabbani: This is slightly below the belt that was said in...

Mr. Presiding Officer: Yes, I know, very kind of you.

سینیٹر کامل علی آغا، ان کو appreciate کرنا چاہیے اور حکومت کی تعریف کرنی چاہیے
کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس House کے اندر مسائل زیر بحث آئیں، مجھے پتا ہے کہ یہ نہیں چاہتے۔

Mr. Presiding Officer: I think, we can start the debate and the movers 30 minutes and other my colleague Senators 10 minutes.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! اس طرح یہ ختم نہیں ہو گی 30 minutes سے ختم نہیں
ہو گی because we have just two days. So, I would suggest maximum of 7 minutes for each speaker and you may curtail it five minutes, otherwise
we would not finish. کیسے ختم ہو گی۔

Mr. Presiding Officer: I think, let us see the sense of the House.

سینیٹر وسیم سجاد، بے شک کرنے کو آپ ایک گھنٹہ کر دیں but there are only two days, you will not be able to finish, we should be practical.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I realize two days but it should be movers 20 minutes and the rest between 10 to 15 minutes.

سینیٹر وسیم سجاد، ان کی تجویز پر یہ Motion لائی جا رہی ہے' اگر یہ اس سے مطمئن ہیں لیکن I assure you sir, it will not finish.

سینیٹر میاں رضا ربانی، 10 اور 15 minutes کر لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، اس لئے میری تجویز یہ ہو گی کہ اس کو 7 minutes رکھیں' جلسے شروع میں 10, 10 minutes کی تقریر کر لیں' اس کے بعد 7 کر دیں تا کہ ختم ہو سکے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، 10 اور 15 minutes کر دیں' 15 minutes movers and 10 minutes for the others.

سینیٹر کامل علی آغا، 15 اور 10 minutes کر لیتے ہیں' ظاہر ہے repetition نہ ہو تو جلدی بھی ختم ہو سکتا ہے اور جناب! یہ دو دن کے لئے بحث ہے ناں؟ آج بھی ہے اور کل بھی ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر، جی ہاں۔ So, I think, it is agreed 10 and 15 minutes, maximum of 15, so I will request my colleagues to please contain in the time limit.

Senator Mian Raza Rabbani: Right sir.

Mr. Presiding Officer: So, Professor Khurshid sahib will open the debate.

MOTION: THE ECONOMIC AND PRICE SITUATION WITH PARTICULAR REFERENCE TO THE ENSUING BUDGET.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے جناب وسیم سجاد اور کامل علی آغا

صاحب کا بھی کہ گو حکومت کے پاس اس سیشن کے لیے کوئی business نہیں تھا' لیکن اپوزیشن کی تجویز پر انہوں نے فراخدلی کے ساتھ یہ تسلیم کر لیا کہ دو دن معاشی حالات پر اور دو دن خارجہ پالیسی پر بحث ہو گی ۔ میں اپنی گفتگو کا آغاز اس بات سے کرنا چاہتا ہوں جناب والا! کہ حکومت نے معاشی صورت حال کے سلسلے میں جو دعوے کیے ہیں ' ہمیں سب سے پہلے ان کا جائزہ لینا چاہیے ۔ بجٹ آ رہا ہے۔ بجٹ میں کیا ہو گا اور لوگوں پر خوف کی کیفیت طاری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اہم موقع ہے کہ بجٹ سے تین ہفتے پہلے سینیٹ کے ارکان عوام کے حالات اور احساسات کو پیش کریں اور خدا کرے! کہ بجٹ بنانے والوں کو توفیق ہو کہ بجٹ میں کچھ ان کی ضروریات ' ان کی مشکلات' ان کے مسائل کا خیال رکھیں ۔ دعویٰ یہ کیا جا رہا ہے جناب والا! کہ per capita income 800 dollars ہو گئی ہے ۔ سات فیصدی rate of growth ہے ۔ Poverty جو ہے وہ 32.1% سے کم ہو کر 25.4% ہو گئی ہے ۔ Gross primary enrollment اب بڑھ کر 86% ہو گئی ہے۔ Immunization of children 83% ہے ' ابھی Pakistan Development Forum کے اجلاس کے موقع پر ایک حیرت ناک دعویٰ یہ بھی کیا گیا ہے کہ water supply اور drinkable water اب 90% کے لیے فراہم ہو رہا ہے' direct investment highest ہے۔ جناب والا! یہ تمام صورتحال claim کی گئی ہے اور آپ سارے اخبارات کے اداریے اٹھا کر دیکھ لیجیے' بلا استثنا ہر ایک نے یہ بات کہی ہے کہ دعوے اور حقیقت کے اندر کوئی مناسبت نہیں ہے۔ عام آدمی جو مشکلات face کر رہا ہے' اس کی زندگی اس کے لیے ایک بوجھ بنا دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود جھوٹ موٹ کے سارے دعوے کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے یہ کہ حکومت کا پہلا فرض یہ ہے کہ صحیح حقائق تسلیم کرے اور قوم کے سامنے بھی حقائق کو صحیح پیش کیا جائے۔ ہمارے ملک میں صحیح اور قابل اعتماد اعداد و شمار پیش نہیں کیے جاتے اور fudge کر کے چیزیں لائی جاتی ہیں۔ میں دو' تین مثالیں دے کر آپ کو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ان تمام دعوؤں کو World Bank, Asian Development اور تمام independent economists نے اسے چیلنج کیا۔ وقت کی قلت ہے لیکن میں تجزیہ کر کے بتا سکتا ہوں' مثال کے طور پر اگر 60 فیصد rate of growth ہے اور sustained ہے تو technically incremental out ratio کی روشنی میں'

اس کے لیے ملک میں continuous rate of investment 30% ہونا چاہیے لیکن ہمارے ہاں rate of investment, continuously less than 20% ہے ' اس کے لیے savings rate 24% ہونے چاہییں' ہمارے ہاں اس وقت saving rate 14% ہے جو پچھلے پانچ سال کے اندر 18% سے کم ہو کر 14% پر آیا ہے۔ اس کے لئے value added manufacturing ایک خاص مقدار میں ہونا چاہیے' جو موجود نہیں' ان سارے حقائق کی روشنی میں یہ دعوی کرنا technically feasible نہیں ہے لیکن وہ دعوے کرتے ہیں۔ Poverty کے بارے میں آپ لے لیجیے' کہا جا رہا ہے کہ ان تین سالوں میں poverty ratio 7% کم ہو گئی ہے' اس کے برعکس اگر آپ یہ دیکھیں کہ food کی supply اور essential commodities کی supplies ان کا consumption, ان کی قیمتیں کوئی coalition نہیں ہے۔ ہمارے ہاں پاکستان میں ایک independent ادارہ Pakistan Institute of Development Economics ہے ' اس نے جو survey کیے ہیں' ان کی رو سے گورنمنٹ جو poverty کی defination دے رہی ہے' اس پر اس وقت poverty ratio 38% ہے' آپ 25% کی بات کر رہے ہیں' آپ کی بات پر کیسے اعتماد کیا جائے؟ ابھی Governor State Bank نے کراچی میں یہ بات کہی ہے کہ ہمارے ملک کے اعداد و شمار پر لوگ بھروسہ نہیں کر رہے ہیں۔ اس کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں' ایک یہ کہ اعداد و شمار جمع کرنے کا ادارہ autonomous ہو' گورنمنٹ کے تابع نہ ہو اور نمبر دو یہ کہ جو recognised international standards ہیں' ان کے مطابق اعداد و شمار جمع کیے جائیں تاکہ وہ قابل اعتماد بھی ہوں اور وہ comparable بھی ہوں ورنہ آپ ہر بار کبھی date کبھی number change کر دیتے ہیں تو comparability باقی نہیں رہتی۔ میں آپ کو ایک اور مثال دینا چاہتا ہوں' ابھی یہ چیز آئی ہے کہ leather goods production اتنی ہوئی ہے اور جو export ہوئی ہیں' ان میں کوئی مناسبت نہیں ہے اور ایک اندازہ یہ ہے کہ over invoicing ہماری exports میں جو ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ ساڑھے سترہ بلین پر پہنچ گئی ہے' ڈیڑھ سے دو بلین کے قریب ہے' یہ ساری scientific studies ہیں۔ اگر over invoicing کی بناء پر جو export figure دو بلین inflated ہے تو آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ یہ دیکھئے کہ consumer price index کے بارے میں گورنمنٹ نے ابھی یہ بات کہی ہے کہ جس basis پر

ہم یہ اعداد و شمار دے رہے ہیں ان میں یقین مانیے۔ گورنمنٹ spokesman کا کہنا یہ ہے کہ وہ صرف urban base پر ہیں اور rural base موجود نہیں ہے۔ اگر rural base کے بغیر آپ CBI دے رہے ہیں تو کیا اعداد و شمار آپ دے رہے ہیں۔تو جناب! پہلی بات یہ ہے کہ یہ دعوے محض لفظی ہیں، گانوں کے ہیں ان کا ہرگز تعلق نہیں ہے ۔جناب والا! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ sustained growth اسی وقت ممکن ہے جبکہ آپ کی development strategy ایک طرف پیداوار اور productivity کو بڑھانے پر مرکوز ہو اور دوسری طرف stabilization of prices ہو۔ budgetary اور balance of payments balance of ' trade deficit under control ہو جو kep problems ہیں جن میں اس وقت poverty, economic equalities روزگار، تعلیم، صحت کی سہولتیں اور economic infrastructure یہ multi-dimensional strategy چاہیے لیکن ہم کسی ایک چیز کو لے لیتے ہیں اور ساری چیزیں اس میں مرکوز ہیں ۔ جناب والا! سٹیٹ بنک کی رپورٹ جو ابھی آئی ہے وہ پڑھنے کے لائق ہے اور اس کے اندر سٹیٹ بنک کے Economist نے یہ بات کہی ہے کہ inflation ایک بہت بڑا خطرہ ہے ۔حکومت کے نمائندے کہہ رہے ہیں کہ یہ inflation کی کوئی حقیقت نہیں ہے ۔ وہ کم ہو گیا ہے یہ بات صحیح نہیں ہے ۔دوسری بات انہوں نے کہی ہے کہ trade deficit 10 سے 12 billion تک جانے والا ہے ۔ imports آپ کی 28 billion پر جا رہی ہیں اور exports کے بارے میں 18 کہا جا رہا ہے لیکن شاید جو 17/18 کے درمیان ہو گی ۔اس کی inflated value کے بعد جس کے بارے میں دس سے بارہ بلین trade deficit ہے اور یہ بھی میں آپ کو عرض کروں کہ پچھلے دو سال سے balance ofpayment deficit جو 2000ء سے پہلے positive تھا لیکن 2003/2004/2005ء میں بڑھا ہے اور گزشتہ سال وہ 1.3 تھا اور اس سال between 4 to 5 billion ہو گا۔ جن reserves کے بارے میں آپ صبح شام بغلیں بجاتے ہیں ان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ آپ کی exports کی بناء پر حاصل نہیں ہوئے ۔اس کی پہلی source 9/ 11 کے نتیجے میں کچھ مراعات آپ کو ملی ہیں ۔اس کی دوسری source وہ foreign remittances ہیں جو پاکستانی worker بھیج رہا ہے ۔اس زمانے میں تین بلین سالانہ کا اضافہ ہوا ہے ۔ایک سے بڑھ کر وہ four billion تک آ گئی ہے ۔اس میں آپ کا کوئی

contribution نہیں ۔ تیسری چیز آپ نے کی اور اب سارے fact سامنے آ رہے ہیں کہ سٹیٹ بنک نے ان پانچ سال کے اندر تقریباً ۱۴ بلین ڈالر لیا اور یہ دو' اڑھائی روپے کے فرق سے لیا ہے جس کے نتیجے کے طور پر جو اس کو loss ہوا ہے وہ ۱۶ بلین روپے سے زیادہ ہے ۔ یہ taxpayers نے pay کیا ہے ۔ محض آپ کے ان خوش نما reserves کو دکھانے کے لئے اور یہ بھی کم ہو رہے ہیں دونوں اعتبار سے absolute terms میں بھی یعنی تیرہ اور ساڑھے بارہ بلین سے کم ہو کر ابھی گیارہ پر آ گئے ہیں اور as a proportion of your imports اس لیے کہ reserves کا کام ہی یہی ہوتا ہے کہ آپ کو imports کے لیے cushion مل جائے گا۔ اگر آپ کی امپورٹ جو ہے وہ ۲۸ بلین تک پہنچ گئی ہے تو وہی figure جو آپ کی تھی proportionately جو پہلے ایک سال کی support دے سکتی تھی آپ کی امپورٹ کو اور اب صرف تین مہینے کے لیے رہ گئی ہے ۔ تو جناب والا! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ deception کب تک ہے ۔ اصل چیز یہ نہیں ہے اور ساتھ یہ بھی آپ دیکھ لیجئے کہ اگر reserves کا بھی کوئی معیار ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ ملائیشیا کے reserves 120 billion ہیں ۔ سنگاپور کے 60% billion ہیں ۔ انڈیا کے 150 billion ہیں۔ یہ کوئی معیار نہیں ہے ۔ اصل معیار یہ ہے کہ ملک میں پیداوار کیسے ہو رہی ہے ۔ ضروریات زندگی لوگوں کو کیسے مل رہی ہے ۔ دولت کی عدم مساویانہ تقسیم کس طرح کم ہو رہی ہے ۔ انصاف کتنا لوگوں کو مل رہا ہے ۔ روزگار کتنا پیدا ہو رہا ہے ۔ تعلیم کی سہولت کتنی ہے ۔ صحت کی سہولت کتنی ہے ۔ اور یہ ساری چیزیں ہیں جو روز بروز خراب سے خراب تر ہو رہی ہیں۔

جناب والا! میں اس بات پر آنا چاہتا ہوں کہ قیمتوں کے مسئلے کو لے لیجئے۔ اس لئے کہ قیمتوں کا مسئلہ اس وقت ایک عام آدمی کے لئے سب سے بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ مہنگائی' مہنگائی مہنگائی۔ ہر شخص کی زبان پر ہے۔ ہر شخص رو رہا ہے اور چیخ رہا ہے۔ اور تو اور خود Government کے ذمہ دار افراد' ڈاکٹر گیلانی کا مضمون ابھی News میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کے اعداد و شمار جہاں بھی ہوں گے لیکن میں جب بازار جاتا ہوں تو یہ ہو رہا ہے' میرا ڈرائیور جاتا ہے تو یہ ہو رہا ہے' میرا ملازم جاتا ہے تو یہ ہو رہا ہے۔ میرے بچے جاتے ہیں تو یہ ہو رہا ہے۔ اصل حقائق کیا ہیں؟ ہم سے کہا جاتا ہے کہ صاحب قیمتیں پاکستان میں دوسرے

ممالک سے کم ہیں۔ جناب والا! اس سے بڑا جھوٹ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

میں نے پچھلے دنوں کوشش کی کہ quickly جو latest صورتحال ہے وہ کم از کم انڈیا اور بنگلہ دیش کے بارے میں معلومات میں حاصل کروں۔ یہ پاکستان کے بھی latest figures ہیں۔ دالوں کے بارے میں آپ دیکھیئے کہ ماش کی دال پاکستان میں 57 روپے کلو ہے' ڈھاکہ میں 40 روپے ہے اور انڈیا میں 82 روپے ہے۔ گائے کا گوشت پاکستان میں 135 روپے ہے' بنگلہ دیش میں 18 روپے ہے اور انڈیا میں 51 روپے ہے۔ مچھوٹا گوشت پاکستان میں 257 روپے ہے' بنگلہ دیش میں 159 روپے اور انڈیا میں 205 روپے فی کلو ہے۔ Sugar پاکستان میں 37 روپے سے 40 روپے تک فی کلو' بنگلہ دیش میں مہنگی ہے 49 روپے ہے اور انڈیا میں 30 روپے ہے۔ Potato پاکستان میں 26 روپے' بنگلہ دیش میں 11 روپے اور انڈیا میں 13 روپے فی کلو ہے۔ Onion پاکستان میں 19 روپے' ڈھاکہ میں 13روپے اور انڈیا میں 10 روپے فی کلو ہے۔ Tomato پاکستان میں 27 روپے' اب تازہ ترین کا مجھے پتا نہیں شاید اس سے زیادہ ہو' بنگلہ دیش میں 16 روپے اور انڈیا میں 10 روپے فی کلو ہے۔ سویابین آئیل پاکستان میں 82 روپے' بنگلہ دیش میں 46 روپے اور انڈیا میں 61 روپے ہے۔ جناب والا! پٹرول کی باتیں بہت کی جاتی ہیں۔ میں پٹرول کی قیمتیں آپ کو دیتا ہوں۔ Super Octane پاکستان میں 57.07 روپے فی لیٹر ہے' بنگلہ دیش میں 38 روپے ہے اور انڈیا میں 51 روپے ہے۔ Natural Gas پاکستان میں 93 روپے اور بنگلہ دیش میں 35.26 روپے ہے۔ LPG پاکستان میں 43 روپے اور بنگلہ دیش میں 22.07 روپے ہے۔ CNG پاکستان میں 31.37 ' بنگلہ دیش میں 6.31 روپے اور انڈیا میں 24.06 روپے ہے۔ DAP پاکستان میں 23 روپے اور بنگلہ دیش میں 12 روپے۔ یوریا پاکستان میں 11 روپے اور انڈیا میں 4.2 روپے۔ سیمنٹ پاکستان میں 325 روپے' بنگلہ دیش میں 327 روپے اور انڈیا میں 321 روپے ہے۔ جناب والا! یہ تصویر ہے اور ہم سے دعوے کئے جاتے ہیں۔ Information Minister اپنے پہلے ہی شاہانہ خطاب میں فرماتے ہیں کہ پاکستان میں قیمتیں کم ہیں۔ یہ اصل حقائق ہیں۔

جناب والا! اس کے ساتھ آپ بے روزگاری کو بھی دیکھیئے۔ کہا جا رہا ہے کہ ہم نے روزگار فراہم کر دیا ہے۔ اس زمانے میں سوا ملین روزگار ہم نے create کیا ہے۔ جناب والا! میں

نے جب اس سروے کی details دیکھی تو میری آنکھیں کھل گئیں کہ اس میں 1.1 million جو اضافہ دکھایا گیا ہے وہ unpaid/house paid 1.1 یہ بتایا گیا ہے کہ اضافہ بڑھ گیا۔ ہم کس کو دھوکہ دے رہے ہیں؟ اپنے آپ کو، اس قوم کو، دنیا کو؟ کیا لوگ آپ کی ان باتوں کو مانیں گے؟ عورت کے نام پر مساوات کو آپ دیکھیئے۔ جس تیزی سے بڑھ رہی ہے، ہم ایک طوفان کی طرف جا رہے ہیں۔ جناب والا! Banking sector نے پچھلے ایک سال میں profit 90% کمایا ہے۔ National Bank of Pakistan کی profit کی ratio ایک سال کے اندر 106% ہے۔ Stock Exchange کو دیکھیئے، 1999 میں جو 1800 point تھا وہ آج 11000 پر پہنچا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Stock Exchange کو reflect کرنا چاہیے ملک میں کاروبار کے بڑھنے، پیداوار کے بڑھنے میں - Ten times اضافہ کیا دکھاتا ہے، یہ circulation ہے، speculative profit سارا on ground رہا ہے اور یہ چند Houses ہیں جنہوں نے چند سالوں میں billions بنائے ہیں، ان پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

Land mafia ملک کو کہاں لے جا رہی ہے، پانچ سے سات times ان چار سالوں میں اضافہ ہوا ہے اور اس کو کوئی دیکھنے والا ہے؟ اسی طریقے سے جس پہلو کو بھی آپ دیکھیئے وہ profitable ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ امیر امیر تر ہو رہا ہے اور غریب غریب تر ہو رہا ہے۔ جناب والا! یہ صورتحال بڑی خطرناک ہے، جب تک آپ اپنی پالیسی کا رخ نہیں بدلتے، یہ ضروری ہے کہ development strategy صرف growth کے لئے نہ ہو بلکہ growth کے ساتھ ساتھ equitable distribution اور real problems ہیں، جن کو میں نے خصوصیت سے پانچ بار identify کیا یعنی poverty کی eradication, اور employment generation, education, health اور جو لوگوں کی ضروریات زندگی کی چیزیں ہیں ان کو سستا بنانا، ان کی supply بھی اور ان کی قیمتیں بھی۔ جب تک آپ ان پانچ چیزوں کو targetted انداز میں نہیں کرتے ہیں، یہ جو سارا فلسفہ trickle-down کا ہے اس سے زیادہ بڑا جھوٹ کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا، ہم اسی طریقے سے چلے آ رہے ہیں۔ جناب والا! مجھے اندازہ ہے کہ وقت کم ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وقت تو آپ کا پانچ منٹ پہلے پورا ہو گیا تھا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بہرحال مجھے پانچ منٹ اور دے دیجئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں آپ کو دو منٹ اور دیتا ہوں' آپ wind up کر لیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اب میں تجاویز پر آ جاتا ہوں۔ تجاویز میں میرا خیال یہ ہے کہ development strategy کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس بات کی ضرورت ہے کہ اولین اہمیت ہم زراعت کو دیں' زراعت کے ساتھ پھر ہم چھوٹی صنعت micro finance, micro credit, medium industry کو اہمیت دیں کہ جس سے روزگار پیدا ہو گا اور بلاسود prosperity حاصل ہو گی۔ Paradigm shift اس کے لئے ضروری ہے۔

جناب والا! تیسری چیز جو بہت ضروری ہے کہ آپ taxes کے نظام کو ٹھیک کریں اور خاص طور پر اشیاء ضرورت پر sales tax ' جس میں تیل 'petroleum بھی شامل ہے اور agricultural inputs اسے اگر کم نہیں کرتے تو ختم کیجئے' 15% سے کم کر کے میری نگاہ میں maximum 5% ہونی چاہیے۔ جہاں تک petroleum کا tax سے تعلق ہے تو جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت جو price ہم petrol pump پر لے رہے ہیں اس کا 42% مختلف نوعیت کے taxes ہیں ' آپ سے زیادہ اس کو کون جانتا ہے۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ petroleum ایک key input ہے اس لئے اس میں جو taxes ہوں ان کو exchequer میں نہیں جانا چاہیے بلکہ انہیں stabilization fund میں جانا چاہیے' اور اس stabilization fund سے جب international قیمتیں بڑھیں تو آپ relief دیں اور جب کم ہوں تو آپ اس کے اندر لے آئیے بجائے اس کے کہ یہ budgetary support کے لئے استعمال ہو' اس کو supporting oil prices ہونا چاہیے۔ جناب والا! یہ بڑا ہی اہم نکتہ ہے' اس وقت حکومت کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر جناب والا! austerity بہت بڑا مسئلہ ہے۔ مجھے یہ بات دکھ سے کہنی پڑتی ہے اور میں sub-critical یہ بات کہتا ہوں کہ یہ ایوان جس سے کہ پوری قوم توقع رکھتی ہے وہ توقع پوری نہیں کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں سب سے زیادہ خرچہ دعوتوں اور بیرونی سفر پر ہوتا ہے۔ معلوم

ہوتا ہے ہر ایک کو شوق ہے کہ کسی طرح باہر نکل جائیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سلطان احمد نے DAWN میں دو ہفتے پہلے جو مضمون لکھا ہے وہ آنکھیں کھولنے والا ہے' اس کا کہنا یہ ہے کہ پچھلے ایک سال میں Establishment نے جو بیرونی سفر کئے ہیں اس پر 150 million dollars خرچ ہوئے ہیں۔ یہ وہ غریب ملک ہے جہاں لوگوں کو پانی اور دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہے' اور آپ اس طرح پیسہ خرچ کر رہے ہیں۔ جتنی آپ نے مرسیڈیز گاڑیاں منگوائیں' ہر وزیر اعلیٰ کے لئے جہازوں کی ضرورت ہے' وزیر اعظم صاحب کو شکایت ہے کہ آپ نے ہمارے لئے دو نئے جہازوں کی distinction نہیں دی۔ سپیکر صاحب اور چیئرمین صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو نئی مرسیڈیز ملے۔ جناب والا! اس ذہنیت کو بدلیے۔

Mr. Presiding Officer: Don't me.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، آپ نہیں' اس وقت آپ اس کا عنوان بنے ہوئے ہیں in front of you. تو جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس culture کو بدلئے۔ ابھی میرے دوست انور صاحب نے آپ کو بتایا اور میں بھی وہی cutting لے کر آیا تھا کہ VIPs کے لئے سگریٹ پر ڈیوٹی معاف کی گئی ہے۔ اسلام آباد میں ایک VIP club بنایا جا رہا ہے جس کے لئے ایک ارب روپیہ رکھا جا رہا ہے۔ وزراء کے مکانات کے لئے 7 ارب روپے درکار ہیں۔ سپیکر صاحب چاہتے ہیں کہ ان کے لئے ایک نیا مکان بنے' اس کے لئے ایک ارب کی ضرورت ہے۔ جناب والا! ہم کہاں جا رہے ہیں۔ خدا کے لئے آنکھیں کھولیئے اور جب تک کہ آپ یہ culture نہیں بدلیں گے اس وقت تک آپ اس ملک کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you sir.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! میں ایک بات اور کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بات یہ ہے کہ Banking کے نظام کے بارے میں بہت کچھ کہا جا رہا ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ Banking میں ابھی بڑے بڑے مسائل ہیں۔ اس ملک میں money supply اور credit جس رفتار سے بڑھا ہے inflation پیدا کرنے میں میری نگاہ میں اس کا بھی ایک دخل ہے۔ Monetary policy کو revise کرنا پڑے گا۔ جناب والا! دنیا میں کہیں Banking

spread یعنی جس شرح پر Bank قرضہ لیتا ہے اور دیتا ہے اتنا نہیں ہے ' ساڑھے سات فیصد ' سٹیٹ بنک کی گورنر بھی اس پر چیخ رہی ہے اس لئے کہ اس کا نقصان عوام کو پہنچ رہا ہے ۔ جناب والا! آخری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صوبوں کے ساتھ جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں 'صرف ایک بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ development fund میں صوبوں کو 68 billion مل رہا تھا ۔ ایک طرف تو آپ نے آج تک NFC Award نہیں دیا ہے اور پھر جو اس میں معمولی تبدیلیاں کی ہیں اس پر احسان جتا رہے ہیں کہ ہم صوبوں کو 52 ارب دے رہے ہیں ۔ ساتھ ساتھ جو development fund ملتا تھا وہ روک دیا ہے ۔ یعنی 68 کو روک کر آپ 52 دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آپ نے فیاضی دکھائی ہے ۔ صوبوں کے اوپر دو سو بلین روپے کے cash development loans ہیں جن پر حکومت سترہ اور اٹھارہ فیصد سود لے رہی ہے ۔ صوبے کہہ رہے ہیں کہ خدا کے لئے ہم سے واپس لے لو۔ ہم بازار سے لے کر آپ کا قرضہ واپس کردیتے ہیں ۔ حکومت کہتی ہے نہیں ! ہم تمہارا خون چوسیں گے ۔ جناب والا! صوبوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس کو ختم ہونا چاہیے ۔ اگر ان parameters پر آپ کا بجٹ بنتا ہے تو عوام سکھ کا سانس لیں گے ورنہ آپ یقین مانیں کہ لاوا پک رہا ہے جو کبھی بھی پھٹ سکتا ہے ۔ خدا کے لئے اس ملک کو اس طوفانی عمل سے بچائیے ۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you sir. Mr. Nisar Memon Sahib.

سینیٹر نثار احمد میمن : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین ! آج کا موضوع بہت اہم ہے اور میں سمجھتا ہوں آج یہ موضوع جو ہے جس پر بات ہو رہی ہے اس میں یہ فرق قطعی نہیں ہے کہ آیا ہم treasury benches سے ہیں یا اپوزیشن سے ہیں ۔ میں اس ایوان میں پاکستان کے آئین کے حوالے سے بات کروں گا کہ آئین کے Preamble میں بہت ہی واضح الفاظ میں لکھا گیا ہے کہ equality of status ہو گی اور مواقع دیئے جائیں گے ۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

(بعد از اذان اجلاس کی کارروائی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب نثار میمن صاحب ۔

سینیٹر نثار احمد میمن ۔ شکریہ جناب ! میں عرض کر رہا تھا کہ آئین کے preamble میں clearly لکھا ہوا ہے کہ ہر پاکستانی کا برابر کا status ہوگا اور اس کو برابر کے مواقع موجود ہوں گے۔ اگر اس کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں تو ایک اور آرٹیکل نمبر 3 ہے جس میں گورنمنٹ کا نہیں' state کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی exploitation کو ختم کرے گی۔ اب اس آئین کی روشنی میں ہم آج کے حالات دیکھتے ہیں تو میرے خیال میں جو بات ہو رہی ہے اس میں بہت clearly پاکستان کا بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا آدمی عمر کے لحاظ سے' روپے کے لحاظ سے آج اس بات کو مانتا ہے کہ پاکستان میں اقتصادی ترقی پچھلے چھ سالوں میں ہوئی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہو رہی ہے کہ وہ اقتصادی ترقی جسے GDP کے نام سے لوگ دیکھتے ہیں کہ کیا ترقی ہوئی اس کی percentages دیکھی جاتی ہیں' کیونکہ یہ ساری percentages بتائی جا چکی ہیں لہٰذا میں ان کو نہیں دہراؤں گا۔ اس میں تو ہم نے ترقی کی ہے مگر پاکستان کا ہر آدمی کہہ رہا ہے کہ مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ غربت میں کمی اصل معنوں میں نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! ماشا اللہ اگر ان airconditioned ایوانوں میں بیٹھ کر اچھے figures دیکھیں گے تو ہمیں بہت اچھی صورتحال لگے گی مگر جب ہم عوام کے پاس جاتے ہیں تو عوام میں اس وقت یہ صورتحال موجود ہے جہاں پر وہ جانتے ہیں کہ اقتصادی ترقی کے باوجود اس کے ثمرات ان کے پاس نہیں آئے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے یہ مانا ہے کہ ثمرات کو نیچے لے جانے کی ضرورت ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ آج جو بات ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان میں جو ترقی ہوئی ہے وہ غریب عوام کی طرف نہیں پہنچی ہے اور جب یہ نہیں پہنچتی تو آئین کے preamble میں یہ لکھا ہوا ہے کہ برابر کا status یا کوئی exploitation نہیں ہوگی تو صاف ظاہر ہے کہ ہم اب تک آئین میں حکومت کو جو ہدایت کی گئی ہے اس پر پورا نہیں اترتے۔

جناب والا! آج ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ پاکستان ---' میں صرف دو چیزوں کا ذکر کروں گا ایک انڈسٹری کا ہے' آئیے industries کے ناتے سے سٹیٹ بنک کی رپورٹ پڑھ لیتے ہیں'

impossible for a middle class family to survive on a limited income in this country and quite frankly, I do not understand that how were they meeting their expenses because inflation today is increasing day by day and it is in the reflected even in the purchase of everyday commodities, whether it is pulses, whether it is wheat, whether it is sugar. The sugar crisis and the issue this was raised in the last session of the Senate and we asked that the Prime Minister should come and should take the nation into confidence about why this has happened, and how do they want to address this issue. We were given an assurance that the Prime Minister will come and speak on it and he never came.

Sir, the important thing that we should focus on is that there is a common perception that the Government is not sensitive to the plight of the common people of this country. They have no means of addressing the problems of the people. It is a common perception and this is the legacy that Mr. Shaukat Aziz is going to leave behind, it is going to be the legacy of increasing poverty, of increasing unemployment and of increasing inflation. The fact is that petroleum, on one litre of petrol, this Government is receiving something to the tune of 33 rupees in taxes. 33 rupees and how has that money being spent, it is not being spent on the welfare of the people, it is being spent to buy political loyalties, it is being spent on this large Cabinet, it is being spent on non development expenditures but nothing, nothing to show that something has been done for the common people of this country sir, and this is going to be reflected when the time comes that his legacy is going to be a legacy of working for

the rich not for the poor and for the middle class of this country. He has a Cabinet, the richest people of Pakistan are in that Cabinet and there is nothing, nothing these have done to address the problems of unemployment, the problems of poverty, the problem ofdepleting resources in the country and for that, I think the reason is that he has never made an effort to go to the Parliament, to speak through the Parliament and to take Parliamentary colleagues into confidence and to ask them to help him in addressing these problems. So, whether it was the Opposition or Treasury benches, even the members of Treasury benches today understand that, tomorrow they are going to hold elections in this country and they are going to go to the people and going to ask them for votes and what are they going to tell the voters; what are they going to say to them as to what the government has done for them. Quite frankly, I think, the answer is going to be in negative. So, it is my request and it is my plea to this government that they should come with policies which address and mitigate these issues. There should have been a policy and they should have devised this. Whereas I say the petroleum prices are increasing in thecountry and they are increasing world wide but when there should have been a policy to address this, there should have been means to mitigate the sufferings of the people and for that we need to cut expenditure, we need to have policies which can increase manufacturing in this country, can lead to industrial growth in this country, which can lead to investment in a positive way, not the way, you sell off the strategic assets of the country and call that foreign investment. Foreign investment

means that foreign capital comes into the country. Experties come into the country. There is transfer of technology, there is training of manpower and we enhance the resource base of the country. So, my plea to the government is that you know, you can not white wash this. You can not say that, we have done this and the figures show this. Quite frankly the reality is quite different to what the figures are saying and throughout all reports, that have come out in the last 6 months and even the State Bank is saying that, unless we control inflation, unless we address the issue of poverty, unless we address the issue of manufacturing and industrial growth, the economy is going to slide. So, we need sustainable policies, we need policies which address the issues of the common man. The Budget is going to come up, I think in another two weeks time and it is time that we address these issues in a meaningful way rather than focusing on consumerismand how that can increase prosperity in the country. The two sectors which have seen growth, they are purely speculative, one was the rise in the real estate prices and the other was the increase in the stock market. They are driven by speculative interests and forces and there is no sustainability in this. Sustainability is always growth in the agriculture sector, growth in manufacturing and growth in the industrial sector and by which we can have increase in the employment and we can have increase in human capital of the country. So, it is my request to the Prime Minister that, he should address these issues and he should come up with meaningful policies and plans to address these issues. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you. We are going to take last speaker because Dr. Kauser Firdous Sahiba has also requested for tomorrow and Mr. Kamran Murtaza is not here. Haji Liaqat Ali Bungalzai Sahib.

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی ، جناب چیئرمین ! thank you, sense of the House یہی ہے کہ کل کے لیے adjourn کرلیں، پھر کل انشاء اللہ کرلیں گے کیونکہ ہر ایک کی کچھ appointments ہوں گی۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: May I have a request to make if I am permitted by the honourable Chair.

Mr. Presiding Officer: The business of the House is finished now because he was the last speaker.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: This pertains to the primary school children of Islamabad and the parents contacted me, if I am permitted, I will just point out only one problem which can be addressed to by the honourable Minister, sitting here. If, I am permitted, I will raise otherwise I sit down.

Mr. Presiding Officer: Ok, I think if sense of the House is that, then please Dr. Sahib.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Thank you, honourable Chairman

یہ میں پڑھ دیتا ہوں کہ Federal Directorate of Education Islamabad نے اسکولوں کو ہدایت کی ہے کہ نویں کلاس کے طلبا اور طالبات کا internal exam دوبارہ لیا جائے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، ایک ماہ کے لیے گرمیوں کی چھٹیاں منسوخ

کی جائیں اور طلباء کو دوبارہ پڑھا کر امتحان لیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پورے سال کی کمی کو گرمیوں کی چھٹیوں میں پورا کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے جبکہ شدید گرمی میں نہ صرف آنے جانے کا چھوٹے بچوں کے لیے ٹرانسپورٹ کا مسئلہ ہے بلکہ پانی کی شدید قلت کے باعث چھوٹے بچوں کے لیے ناقابل بیان مشکلات سکولز کے اندر موجود ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ 'نویں اور دسویں کلاس جس کا کہ combined امتحان لینے کے فیصلے کے بعد نویں کلاس کا internal امتحان دوبارہ لینے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔یہ زیادتی ہے اور والدین کے لیے بہت بڑا بوجھ ہے اور بچوں کا تعلیمی نظام جو ہے اس کا یہ سال خراب ہونے کا خدشہ ہے اور اس کا last portion یہ ہے کہ چند ماہ قبل بھی نویں اور دسویں کلاس کا بورڈ combined امتحان نہ لینے کا اعلان کرکے معصوم بچوں کو شدید اذیت کا شکار کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی پالیسی ہونی تھی تو وہ مہینوں پہلے بلکہ سال پہلے بننی چاہیے تھی اور ہنگامی بنیادوں پر یہ پرائمری کے ' KG کے اور PREP کے بچے ہیں اور ہائی سکول سے نیچے کے بچے ہیں ان کے لیے یہ صورت حال

this requires the attention of the Government and through this honourable Chair, I am seeking the indulgence of those ministers who are sitting in the House for time being that they should look into the matter and redress under their parental jurisdiction, they should redress this issue of these small children of Islamabad. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer (Minister of State for Education): if she wants to say something.

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی(وزیر مملکت برائے تعلیم)۔ یہ جو مسئلہ ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کی نئی پالیسی ہے جس میں composite education system introduce ہوا ہے but انہوں نے particularly point out کیا ہے گرمیوں کی چھٹیوں کے لیے وہ internal examinations ہیں۔

It is an internal arrangement but I will get back to the honourable Member

tomorrow after getting the facts from the Federal Education Directorate.

Mr. Presiding Officer: Thank you. So, the House is adjourned till tomorrow at four O' clock in the afternoon.

[The House was then adjourned to meet again at 4 p.m. in the evening on Wednesday, May 16, 2006.]